

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً یہ سچے ان زلہ ربائی ہنہ دان حضرت محبوب رحمانی اویسیانی
خواجہ شاہ غلام فتح الدین ضربی سچے پوش چشتی نظامی فخری شیرستانی آقا سر اللہ پوٹھانہ
خلف الصدق ولایت خلیفہ برجی نعل فت حضرت مجتہد فخر مذہب بریضای سید عیسیٰ محمد پوٹھانہ
مشرب جمراہ باغیب خواجہ سید برہان الدین حیدر دہلے شاہ چشتی کبیری نور اللہ پوٹھانہ
اخی کونین دہلی دارین حضرت سید الفاشقین سعد العشوقین خواجہ محبت البنی مولانا فخر الدین
چشتی دہلوی سید الطائفہ جامع فخریہ قدس اللہ سرہ العزیز - شعر کہنے تھے الفخر فخری
جس فقیری کوئی + فخر دین فخر جہان پر وہ فقیری ختم ہے + یعنی عابد اللہ شاہ
چشتی عفی عنہ بخدمت ناظرین اولی الابصار مدعا طراز ہے ناظم فقرب بین رسالوں دریا
سیر خواجہ بزرگ دیکھے معلوم ہوا کہ جو ایک رسالہ میں ذکر ہے وہ ہی سبب میں ہے مگر کوئی
تحریر مبالغہ سے خالی نہیں پس ذکر خواجہ بزرگ میں جو کچھ زاید ہے وہ زاید ہے اور جو باتیں
زائد ہیں منجملہ ان کے اکثر باتیں ایسی ہیں جو ان کی تردید نہیں کیا دے تو بزرگ باطلہ مبالغہ
تسلیم پاتی جاتی ہے اور وہ یہ کہیں گے جو ہماری تصدیق دلا جواب نہوتی ضرور کوئی نہ کوئی رد

تذکرہ
خواجہ شاہ
چشتی
دہلوی
سید الطائفہ
جامع فخریہ

تسلیم پاتی جاتی ہے

اس صورت میں درجی زیادہ مغرور اور عوام گمراہ ہونگے علاوہ ازین حال یہ ہے کہ ذکر خواجہ
 بزرگ کا خاص سیدہ خانہ فون میں ہے عام نہیں جو سفینہ خافلون میں ہو مزید بیان وہ لوگ
 کیا جانتے گئے کہ جبکہ اصولی فقر سے آگاہی نہ فرج سے اطلاع مثلاً از خلف حضرت آدم تا ولادت
 آنحضرت دور خلافت تھا اور سین انبیاء ہوسے عہد عروج فی الصفات تھا خرق عادت تصانیف
 ہوتی تھیں کمال انبیاء کا ہجرات ہو اور بعد وفات آنحضرت کے تا قیامت سیرا امت ہو اس میں اولیا
 ہونے میں یہ عنصر ضروری فی الذات ہے۔ وفات میں خرق عادت نہیں۔ زوال اولیا کا بکرات
 ہے انہما بعد کثرت کرامات پر فخر کرتے ہیں خلفای راشدین اور سید الطائفہ جمیع سلاسل عام
 و خاص خواجہ حسن بھٹائی و حضرت مسعودی کہ فرماتے ہیں اور ائمہ معصومین سے کوئی ثابت کرے کہ ان سے
 کیا کیا کرامتیں ہوئیں اور کیسی کیسی اور کسوجہ سے کیونکہ کرامت حیض الرجال ہے اخفا
 کے کا فقیر پر فرض ہے بجز ملحقان مدعیان کما تباری دیدہ ہے فی زمانہ جبکہ مرنے کی فرحت نہ
 اور نزدیک لکھنا مرئیے زیادہ دشوار ہو کیونکہ مکرر تکرار کرے حق یہ ہے کہ مشکل متوجہ نواسان
 آسان بہ تلافی تو مشکل ہے۔ سمجھا کر کو تو اس قدر بس ہے کہ نسبت چشتیوں کی علویہ ہے اور ولایت
 خواجہ بزرگ کی بقدم آنحضرت ہے جو عارفین و بزرگی خواجہ بزرگ کے معترف ظاہر نظر آتا ہے کہ
 کلمات صورت ہی آپ کے معبود ہیں اور معنوی محمد و نبین جو اولیوں سے حیات میں کرامات
 ہوئی ہیں آپ سے بعد موات ہوتی ہیں۔ اسلئے اہل حق بحق آنحضرت و خواجہ بزرگ بہ کہتے ہیں
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ بعد از نبی بزرگ توئی قضیہ برف۔ اس کتاب کا نام
 سیرہ شریعت فی سیرہ شریعت الہیہ سوم بہ عطای خواجہ ہے۔ اسکی دو جلد ہیں۔ جلد اولیہ
 بشیر الباقین برای ذکر مونسان۔ جلد دوم نذیر الباقین تباہر فکر ہنفاقان۔ ہر جلد کے دو حصے ہیں
 سرور و نسیان سے کسیک چارہ نہیں اور نہ کسیکی تصنیف و تخریف میں اجارہ ہے۔

ذکر خواجہ عادات

توضیح خواجہ

سائل نے حضرت جنید بغدادی سے سوال کیا کہ طالب حق کو کیا شے مفید تر ہے فرمایا ذکر الہیہ
 سائل نے کہا یہ قرآن سے ثابت ہو فرمایا قولہ تعالیٰ - وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْأَنْبِيَاءِ
 مَا نُنْثِيهِ بِإِمْرِئِكَ وَقَدْ كُنَّا فَاعِلِينَ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْأَنْبِيَاءِ
 اُنبیاء کے قصے اس واسطے فرمائے ہیں تا اول مضبوط ہو اور حق مربوط ہو یہ ذکر ہدایت اور نصیحت
 واسطے متقیوں کے شب فرمایا آنحضرتؐ نے پہلی استون پر قحط اور طاعون اس واسطے نازل
 ہوا کہ انہوں نے نبیوں کے ساتھ مبالغہ کیا تم ایسا نہ کرنا بھی تعریفوں کو تو جیسا کہ تم میں کیونکہ
 وہ کھٹکتی ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سنا ستم میں عبادت دیوانہ یا شرب و باخچہ پر خوشیاد

جلد اول شیعہ الیہ العین

جو بزرگ رسالے خواجہ بزرگ کے ذکر میں شیعہ میں باعتبار ذکر خاص خواجہ بزرگ نہ تو دیا اور نہ ہی
 نہ تصنیف سے اور اطلاق نقل کا بھی اوپر عارض نہیں کیونکہ نقیص کا مطابق اصل کے ہونا چاہیے تحریر
 مورخین میں ان کے مبالغوں کا نام و نشان نہیں ہے یہ تحریر عطایٰ خواجہ متضمن ہے روایات
 مستقرہ مورخین پر مشتمل بہ روایات مستقرہ عارفین بالغ نظر ان علوم سے حسن تالیف و حقائق
 تصنیف رسالہ ہذا کا پوشیدہ نہیں ہے اور نظام عطایٰ خواجہ کا اس میں ہے کہ بعض الایمان کا
 ذکر پہلے ہوا اور بعض کا بعد کو اور جن مبالغوں کا ذکر سمعہ بعض وجوہات کے ذکر خواجہ بزرگ میں تحریر
 ہونا اہم ضروریات سے ہے اور کوفہ لکھنا حسن ہے کیونکہ ذاکر بن کوزا نے بالوں سے خرمن
 نہیں بلکہ طلعت دلائل سے روشن دلون کو کہ درت خاطر ہوتی ہے اور ان کے نزدیک الایمان
 اقرار فضول الاحمول ہے اور یہاں پہلے میں فاد ملہ واقع ہوتا ہے۔ مانا کہ طلب نوریت
 نہیں ہوتا مگر نوریت طلب سے بھی بدتر ہو جاتا ہے اور ان کے لئے تصدیقہ باحق ہے اور جو روئے عالم

وہ کھٹکتی ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سنا ستم میں عبادت دیوانہ یا شرب و باخچہ پر خوشیاد

نظر الیہ

نہ کرواؤ ذکر میں یہ وقت لازم آتی ہے کہ مخالفین ہر بات میں وہ حجت لادیں گے کہ جس سے
 غرضہ ذکر ذکر کرنا پر البتہ تنگ ہو کہ وہ چلی نہ سکیں گے۔ گویم مشکل و اگر ناگویم مشکل۔ لابد
 بشرط تردید مشکلیں و تا مباد مستقر فیہ کے ذکر و تردید کو بطور مرقومہ بالانکے لکھا۔ تا تردید ہم داخل
 ذکر و ہم خارج ذکر ہو اور سبائیں کے حوصلے پست اور بالغین کی ہمت بلند ہو اور کوئی یہ نہ جانے
 کہ اسبق قدر سبائے اور دیوات میں یہ رقم تو بیکس قول حق ہے اور ہر ایک سبائے کا منظر
 بدل ہو دیوات ہو یہ رہا حجت مستدل ہو حیات و حیات قول فیصل بنید آخر میں ہے۔ لطیفہ
 فرمایا حضرت معروف کفری نے بدترین موت غفلت بہ خدا ہے اور سخت ترین عذاب دوری حقیقت
 خود پس ایسی موت اور عذاب سے ترسان و لرزان ہو کر منتویہ پوچھت ہو اور یقیناً جانے
 کہ سب ایک ہے اور غیر ایک کا موجود نہیں جس قدر یہ اندیشہ زیادہ ہوگا اوس قدر سعادت
 زیادہ ہوگی جو دم سے گذر گیا اوس سے قیامت گذر گئی۔ اور بہ سپہ لونی شہود ابد الابد اسودہ

تصحیح بخاری

حصہ اولیٰ ذکر

پہلے برابر ہی تعارف جماعتوں فقر اس کے ہفت گروہ مقرر ہوئے۔ پہر لوجہ قلت و کثرت بعض
 سبب کے چورہ گروہ مقرر ہوئے بعد ازاں سبب اسکے کہ بعض گروہ جدید بہت معروف ہوئے
 اور بعض گروہ قدیم زیادہ متروک ہوئے پس قلت و کثرت جماعتوں کی مقتضی نظام جدید
 ہوئی چنانچہ بارہ طائفہ مقرر ہوئے۔ میں بعد پر وہی امر میں آیا مثلاً جماعت سابقہ نامور ہوئی
 اور جدید جماعت معروف ہوئی اس ترمیم میں چارہ خانوادہ مقرر ہوئے۔ غور فرمائیے وقت ترمیم
 چارہ خانوادہ کے جماعت کر خیر و تسطیہ و جندیہ و قادیہ سبب موجود تھیں اور اب مدت سے
 صرف ایک جماعت قادیہ ہے اور سواری جماعت چشتیہ کے نزدیک نہ سمیر یہ ہے۔ اب چارہ
 خانوادہ کے کہانہ میں جس کی تو گرم بازاری قدیمی بات ہے بقول غلط الوام کہ عامی نہ قادر کے

تصحیح بخاری

اور پانچ حیثیت کے گہترین یہ حضرات کہ آپ کو خواص تصور کرتے ہیں وہ بھی تقلید جہل کی
 کہ شیخ بن اسحاق بن عجم و عجم بنین اولیٰ تو فاذیہ و خود جنید یہ ہیں اور گازیہ و غیرہ کا سلسلہ
 چند ایسے پیرزادہ تھے کہ کیسے پوچھو اور چشتیہ سے پہلے زیدیہ میں پس چشتیہ کا زیدیہ میں ہونا
 محال ہے اور زیدیہ و غیرہ کا چشتیہ میں ہونا محال ہے بوقت تقریر چار دہ خالوادہ جماعت
 زیدیہ و عیاضیہ و غیرہ سب وجود تھے اسلئے وہ خالوادوں میں شمار ہوئے چونکہ اب اور چشتین
 میں انکا کیا ذکر ہے۔ اب یہ چار پیر مانند چار معتبر کے قائم و دائم ہیں پیرنا سوت حضرت شیخ الکلام
 شیخ شہاب الدین سہروردی ولایت انکی بقدم حضرت موسیٰ اسکندریہ اور نسبت عثمانیہ مذہب
 مالکیہ و مشرب سہروردیہ میں ہے اب الدین موطا و عوارث بروی جبر و اثر صحیح ہیں پیر ملکوت خواجہ
 بہاؤ الدین نقشبند ولایت انکی بقدم حضرت ابراہیم خلیف الدین ہے نسبت حدیقہ مذہب
 حنفیہ و مشرب نقشبندیہ میں ہے اور سند ابو حنیفہ و اشغال سند صحیح میں پیر حقیقت حضرت
 محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی ولایت انکی بقدم حضرت عیسیٰ ہے نسبت فاروقیہ مذہب
 نشافی و مشرب قادری میں ہے اور سند نشافی و ستین الحجاز سند میں منسوبی جس
 بنی کے قدم پر ہوتا ہے اس دلی دینی کے واقعات و حالات واحد ہوتے ہیں عجائب راہ بیان
 معجزات عیسوی و کرامات قادری منطبق ہیں مقام عبرت ہے نصاریٰ اور فاضل کے سراپے
 پر شیر چاہئے عاقل کو اشارہ بس اس اوج عیسیٰ عروج مصطفیٰ ہے پیر مرثت خواجہ معین الدین
 سید حسن بگڑی ولایت انکی بقدم آنحضرت ص کو ہے کہ اولیٰ طلب بہشت بلا عمل کے گناہ
 کبیرہ ہے منہ و لہجہ یا حرام۔ اور یہ حفظ سنت کے امید شفاعت کی رکنا غور ہے منہ
 اور بہشت کو سنت جانتا پندار ہے اور بحالت ناخرمانی امید رحمت کی کرنا جس و خاق ہے منہ
 رحمت خدا لعنت ہے اور زبان کو مدح سے ایسا گناہ کہ جیسا کہ ذم سے ناجی اور زانی کی

تذکیر

بہشت

سنہ او بنیامین سنبہ اور مداح اور غنیمت لگوگی سنہ او بن مین ہے

مقدمہ حصہ اول

معلوم بغیر علم محال اور علم بغیر معلوم وبال۔ شرف علم حسب شرف معلوم کے ہوتا ہے علم معرفت زیادہ کوئی علم اشرف و محتاج الیہ تر نہیں یہ وہ علم ہے کہ جس سے امر متعلیٰ قرآن مجید و توابل فرقان جمید کا علم ہوتا ہے۔ یہ وہ فہم ہے کہ جس سے نفع و نقصان خدا فی و خودی کا مفہوم تسلیم ظاہر ہے کہ جو جس امت کا ہو گا وہ اپنے ہی امت کے علما و فقرا سے طلب کر گیا ہے از ہر ارشاد شاہ۔ بانی چوہ بن مصنی آدم تیسرے ہے جس کو نیک درد کا تیسرے نہ وہ برانور سے بدتر ہے اور تیسرے معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔ سرائی زانی اور چور و کیفیت دوزخ و بہشت کے علم سارے نبیوں اور امتوں کو تھا کیونکہ آیات و اخبار سے معلوم تھا۔ وجہ مدح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ جب بالائی افلاک ہوا دیو کہا جو بالائی سوراخ پتھر سے اوپر گرتا ہے اور ہر نہیں جاتا۔ تعبیر یہ ہے پتھر آدمی ہے اور سوراخ دہن پانی سخن نال سے اسرار نہ کہے جب قریب ہوا سنا ٹہر ور۔ صلوات عین ہے ہمارے کان کھولے خدا کسی کی ناز پڑتا ہے اور شاہ ہوا صلوات کے مستحق۔ ہمیں یاد رکھو ہر قرن میں اسی فن کے مستحق قبول ہیں نہ دیگر رحم کے مستحق اصلاح شے کہ ہمیں واسطہ اہل کے نہ طرفداری و حمایت کے جب قریب ہوا میری امت کی شکایتیں کیں اور فرمایا کہ میں کل کی عبادت نہیں چاہتا اور وہ پستہوں کا رزق مانگتے ہیں وہ عبادت رزق روح ہے اور غم ہر امت میں تو مشرک و کافر ہی ہیں جسکی شکایت ہو وہ منافق امت میں یعنی ملعون و مہر موم اور گمان باطل نہ منافق مومن ہوں اور نہ مومن منافق۔ پھر سوال کیا مجھے جسکا خواہش ہے پھر دونوں شانوں میں دست قدرت کو رکھا کچھ سردی محسوس ہوئی پھر اس کے چیدہ علم کے علم کے واسطے فرمایا کہ یہ عام ہے۔ اس میں بیگانہ و بیگانہ دونوں برابر ہیں۔ دوسرے واسطے علم کو

تذکیر علم

دوسرے علم

غریبیتوں کو بتانا تیسرے علم کا مین ہی متھی ہون چلا اور اولیا اسپر شرف میں کہ پہلا علم
فن ظاہری ہے دیکھو مفسر کشاف معتزلہ علم مفسر مبیضی و مومن پر راجح ہے۔ عالم ہے عمل
سافر ہے دوسرا علم سیر فی الصفات ہے چونکہ یہ سیر مستطیل ہے اس میں بھی کامیابی نہیں
نجد پانی پر فراز اور ہوا پر پرواز کرتا ہے ان کے تصرفات کو مکاری کہتے ہیں یہ وہ ہے کہ عطا
اور فقر کی ہجو اللہ در سول فرماتے ہیں تہی تحقیق خدا و مصطفیٰ اکبرین انکی تعظیم خلاف امر و مخالفت
نہی ہے۔ تیسرا علم سیر فی الذات ہے۔ چونکہ یہ سیر مستدیر ہے معرفت اس میں ہے بغیر سیر
مستدیر کے کہ جو امر مخفی ہے کسی عالم و فقیر کا اعتبار نہیں اور جسکو معرفت ہے اسکی کوئی
مشکایت نہیں مدرسوں سے بہت ناقص التحصیل مکمل جلتے ہیں اور غور فرماتے ہیں کہ
کوئی تارک لہ نیامرت ہے خالقہ سے ہی اکثریت تکمیل ہاگتے ہیں اور جو کمال ہوا کم و بیدار
ہو تلے جبکہ یہ باتیں لخصوص سے ثابت ہیں کیونکہ تعلیم و تلقین سیر مستطیل و سیر
مستدیر کا نہیں ہوتی۔ یہ دونوں زوری ہے کہ اچھیال مکار کو سافر تیار یا۔ سافر مستدیر
کہتے ہیں۔ آسیب کے معنی صدمہ کے ہیں اور عرفا سایہ کو کہتے ہیں۔ عوام عرفی معنی سمجھتے ہیں
لطیفہ پہلے خلیفہ مدعیان رسالت سے لڑے اور آخری خلیفہ داعیان امامت سے

باب اول خرافہ و تواریخ میں

ہر شے کی ایک حقیقت ہے اور وہ ظاہری صورت و جو معنوی ہے عالم جسم و پوست ہے
اور آدم جان و دوست جو انسان میں ہے اویسا نمونہ جہان میں ہے حکمت الہی و
مصلحت خدائی کی باریکیوں میں عقل کی رسائی نہیں الحاصل تحقیق راجح یہ ہے آبست
زمین اور زمین سے آگ اور آگ سے ہوا ہے ظاہرہ کرہ آب و خاک و آتش و ہوا و اہل زمین

از کتاب تا افلاک استخوانی است و بیرون از جسم و جان روح بین آتش تا خاک
 دنیا درین سنّت است و از بلادین بدست لاله زار باطن کو چست و دیگر ظاهر که هزار پایا غیر علم خدا
 و غیر علم است و بیرون است و مطلب سفید کا ثابت نہیں ہوتا ہے جو یہ بات نفوی تو عارت اور
 حاکم برابر ہو جاتے ہیں نہ کہ سچان آرزوی مجتہد دارین و آشنا و گس نگردم معنی
 بیگانہ زعم و کتاب کے حساب سے اور سیاق کلام کے سیاق سے وقت نہیں ہوتا ہے سیر و
 سیر کہ حقیقت گہنی ہے و باہر نہیں کتاب کا مطلب کتاب کے زمین کے تین حصے غرق آب
 جو تھکا کھل ہے تا جاننے کہ زمین دین کے تین حصے تھکی ہیں ایک ظاہر ہے جسے بشر کا جسم
 ظاہر ہے اور قلب و روح و مخفی ہے۔ **الانسان بصری و عینی** انا انسان پیرا ہد ہے اور
 ستر زمین ہوں۔ زمین دنیا کا جسم بجان مردہ ہے جس کے ساتھ سودا ہے (عجہ) و حقیقت
 و لایق ربع سکون کے تین حصے ہیں براہ ظلم و ظم عین جسم ہے یہ نمونہ جسم سفلی ہے۔ اور
 بحر تعلیم عرب چین و سب ظاہر و باطن و جان ہے یہ نمونہ بدن علوی ہے۔ اب برزخ کا ہونا
 ضرور ہے وہ بالی و کلید این و عراق از سر تا کمر در میان ہے خواہ یوں سمجھو پیرا ہد و اسٹی شمالی
 جنوبی خواہ فوق و تحت سینہ و شکم گریوں بہتر ہے کہ دل این دو گہرین بالی میں سران و امان
 سران کو عراق و عراق کہتے ہیں اور یونان کو عراق عرب و کلید این بال نمونہ قلب چاندی اور
 امر کہ شمالی و جنوبی نمونہ قلب حقیقی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس یہ بدن سفلی و برزخ و علوی ایک شالی
 ہے دیگر تین اور من و قلب اور دین و روح ایک شلہ ہے۔ کل پیرا شلہ میں یہ باریکیاں
 پیچیدگیان اسلام و علی تین بعد طوفان نوح جو کہ نمونہ طوفان بے تیزی ہے حضرت نوح نے
 یافت کہ شمال و با۔ جسکی تیسری ہے و اول و سفلی ہے اور در میان سلام سجاده کو دیا یہ نمونہ

برخ و بال و مشرق و مغرب ہیں۔ اور تمام کو جذب دیا جو منہ غرب و علوی ہے، بیت المقدس
 مشرق کی شہر اور بیت المقدس مغرب میں، اس لیے قید و ضمی و طیل و صیب و ولی سے قولہ تعالیٰ
 سَبِّحُوا اسْمَ اللَّهِ الْعَظِيمِ نادا، حقیقت کیا یکے نہیں۔ شمال و افعال میں اور برخ و احوال و ہوا و غیر
 مستجاب تجلیات افعالی و صفاتی و ذاتی کو کوئی ہوتا ہے باقی مشرک و کافر و منافق ہیں جو خطا و ظلم
 سے گزر رہے، راہ راست سے صفت استواء سے قائل ہوتا ہے جو بیضیہ قول و مقول ہوتا ہے
 صفت و افعال کی عطا ہے چہرہ نظر آگیا استواء ہو گا تو عطا ہو گی دیگر خطوط افراط و تفریط خدا استواء
 میں ہیں ان دو مرتبہ میں شمس و قمر و کواکب و شمس و قمر و کواکب و شمس و قمر و کواکب و شمس و قمر و کواکب
 باطن منظر افعال بدن سے تو جہ فرما ہے۔ وجود واحد و بیفت اندام ایک، زمین سے ہے اور مہر پروردگار
 سائنات آسمان پر جو وہ طبع ناموس کے سبب روشن ہیں، ظاہر سے اندر سے یک ہیں اور باطن سے
 اندر سے بہت اور نور نظر آگیا کر زمین سے جس کے ساتھ پروردگار کے نور و ہدایت۔ ہفتہ نور و طبع
 ہفت آسمان پر جو وہ طبع لاہوت کے ہیں یہی نظر عین بصر خدا و آئینہ میں منظر
 نادان جو ہم پر ہے و ہر طبع بصر و اوہم سے قدرت جو شاہ دانہ بیدار ہو ہری۔ ایشیز زمین سے
 قطع لباس ناموس ہو پارہ شمس کے۔ مومن و مشرک میں مگر قطع جامہ دونوں کی جدا جدا ہے
 اختیار دونوں کے ہے پوشاک فعل خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جو دوسرے کو منع ہے
 آپ کے ہمیشہ جامہ کرتہ نعمت رکھا حضرت صدیقہ نے سب کو کہہ کر فرمایا تم ہر ایک میں نے آئینہ
 وفات کی نعمت میں چور و چوند تھے چنانچہ فقرای چہار و وہ خاندان کا شعار تہمت ہے۔ مانا ایک
 پا جامہ کو پہلے پہنا ہو یا فرمایا پہنو گا پا جامہ سنت ہو گیا۔ اور وضع اناس کا کرتہ و مشک
 ریش و برکت و ختم و غیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوای حج کے بدن کو استرہ اور شیخی
 نہیں لگایا۔ مدارج النبوت میں یہ تحقیق تحریر فرمائی کہ دلیل سات علم کے ہوتی ہے نہ تہن کے

فہرست

حد فہرست و جہاد و طہارہ

(عشام) بقسمت صفتی جسکو سنی نے بنجانا منظر تجلیات افضالی جسم سے جو پوریت سے سیارہ
 میر ہفت اقلیم میں (۱) ہندو عربی تجارت و ماریت (۲) چین مشتری قضاہ و فاع (۳)
 ترکیب پنج جہد و جہد (۴) خراسان شمس استقامت و کرامت (۵) اور انہر و ہر و خلیات و
 سمیت (۶) مردم عطار و سیاق و سباق (۷) بخارا قمر رحمت و نعمت صفت ہمدی ہنر و ہنر
 صادق اعمال است ابلیس یعنی غیبت گو کہ پہلے ہی آسمان سے رہو تھے ہیں اور قبولیت کو
 او سوخت ہوئی ہے جیکہ ساتون آسمان سے گزر جاوین اور عذر بدتر از گناہ کیا مقول ہے
 غیبت سے تو کوئی نیک ہی نہیں سکتا ہے گویا یہ حضرت موسیٰ جواز غیبت ہو۔ صاحب خدمت
 اقلیم کو غوث کہتے ہیں اور غوث صدر کو غوث الاعظم یہ نسبت منفصلہ ہے یعنی پاکست
 کے متفرق ہیں چنانچہ اجمیر شریف و حرمین شریفین اقلیم چین میں ہیں تو چہ فرا ہے کہ ہکوا اس
 بحث سے کیا غرض اگر کوئی غوث ہوگا تو وہ ہوگا اور ایک ہوگا نہ کل اور یہ یہ منصب ہی ہونے
 اور ہم امور ساتھ لڑن کا موان کہ میں جو کہ متعلق ہے سعی ہمارے میں یس اولاً بطاہر و مطلب
 اس ذکر سے یہ ہے کہ اس کتاب میں بحث غوث و طبیب کی ضروری ہے اور اس معنی پر اور
 خبر ہے فرمایا آنحضرت نے طبیب علم کی مرد و عورت پر فرض ہے یعنی معرفت کی اور فرمایا طبیب کو
 علم کو اگر چہ پادچین میں ف علم تو معرفت دین ہے ہفت اندام ہفت اقلیم میں جو ہفت
 اندام بندگی میں ہے غوث اعظم و جو نولیش و اہل سلسلہ غوث اعظم درویش ہے یہ آخری
 مدعا ہے ایضا قیام بدن کا یہ ستہ ضروری ہے مگر عام فہم خاص پسند عینا صبر و روح سبیلانی
 و مقامی بنو (مجم) بقسمت خلیس جسکو ذیل نے بنجانا منظر تجلیات صفائی قلبیہ و بیہوش
 ثابت ششگانہ تحت الارض یہ چہ ولایت میں (۱) ہند (۲) چین (۳) خیر و ولایت
 (۴) ایران (۵) توران (۶) نیمشب حبش و ثوابت خانہ سیارہ میں اور

غیر از ششگلان

طہر و فہم

نہایت

شرح بارہ بین بارہ چنگ بہتر صاحب دست ولایت کو قلعہ کتبہ میں اور صدر ولایت کو
 قلعہ الاقطاب - یہ تشریح ولایت منصفہ ہے۔ تشریح آخری بہ تشریح اولی استعار
 بہرہ واحد جو صاحب حضور قلعہ داخل خانہ ان قلعہ قلعہ ہے۔ من چہ تشریح استعارہ -
 شہزادہ ہزار عالم و بارہ چنگ بہتر فائز - قولہ تعالیٰ سدر جیمہ ایا تینانی الالف فی ہونی آلفہ
 الخ افاق وانفاس میں جو نشانیاں دکھائی گئی ہیں وہ اسلئے قائم یہاں تک سعی کرو کہ انہیں
 تطبیق ہو کر براہ تصدیق حق کو پہنچو۔ ہر گاہ کہ ہم نے حق بات کو حجاب جانا۔ خود کردہ راعلا جہ
 نیست آب ہی بجالی باطن میں پسندے خود غور کرو کہ میں صنمی و ہندی ہوں یا دشمنی و فارسی
 یا یہودی انفعالی یا نصاریٰ اقوالی یا خارجی تو رہید یا انضی تقیہ سے نہ ہر دور و رخ گوشای باصفا
 و کسری بیغیر تو بر مصطفیٰ ایضا انسان کے تین وجود ہیں - مثالی کا اور اک بجو اس جسم
 ظاہری ہے اور مثالی دیگر کب جو اس جسم معنوی اور خیالی سلطائف خمسہ عالم امر (لہ) بہشت
 حبیب جسکو حبیب نے بنجنا منظر تکیات ذاتی روح ہے ہر دی خمسہ تہجیر یہ پانچ ملک ہیں -
 (۱) ہند (۲) چین (۳) یوم یعنی شمال ولایت و جنوباً حبش و گویا یہ ہر رخ ہے - دو دہائی
 پانچ (۴) شام (۵) اردن یہ بحث طویل ہے جو سمجھو تو فہم ہے طائوس کو جنت سے کابل
 میں جتنا راجا حبش میں خط استوا پر قطب شمالی و جنوبی میں صاحب خدمت ملک کر غوث قلعہ
 کہتے ہیں - زبان کی کیفیت دیکھ لو مخدوم ہفت اندام و خادم دل ہے ہم متحرک ہم ساکن
 یہ تقسیم متحرک دل سے کیونکہ جسم متحرک ہے کہ حرکت ہی اس واسطے ہر دی حکومت خود ولایت
 میں ترقی و تکرار ہر نام ہے - تعلق اسکا بعللاری ہے نہ بہ نفس خود ولایت یہ تقسیم ملکی
 آخر بہشت فلکی اول واحد ہے - اور دوسرا دونوں سے متعلق ہیں اب یہ امور سمجھو کہ
 اول بہشت سیارہ بہشت فلک زمین و تران مجید سامتہ سائر باطن میں - اور

تشریح

مقدمہ

وہ حقیقی کے ساتھ درجے پای کج را منورہ می بایست کج۔ ظاہر ہے کہ سبک گزندان
 بہانہ کرنا آسان ہے۔ مگر ہر ماہ ایک ایک برج سے اور رجبت نہیں مگر چاند گزین
 گزین لگا ہوا ہے باقی تیسہ تیرہ کے دو دو گزین۔ آدم بر سر طلبہ عقل و عشق عالم انسانی کے
 چاند برج ہیں اور تیسہ تیرہ نقد و فقر (۱) ناز و ذکر (۲) زکوٰۃ و شغل (۳) صوم و فکر (۴)
 (۵) حج و مراقبہ (۶) جہاد و باجم و صومون میں باہر کلمہ شریف اتحاد ہوا چلتے ہوئے کوئی مصیبت
 نہ کوئی مذکر کیا بات ہے پوچھی جاتے ہیں درہ حقیقت معلوم ہے لاکھ کی تین قسم ہیں۔
 نوری کرو بیان بندگی انکی تقدیس ہے۔ برزخی مسیحان بندگی انکی تیسہ ہے ناری ابو طالب
 عبودیت انکی تیسہ ہے۔ یہی مامور سجدہ آدم ہیں۔ آدمی کے روبرو کہ وہ یوں کی تو کچھ ہستی نہیں
 یہ بیچارے ذلیل و خوار چوکیدار اپنے منہ میان سمجھو کیا حقیقت کہتے ہیں۔ دربار کا ہر دربار
 جسکو سرکار طلب کیا کہ کب روک سکتا ہے انکی بہہ کائنات ہے۔ چورون کے چوکیدار اور شاہنشاہ
 حدیث گاہ میں جسکو ذرا بھی عقل ہوگی وہ انکے کام سے انکو جان لیگا شرافت نام سے نہیں ہوتی
 ذات کام سے بچھی جاتی ہے۔ بہرہ من بر کونہ خدا نہیں تو بیخبر علی مانتے ہیں اور انکو اولاد و بھائی
 کہتے ہیں اگر انکو نام کی بھی غیرت ہوتی تو ہیک مانگ کھاتے خدشاہ گاری بندون کی کرتے۔
 علوم و ادب ذات ہیں۔ شریف ایسا کام نہیں کرتے شرفاآن پر مرتبے ہیں اور کہیں نان پر
 ذکر حضرت احمد چاہم۔ و سہلای خشری حضرت احمد جام امی تھے اور نہ آپ کو کسی سے
 بیعت شہادت تھی۔ بوجہ اویسیت آنحضرت حضرت سہلای خشری مجذوب ابوالوقت
 رفاقت تھی بیش برس بر رفاقت انکے مصروف ریاضت و عبادت تین سو کتا بین آپ نے
 انصوح نقلی و انصوح عقلی توحید و معرفت و حکمت و فقہانیت وغیرہ ایسی کہیں کہ جسکو
 علم و حکما ہی حایا و استقبال نے تسلیم کیا یہ امر دین علم لدنی کامل کی سی ہے اور آپ

فرمانے میں کہ میرے کتاب میری سراج الہا برین عطیہ خدا تعالیٰ ہے ہزار دن سے آپ سے بیت
کی اور خدا ناولیا کا بلین سے ہوئے۔ حضرت ابوسعید الخدری نے حضرت ابوطاہر سے فرمایا
کہ علم شیخی کا بچنا بخرابی نصیب ہوا اور ولایت میری دوسرے کے سپرد ہوئی جو خرفہ
حضرت صدیقی دست برست بطور میراث فقر چھوڑ چکا وہ بامیں شیخ الشیوخ کی
کرامت ہے سپرد و احقر جام کے کر دینا حضرت ابوطاہر فرماتے ہیں کہ شب کو خواب میں دیکھا
کہ شیخ ابوالخیر زنجری دیگر شاہنجان روضہ سے سرعت تمام استقبال قطب الاولیا کو جاتے
ہیں فجر کو حضرت احمد جام تشریف لائے مجھ کو انویں خرفہ میں کچھ تال ہوا آپ نے فرمایا امانت میں
ودایت چاہئے میں نے سپرد کر دیا بعد کاجب حضرت احمد جام ہرات میں تشریف لائے اور بیت
ہراتی اولیائے بیت ہوئے یہ امر حقیقیون پر سخت گران گذرا اور سب نے اتفاق اس پر کیا
کہ ہرات بجا کر حضرت کو شہید کریں اور بجا کمت بالغہ الہی و صحت کمالہ لہذا حضرت مود و حشون
حشون سے نظام اتفاق اور حضرت احمد جام سے نفاق ضرور ہوا اس ہمید سے یہی دونوں
شیخ یا خبر تھے اور دونوں طرف کے بالکل بے خبر حد البتہ اسرار سیرین برج میں ایک ادنیٰ بات
پر بہت کہ جب حضرت علی نے قاضی شیخ کو فہ کو حکم موقوفی دیا کو فیون نے اس پر اتفاق کیا کہ یہ
موقوف نہ ہوگا اور قاضی نہ کرے یہی امر تالیف کی تمیز کی حضرت علی نے یہ حال فرمایا علی انہا
جنگ جمل وغیرہ اور سے حشون پہلے اور سے احمد جام آئے راہ بین دونوں گوردہ پیر سے
سخت جماعت حشون چاہتے تھے جو بطور سفارت گئے حضرت احمد جام نے ان سے فرمایا سوال تمہارا یہ ہے
کہ تم ہماری ولایت سے کجا جاؤ اس پر یہ کہ اگر ولایت سے مراد یہ دیہات ہیں تو یہ
اون کے ہیں نہ میرے ہیں اور جو مراد حشون یعنی سلسلہ ہے تو شیخ الشیوخ ہونا چاہئے
اور جو ولایت سے مراد وہ ولایت ہے جو بحر خدا باہل الہ ولایت ہے اس کا حال خبر کو

ہمیشہ اندر ہے ہر مہینے میں انہوں نے قضایا کی بیعت خلفای راشدین تک نہیں دیکھے۔
 کیا واقعات فقرا بھلا یہ انکو سمجھ کمان نصیب ہے کہ حضرت علی سے جو کچھ گزرا وہ سب نابھ
 حکومت ان حضرت علی سے گزرا اور نہ جملہ امور مخفی رہ جاتے ان واقعات سے جو خواجہ مودوستی
 سے گزرے وقت و ترنگی آپ کی ثابت ہوئی اور بدعت معاویہ کی نیرید پلید کو بجای خود سجادہ کیا
 رفع ہو گئی۔ اول تو یہ واقعات کہ بات ہی نہیں دویم بغرض تھا لفظ منطوق پر نظر کیا و تو
 بتقابلہ دیگر حالات مندرجہ سیر یہ جو کچھ گزرا بہت کم گزرا اور باعتبار مفہوم جو کچھ بات ہو وہ
 اوپر مذکور ہے الغرض اول دونوں شیخوں میں تین روز غفلت رہی اور حضرت احمد عالم بعد
 تقویٰ فیض حضرت ابیض بیعت حضرت مودوستی سے رخصت ہو کر اٹھ خرابانی خستیاں میں
 کیونکہ خادمہ خاندان حشمت کا عشق خدا ہے اور خاصہ خاندان نقشبندیہ عقل عقلمندی اور یہ
 دونوں خاندان عالیشان جو کہ صدیقوں سے منسوب ہیں امیر و وزیر میں سے اول مسا
 آخر ہر منشی + آخر با حیب تنہا تھی + اور امور انتہا قابل و اشکالی کل مشیر بہا منت خرقہ و ہون
 خواجہ مودوستی پر مین بفضل تعالیٰ خاندان حشیت بدعت معاویہ وغیرہ سے پاک ہو کر
 دانی و بینائی فقرای صاحبہ طریقہ حشیت کو ہے امیر معاویہ سے صحابہ نامی سے ایسی غلطی
 ہوئی اول آپ کو خلیفہ حضرت عثمان غنی خلیفہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے یہ خلافت عالی تھی نہ غفلت
 کا علی مطلب میں خطا کی اور آخر یہ بدعت پلید کو سجادہ کیا اگر کسی شیخ سے یہ خطا ہو تو کیا
 بڑی بات ہے مگر وہ مردوں کو پیروی نہیں کرنا چاہئے۔ ایضاً۔ انا درو کا المودوم و الحکم لاکتر
 خواجہ ابی احمد ابدال حشیت خواجہ ابوالحسن ابدال حشیت دونوں خلیفہ خواجہ اسماعیل حشیت کے ہیں
 جیسے خدمت علی احمد صابر و حضرت شمس الدین شجرہ حشیت صاحبہ میں دونوں خلیفہ
 بابا صاحب ہمایا جمع ہیں۔ اور حضرت خواجہ محمد الملت والدین اول اوس میں چنانچہ سید الطی

اور ملقب بالقباب الشیخین دریم آپسے سیر و سیاحت ہر مہرہ سیاف کی ہے بیہوشم آپسے بجائی پیر
بھرا از تشریف اورنگ آگاہ میں سجادہ نہیں ہوئے بلکہ دہلی میں کہ جہان سجادہ حضرت شاہ قلیلم الشیخین
موجود تھے تمام فرمایا چارم آخر میں یہ معلوم ہوا کہ آپ بیعت فرماتے ہیں چنانچہ مناقب شریف سے
ثابت ہوا کہ آپ کے صاحب آپ کی بیعت سے واقف نہ تھے اور دوبارہ پیرنا تو عمری بات ہے ہر مزار پر
عرفان ہوتے ہی میں جیسے آنحضرتؐ کے افعال خاص شہا پودہ از دلج مظهرات و خیرہ کا ہونا و سر
کیونکہ شیعہ ہے سجادگی پسیر بجائی پیر مخصوص بامہ متصوین ہے چنانچہ شجرہ خاص حضرت
سرون کرخی سے ہے۔ چار اور عام خواجہ حسن بصری سے نہ خواجہ بزرگ کی جگہ فرزند میں نہ بجائی
حضرت مخدوم و حضرت مجرب الہی اور حضرت کاہ صاحب حضرت شاہ سیلیان صاحب سے
بیعت خلافت حاصل کی۔ عاقل کو تا اشارہ بسج سے ہے بر سیلان بلوغ باشند و بس
سیر حضرت شاہراہ میر قندری مجذوب۔ کوئی ان روایات متبرہ سے انکار نہیں کر سکتا
اور جو کہ منکر ہے۔ حضرت نجیب الدین برخش نے فرمایا کہ دیکھا کہ روئے شیعہ کبیر سے ایک
بزرگ نیکے اور ان کے قدم بقدم چلے درویش میں آگے درویش نے میرا ہاتھ پچھلے درویش کے
ہاتھ میں دیا یہ خواجہ حضرت موصوف نے اپنے پیر بزرگوار سے کہا انہوں نے فرمایا کہ اسکی تعمیر
حضرت الہ الوقت ابراہیم قندری سے ہو پیر ایک شخص کو بہر تعمیر آگے خدمت میں بھیجا آپ نے فرمایا
کہ میرے خواجہ نجیب الدین کا ہے اور جسکے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے وہ شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی
ہے فرمایا آنحضرتؐ نے جبکہ میرا قدم میری قدم گاہ پر ہو کوئی انکار کرے شیخ الاسلام سند
شیخ کبیر ہوئے ہے شیخ خلافت میر کے رہ گزیر کہ ہرگز بتسلل خواجہ رسید سلاطین عزت
گزیل ہوئے ہے نہ منازل شہا سالہم کردہ ہے نہ محال ست سوری کی کہ راہ صفاء توان رفت
بہر مہر چپے صلیب شہ شہر در میان باب عشق کا ہے۔ مگر آگاہ کہ راہ پر جانتے ہیں۔ اور خیر نظام

یاد رفتی حضرت پیران پیر بنی کبریا که در آن پیر متناہی ایک شب صحبت حضرت پیران
 نقدی میجو کجکلیه سب بر او چند مرتبہ طلب ہی کی مگر قبول نہوی بحسن اتفاق ایک روز خود ہی
 حضرت موفقیون نے فرمایا کہ جو تم آجکی رات اوس مسجد میں رہو تو صحبت ممکن ہے میں نے کہا
 کہ بہت ہنر جو کہ میں چاہتا تھا کہ آپ اولیٰ تو کہاتے نہیں اور جو کہاتے ہیں تو بہت کہاتے ہیں
 میں مع نقدی واجب کے اوس مسجد میں رہا اور کچھ رات گئے حضرت سے کہا کھانا لاؤں
 اٹھا کر کیا بعد اہ بارش کی ٹھیلانی ہوئی اور بازار بند ہو گیا۔ فرمایا کھانا لاؤ میں نے کہا یہ نقدی
 قبول فرمائیے۔ اسوقت بازار بند ہے۔ نقدی کو لیکر فرمایا کھانا لاؤ جو کہ بارش کہیں گئی تھی اور
 اسیر کا مکان فریب تھا انوسن سامان لیکر آیا پانچت کر اؤں مگر حضرت سب سامان کچا ہی
 کہا گئے۔ اور فرمایا کہ اور لاؤ پیر میں فقر سے دل میں نان لایا وہ ہی فروش فرمائیں۔ اور مجس
 کہنا کہ باوجود اس طرح آرام کر جو ہلا چکا تو نام سی ڈالوں گا میں دم بخود ایسا لیتا کہ سانس کو ہی پی گیا
 کروٹ لینا کجا جو کجی اسی نہ کجایا یہ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بہت ہڑاپتہ لیکر آئے اور میری سر
 اور سر ڈالنا میری مار کر مار ڈالیں میں اس عالم حیرت میں دم بخود منتظر حیران دیکھتا تھا پیر
 کہہ کر جی تو یہ چاہتا ہے کہ ہر توڑ دوں پر یہ خیال آتا ہے کہ تیرا باب ضعیف ہے تو روئے گا اس
 پتہ کو جس مسجد میں پہنچیکر یا پیر تھوڑی دیر کے بعد پتہ کو لیکر چلے گیا اور پیر پہنچیکر یاد پیر کی مثل
 انور اولیٰ کے چلے گئے کہ رستہ بعد اچھے سے کہا کہ میں کتب خانہ زیر مسجد جاتا ہوں بے غم سو رہو
 وہ اندر گئے اور میں نے باہر کی کھڑکی پر ٹپائی اب جان میں جان آئی اور آرام سے لیٹا مگر
 کتب خانہ میں سے برابر آواز جاننے کی آتی تھی۔ کیا سوتا سوچ میں گر گیا جو کہ دیکھا تو حضرت
 غائب علیہ اور کتب خانہ سب کہا گئے کہ جو معاملہ ہوا اسطرح حضرت احمد بن حنبلہ نے باہر حضرت
 سہیلی شہر سی دن خواجہ مودود چشتی گذرا وہ اس معاملہ سے واقف ہوئے وہ اپنے مودود و قند

حضرت سودر چشتی کا خوب ہو گا علاوہ ازیں دو قرن برفاقت خواجہ بزرگ منجی نیاں لہر بل طلب
خواجہ بزرگ حضرت فندری رہے ہیں ان عدالت میں منزلت خواجہ بزرگ کو تو لانا چاہئے۔
مزید بران واقف اصول فقر ہاں میں کہ حضرت ابراہیم فندری کی تفسیر حضرت جبریل ہے
اور خواجہ بزرگ تادل میں بمنزلہ آنحضرت ۴ تھے۔ بہر پیران پیر کون مرتبہ دان خواجہ بزرگ ہے
باب دوم کرامات خواجہ بزرگ میں

مبعز است آنحضرت ۴ سے جس معجزے کا تعلق جس عالم سے ہے اس معجزے کے کواسی عالم
میں لکھا ہے۔ ایسے کون ذکرین کہ جو نقل موزنین کو نقل مصالین کرین انکو انشا ہی
اور منشا سے اولیا سے کیا علاوہ عالم کی دو قسم میں عالم معانی جو لو غرض میں عالم احیائی
جو جوہر میں اس میں ذوالعقول کی تین قسم میں عالم مایک عالم نباتات عالم انسان اور غیث
ذوالعقول میں جو علویات میں ان میں عالم آسمان و نجوم وغیرہ اور سفلیات میں بساط
عالم غصریات ارج اور مرکبات میں عالم حیوانات عالم نباتات عالم جمادات و عالم انسان
عالم عوام و عالم خواص ہو۔ اول تو ذکر خواجہ بزرگ کا تمام و کمال کرامات پر کوئی بات اعلیٰ
سے خالی نہیں ہے دہم خود خود منہ ہرگز بہر بخیر نہیں کر سکتی کہ تمام عمر خواجہ بزرگ
کہ جو عمر طبعی سے زیادہ ہے اسقدر ذکر ہو یہ بات خود داخل اعجاز ہے اور یہ اعجاز خود
اعجاز تر ہے جو صاحب آپ کو ذکرین باور کر آتے ہیں انکی نا اہلی اذکی تحریر سے ظاہر ہے۔
اور چند کرامات میں تردید موجود ہے انکی شاعریت سے نقل میں اصل ہی فوت نہیں ہے
مختصر ضمیمہ کو منسلک ہے وقت تاریخی اور عزت سیر کی دہول اڑائی ہے اور تصنیف
نایف کی مٹی ملی کی ہے اسیر یہ طرہ ہے کہ آپ کو مولوی اور صوفی جاتے ہیں شاعران
قت سے ہی نہیں۔ اور نہ یہ ذکر علوم معقولی سے فلسفہ وغیرہ اور معقولی سے عقاید

اقسام عالم

خواجہ بزرگ

ضمیمہ

وقفہ کا حاشیہ ہے نہ کسی کتاب تصوف کی شرح یعنی نہ احکام میں نہ اسرار پر نہ نقل ان کے
 حسب حال ہے حشاکا بہت اکبر شاہ و شاہ صاحب باہم گفت و شنید میں تھے یہ پہلی
 تاریخ شاہ صاحب نے فرمایا کہ سکندر اور امیر تیمور نہیں لڑے بلکہ اپنی دوستی میں باہر
 محجوب ہوئے فیضی رافضی دشمن اولیاء اللہ کو خوب موقع ملتا تھا شاہ سے عرض کی کہ
 حضرت کو باوصف کشف کرامات علم تاریخ خوب ہوا ان بزرگوں کی بزرگی اور ان کی کتاب کی
 مستبری میں کیا کلام ہے کوئی جو کہ کچھ کچھ بنا ہے ان کی شاعری اُلٹی ہے یہ سچہ کو جو
 بناتے ہیں کرامات شمسہ وغیرہ کو دیکھو اصل راقم نے ہر کرامت کو بروی تنسیہ بذیل عوام
 لکھا ہے اور جبکہ اللہ و رسول کا کلام شاعریت سے پاک ہو اور جو شعر ان قرآن مجید اور
 احادیث سے ثابت ہو پس ذکر اولیاء اللہ کا شاعر بننا پہلی خطا ہے اور نا اہلون کا
 کلام سننا اچانچ ہے حضرت عمر اور حضرت علی نے تو اکبرین اور واعظین کو ننگوادیاموٹی
 بات ہو کہ عوام بلفاظی شاعری اور جماع لائے ہیں اور امر ذکر فوت ہو جاتا ہے اس جگہ پر
 راقم نے ادب میں کرامات مرقومہ مورخین کو لکھا ہے کہ امر خواجہ بزرگ مانند شاخون مترکم
 ہے اگر فردا فردا اسے استیلا ہو تو دفتر چاہئے۔ جموفا ایک دو۔ دو ایک اقباس کیا گیا
 ہے اور یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ جیسے ادریسوں کی نبوت عارضی تھی ویسے ہی
 ان کے معجزات تھے۔ ناقہ صلاح و مدیقا درخ میس اب گمان اس وقت میں اس سب کے
 اکثر آدمیوں نے نہیں دیکھا۔ اور نبوت آنحضرت کی مستقل دسترونا ہے ایسے ہی
 آپ کے معجزے ہیں ویسے ہی کرامات خواجہ بزرگ معجزہ آنحضرت مگر میں پیدا ہونے
 اور اسی دیتیم مسکین تھے۔ نہ زرنہ لشکر تنہا بمقابلہ ہزار ماہمت رسالت و جمیت
 خدا و ادیت احرام کو جو کہ بیت الصنم تنہا بیت اللہ فرمایا اور غرب سے کفر کو برباد کر کے

کرامات

کرامات

کرامات

کرامات

اسلام سے آباؤ کیا مورخان کفار تک لکھ رہے ہیں اور چودہ سو برس سے سارے جہان کے
 آدمی کہلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں یہ بات فرضی مصنوعات و فرضی موقوفات سے نہیں ہے
 اور نہ یہ سچہ چرایا ہوا ہے یہ بھی یاد رہے کہ کتب اہل اسلام و کفار سے بالاتفاق مستحب
 اور مزا و لذت احیائے ثابت ہے کہ جو ملک لشکر اسلام نے فتح کیا اور علیا نے روٹی دی اور
 مشائخون نے ترقی دہائی اور بانیانِ علوم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جیسے کہ مشائخ
 بنا اول و مسجد جہاں ہے ویسے ہی اجمیر شریف پہلی بنیاد جہاں و جای عبادت و جہانیاں
 ہے وہ منیب و محل غیر آباد ہے آب و دانہ یہ نایب مقام آبادی عبادت گاہ اہل ہندوین
 ہے یہ وہ جگہ ہے کہ در اجمیر ایک بین تقدیر کو زلی کیا مقدر ابدی ہے اور ہندی اور عربی
 جمیع حضرات و پیادین میں اور قالیبا در ایک جان میں چنانچہ بعد کر شش جیب تر نزل
 واقع ہوا سردار عرب آئے اور کرشن در در کا گئے (۱) کہ اجمیر شریف سے خواجہ بزرگ
 ہمیشہ مجروح و تندرست کیا ہوا جو جگہ سے باجمیر و مدینہ حضرت خواجہ عثمان و حضرت خواجہ
 قطب صاحب رہے اور آخر کو تہاں ہوئے کہ عثمان زیادہ قیام ہوا وقت اجلاس جلسہ اور وقت
 اخلاص تخلیہ عالم تیریز کیا اور عالم تیریز میں چلے جہاں امیر جلوس فقیر خلوت میں حبیب آپ
 ہند میں آئے تہاں سے اور غربا و ملین میں جگہ اجمیر صدر دین عجمیہ کہ جہاں مجروح و تندرست
 گذر ہوئی خواجہ بزرگ بذات واپس و زلی افراتوئے اور دعوت اسلام کی گئی اور اجمیر شریف سے
 کہ بوجہ دستگیری جو کید اردن کو خد متی ہے قبا کو کہے کہ گنا اور اوٹوں کو باندھا شریف کو کر لیا گیا
 راجہ نے سرفردمون پر کہما اجمیر میں رہا خواجہ بزرگ نے سیر ملک راجہ کو سلا کو قتل کیا اجمیر کو
 فتح کر کے تسلط کیا خواجہ بزرگ تہاں سے کچھ نہ بولا اور ڈاکہ دار و مدار آپ کے ساتھ تہاں سے
 مدت دراز کا خط لکھ شاید ناطق کرامات خواجہ بزرگ ہے اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان کو تہاں سے

کر اجمیر شریف

گرامات خواجہ بزرگ کو متعدد دیکھتے ہیں اور بسین اہل عرفان متحد و منین ہیں ہر گرامت آپ کی
 ہجرت و اعجاز سے وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت پیدا اور پیدا ہے سید الطائیف عالم
 خاص بنجرتی عادات خواجہ بزرگ جہذا و جہا فرامین تو بجا ہے اجیر شریف سے بیت الضم منور
 منور سے سائی اہل الدنیا اور محرم سے کفر کو کافر کیا تمام جہان کے اولیا کی ساری گرامتیں
 اس اعجاز کے پاسک نہیں بیچہ پیغمبر ان اولی العزم کے کیس کو یہ قدرت عطا نہیں ہوئی مثل
 خواجہ بزرگ کے کوئی اولی الامر اولیا چارہ و خالودہ میں نہیں اللہ اللہ اس اعیان میں کیا کائنات
 ہے سے گرامتوشی سے فائدہ اخفای حال ہے خوش ہوں کہ بات میری سمجھا محال ہے
 نیمہ شرف اور بزرگی نصیب ولی ہر قدم آنحضرت ہے پھر کسی کی حصہ ہو سوا ای آنحضرت
 خواجہ بزرگ کے کوئی مالک و حاکم دنیا و دین نہیں ہے۔ فافہم

فصل اول
 حضرت

فصل اول عالم حارات (۲) گرامت تعلیم لوح مزار خواجہ بزرگ پر عمل نصیب ہے
 یہ بات کسی مزار امیر و فقیر عالم کو از زبان آدم تا ایندم نصیب نہیں ہے نہ شاعران لغوی
 مشاہیر معانی نہیں ہو سکتے یا قوت زمین سے اور عمل بہار سے نکلتا ہے یا قوت احرار
 کیا اب و شہور لوک یہ ہے شاہوں کا متمتع بوقت دربار یا قوت ہے اور شہنشاہ کا بوقت
 صدر شہار لعل بصدر یہ کیا ہے صبح۔ ہے کہ خواجہ بزرگ شہنشاہ عالم و آدم ہیں اور لعل
 یا قوت سے صاف و شفاف درگین و سنگین ہوتا ہے اور لعل بفر لال ہے آپ چشتی لعل
 شب چراغ ہشتی ہیں یہ رنگ جیتہ آل عبا ہے اور صاف و شفاف ہونا تعبیر بصفت ذوات
 ہے اور سنگینی دلیل حکومت دینی اور لعل ہو ہے سزاواری سلطنت ظاہری و باطنی
 حضرت خاتون جنت نے عرض کی یا رسول اللہ یا قوت بوقت ہے دیکھا حضرت علی سے
 زمین باتیں کرتی ہے آنحضرت نے سجدہ شکر کیا اور فرمایا بشارت ہے چھ کو آل قیری پاک

فصل اول (۲) گرامت تعلیم

اور خاوند تیرا سب سے بہتر ہے نوید ابدی ہو چشموں کو کہ یہ امت آنحضرتؐ و جماعت خواجہ
 بزرگ، مین مین جو نبی الثقلمین و قطب کونین خاتم سیدی و سرداری مین جیسے امت
 مجیدی کو سب امتوں پر شرف ہے دیکھو ہی جماعت چشتیہ کو گو نصارہ ان مین جیسا کہ
 کا حق ثابت کیا جائیگا۔ (۳) کہ امت جو اہر یہ کسی شیخ نے اصحاب جلسہ سے فرمایا کہ
 رد آستانہ خواجہ بزرگ نیست جو اہر ہے خادم شیخ کو طمع دانیکہ ہوئی اور وہ حاضر آستانہ
 خواجہ بزرگ ہوا اور زیر آستانہ بنوئند ہے اسیں بحر کنکر کے چھ ندیاں یکجا ہیں پچ اُس ند سے
 ایک مٹھی کنکر لیکر حاضر خدمت شیخ ہوا اور عرض کی کہ رد آستانہ خواجہ بزرگ مین ایک
 جو ہر نامی نہیں یہ کنکر نشانی مین دیکھا تو سب کو ہر جو ہر بے بہا تھے یہ کہ امت کشتی
 موصوف اعجاز خواجہ بزرگ ہے سہ فکر ہر کس بقدر ہمت دوست۔ فرمایا آنحضرتؐ
 دامن کی اشیاء کو ساتھ پہنا کی چیزوں کے قیاس نہ کرو اور فرمایا جنت و جہنم میدان ہے
 تمہارے ہی ریاض سے ریاض ہے اولیٰ ع بندگی انہار و اشجار و مکان و سامان و عورت و مال
 مین علیٰ ہذا ظاہر ہے دوزخ مین مار و کفر و مہمپ لہو آگ تیز پانی گرم صورتہ افعال مین
 اور فرمایا زاید باتوں سے دل چہر ہوتے مین اور بات چہر سے ہی بدتر ہے ظاہر ہے کلام اللہ
 و اہل اللہ سے دل نرم ہوتا ہے اور حکم قول مردان جان دار و بلکہ جہان دار و ہر سخن در تہم
 قولہ قالے لثمنًا قلیلًا کم قیمت نہ خرید و اور تنزل معانی اصولاً و عقلاً و نقلاً منع ہے حضور فرمایا
 وہ جلسہ خرید و فروخت جو اہر ان نہ تھا پھر ذکر جو اہرات سے کیا تعلق قرینہ پر ہی نظر نہیں ہے
 مد نظر تو مطلب ہے مین چہ میگوریم طہنہ را چہ می سرایدہ بی کہ جواب مین چہ طرح سے ہی نظر
 آتے مین علاوہ ازمین یہہ ہی نہ سوچا کہ اہل اللہ جو ہر نہ نہیں اہل اللہ رد آستانہ خواجہ بزرگ
 حقیقی کا ذکر نہ مجازی کا جیسے وہ جو اہرات حقیقی کے نظر نہیں آتے ویسے ہی ان کو

مذکر انجمن اہل اللہ

وہاں

ایک چار پر نظر نہیں ہے جیسا کہ ظاہر نظر آ گیا ہے نگر خواہر ہو گئے یہ بات ہے کہ خودی بخیاں
 خود ہے اور خیال خود خودی نہیں ہے اور خودی خدا بخدا ہر شے لاشے کا خود و خیالی ہے اور
 کائنات ہے کائنات کی خام خیالی ہے خیال خستہ مخدوم کا بہتر تھا اور خیال خام خادم کا بہتر تھا
 حق و باطل جنگی و خامی میں ہے نتیجہ خامی کا ناز ہے اور جنگی کا نیاز ہر ایک بہ ناز خودی ہے
 ہے کوئی دل میں ہے کوئی ذیل میں منافق کی بھی نشانی ہے کہ اور کوئی ناز کی تیر نہیں ایک نشہ
 در بندہ پر ہے ساہو تیرہ اور جاسے خاشا شونہ مجسم شیطان ہے جو لوگوں کو تیرہ حکم اور
 کرے۔ ناز سلطان نہیں ہے تنقید و عداوت و عید کر۔ کوئی ناز پر ہمارے حق ہے اور کوئی ناز
 ہے پر ہمارے حق ہے بانی بحث طول و طویل ہے بسم اللہ ہی غلط ہے۔ حلہ خودی ناز خودی یا
 یہ بات ہی خدا ہے۔ برعکس ننہ نام زکی کا نور مرید۔ یران خادم کی قتل ہو گئے تیرہ
 سے وہ یہ نہ سوچا کہ رو دنیوی میں تیرہ کا ہونا چاہئے نہ خواہر کا منسلک سے گناہ منعم
 ہے باعث اطمین سے آنکھیں تیرہ گھین سے طبع بڑی بلا ہے بغرض طبع خادم خواہر ہو
 پر یہ تو سوچنا ضرور تھا کہ موکل دیکھ کر از قریب جوئے کہ جہاں زر و خواہر ہوتے ہیں بند و بست
 ہوتا ہے تاہم کوہ پروانہ نہ تیرہ کی پروا کی مجھ کو کون لینے دیکھا ایسے آنکھوں کے اند ہے ہر شے
 پھر کے کون ہیں۔ ہمیں تم میں جہان و حوائت و سفاقت و عقل الٰہی عناصر اور مجسم شیطان
 کے میں اور جان اسکی مجھ میں دیگر نیست ان شیاطین گندہ ماتر اسٹ کا ٹکے اور کون کو
 ہیں سوچ سوچ نہیں کہ بغرض حرص خادم جو دمان بند و بست نہیں ہے تو کہنے جو طبع ہو
 اور نسبت بروہ طبع کے ہے نہ کثرت کے میرا کہ طبع بہر وقت تیرہ خواہر ہر شے خالی اور تیرہ
 پر ہو گا اگر وہ بندہ حرص طبع اور واد سے امت کذب و گمان بغیبت شیعہ جو تیرہ تیرہ
 بخندری شیعہ خواہر میں۔ اہل دغا کے و حیا میں ہاتھ کا لے اور دین میں۔ سیاہ ہوتا ہے

شعراى دینویہ - دراز - شہید می عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تھے ادب انہوں نے نگاہ رکھائی نہ اہل نہ شاعر نہ ولی نعمت گورہ کے

در حرم ناسور بگو که بهامچه قضا نسالی و طاعون عام ہو اسچہ بیم اسی شمارت اعمال کہ

بہارِ سندھ اس رواج ناچایز کا فرض منصبی و امیرِ ہندو دی ہر مسلمان کا ہے جیسے کہ

بیوہ کا مبلغ بے جوکر سے تو نواب نہیں جو نہ کرے غدا ب نہیں چونکہ ہندوؤں کے اعتقاد سے

سنتِ نوح کو بھی پیروہ میروہ ایجاد کیا نقل ہی کے خلاف نہیں عقل کے ہی مخالف ہے۔ مکرہ

کس شہرت سے عقیدہ کرتے ہیں یہ تمام غیر متادنیویں تباہیوں کے عقیدہ میں پر غیبت کہانے آگے

سازگاری معجزه است و سرخو بجا میگوید که به غیرتی که تا طول می کشد یا شاعرانه در موم محفل مدح محمود است

کہ شریعت کا پروردگار کیا سب قابلِ علم و قدرت و احسان و سفیرانہ اپنا جلیسہ قائم کیا جو اس کے اندر اور میں

سچی کرے گا وہ مٹی سنت ہے اور ہوا کے رواج میں کوشش کرے گا وہ شیطان ہے اور اجا

سنت کا ثواب جملہ عبادات سنت زادہ مستحبات وغیرہ سے زیادہ ہے۔ غلط فہمی کہ جملہ عبادات

وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ كَرُّهُ فِي هَذِهِ الْمَقَالَةِ تَبْلِيغُ رِسَالَتِهِ بِرُجُو كَوْنِ كَوْنِ شَيْئٍ أَسَدٍ لَدَيْنَ كَرِّهَا قَدْرُ الْإِنْبَاءِ مَسْتَحَقٌّ

تو اب انبیاء و ائمہ کا اور حقیقت و شہادت میں ہونے کا اور جو اس کے اجر میں سہی کر گیا وہ یہ ہے

شیطان مستوجب عذاب سلطان ہوگا ہر میت کو نماز حائضوں کا گناہ ہے اور گمراہ کو نماز شیطانوں کا

کام ہے۔ بزدل و دوج گوش اسے با صفا، ولیکن مستی الزمر سے طغیان قیام ہو کر

مین آنا فنا کا قیام ضرور ہے۔ کیونکہ غفلت و دیرین کے ماتم ہو کر شیخ پرست ہو کر لدا حضرت

کاروانہ اندک ہے اور ایک آن کا حضور بھی ممکن ہے۔ اگر کوئی عزیمات و تشجیات مطلوب ہیں

فصل دوم عالم نباتات (۴) گرامنت رانپید و حیدر کلیبی حبیب سفر سے بچکد منت

آنحضرت ﷺ حاضر ہوئے برای اندر تہا خراج دکان میروا لائے اور حضرت جبریل علیہ السلام جب حاضر ہوئے

تو بجز زلف و چہ کبھی نظر آتے۔ ایک روز آنحضرت کی گود میں حضرت امام حسینؑ تھے حضرت بصریؒ
 آئے اور کہہ مبرہہ نذر کیا حضرت امام حسینؑ دیکھی کی حبیبؒ و ہمدرد ہونے کے حضرت بصریؒ
 نے بعد معلوم کر کے نہ صرف آسمان سے کیا اور انار بہشتی نذر کیا خواجہ بزرگ کو وقت حضرت
 بسند قرار پیا۔ ان حضرت نے بھی اہل بیت بیداری انار بہشت عطا فرمایا یہ انار لوح طلسم
 تھا برای نام حسنؑ ایسا کہ خطاب خواجہ بزرگ کا عطای رسولؐ ہے اس سے کچھ عرض نہیں کر
 سکا کام عطا ہو گیا اب بے تک سمجھے میں اور اب کیا سمجھے انار یا قطبیت یا صوت مطہر
 یا نصب صفت یا علیت کہ وہ وصف عطا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے جو شہداء کے استقامت
 کہ سنے اور کہنے اور وعید کذب کی لعنت ہو جو فدا رحمت ہے اور ذکر برای رحمت کے ہے جو
 ذکر بطریق ذکر نہ ہو گا رحمت ہو گا طریقہ ذکر کا یہ ہے کہ اوس سے اقتباس کیا جاوے نہ یہ کہ
 غریبیاں و دشمنان کیا جاوے یہ انار دو زمین جہان سیر میں عالم خور و دین آدم ہے بالغ نظر
 علوم انار کے گوشوں اور پہلو اور دالوں سے دانائی اقلیم و ولایت و ملک اعیان و معانی حال
 کرتے ہیں ہر ایک کہ ازادات ہیں ہزار ہا اعجاز میں ہر قطرہ باران کہ است خواجہ بزرگ کا سند
 خرق عادت ہے۔ سمندر ہے سمندر ہے۔ گلستان کنڈ آتے بر خلیل ہا اگر وہ بے باتش ہو
 زاب نیل پہ پختہ مغزان عشق در و شند با خون عقل سے اعجاز خواجہ بزرگ کا تعلق ہے۔
 نہ اہل مبالغہ و سبقتی سے اولایت افضل من النبوت خواجہ بزرگ ولی ولایت آنحضرتؐ
 کے ہیں۔ ولی مشفق ولایت سے ہے ولایت محمدیؐ ایک درخت ہے جسکے ثمر نورس خواجہ بزرگ ہیں
 (۵) کہ است شجرہ۔ جملہ امور ضروریہ زمانہ مستقبلا باخبار و آثارناضیہ بعلم الہی و فہم مطلق
 ثابت ہیں آنحضرتؐ نے برای آزادی صحابی جو باغ لگایا تھا اس میں ایک نخل کی داب حضرت علم
 کی تھی وہ بار بار وہاں آنحضرتؐ سے فرمایا اس درخت کو سے داب تھا حضرتؐ نے عرض کی کہ میں

تو بجز زلف و چہ کبھی نظر آتے

ابن یسین کے متعلق مندرجہ ذیل خاص کے اور فضیلت کے متعلق ابھی جو شک و شبہ کرتے ہیں ان کے لئے
 دیکھو۔ اور کسی شخص کے متعلق شہرت نہ ملے کہ وہ ملک کے اور مصلوین میں سے نہ اسلواۃ تحریک الہامیہ میں جیب راجہ
 اونٹوں کی طرح ہستی اب خواجہ کے فقیران کی خانقاہ سے اس مجاز کی سیدہ حقیقت پر اس حقیقت
 کی حقیقت سے ملے اور پہلے سے سخن شناس نئی ای پس خطا اینجاست (۷) کرامت
 اسدیہ۔ پہلے عبد اللہ الدین خلجی سے جہان اب درگاہ شریفہ بن شیرون کا مسکن تھا۔
 حراز پر انوار خام تھا۔ اہل سنت نے ہرگز چلے آتے تھے سرخ چارہ مرزا شریف پر چڑھاتے اور جہان
 درخت برنا ہے قربانی کرتے اور میثاقی وقت رخصت منت داؤن کو برائے جو ترکا دیتا تھا یہ
 قدیمی بات ہے۔ لہذا جو کہ سنت کو کہتے ہیں جو لنگہ کہتے ہیں یہ ہے۔ اچھا جانور قربانی اور جو ہے
 سے سالہ کہتے ہیں اور میرے حراز اور ہار نذر کو کہتے ہیں وجہ تسمیہ اجمیر کی یہ ہے
 فصل چھ ہمارے عالم عنصریات میں۔ چونکہ عنصر چارہ میں نیر دار تو برہین عنصر خاک اس عنصر
 نشوونما ہے۔ اور زمین تحت لطیفہ اخفی ہے۔ پس تحت لطیفہ قلب و نفس ہی ہے کیونکہ اخفا قلب
 جلا لطیف ہے اور یہ ہی لطیفہ نفس ہے۔ (۸) کرامت تیسری۔ مرزا پر انوار خواجہ بزرگ اجمیر
 شریفین ہے اور روضہ منورہ آنحضرت مدینہ مقدسہ میں موجود ان مرزا شریف اقلیم صین میں ہیں
 سوا کی بان دولون مرزا متبرکہ کے چین میں کسی بی ودلی کا مرزا نامی و گرامی نہیں جہاں مساجد نایاب
 بیت اللہ ہیں۔ مگر مسجد نبوی نایاب خاص بمنہ کہ مدینہ ہے جیسے اسم ذات اللہ و صفات خاصہ جہان
 دیگر مساجد مثل رحیم عام میں مزارات اولیا نایاب عام مرزا شریف آنحضرت کے ہیں اور نایاب مہاب
 خاص مرزا خواجہ بزرگ ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہر مرد و عورت پر یہ علم سفینہ میں ہے
 نہیں ہے یہ علم تو عید و معرفت ہے جو سینہ بہ سینہ لب لباب اور فرمایا لب لباب کہ وہ علم کہ اگر تم میں سے
 وہی نہ ہو تو اس کی نقل آئی ہواری ظاہر و باطنی باہر و باطنی ہر جہاں میں مرکب کیا باز نہ دینے

مرزا خواجہ بزرگ اجمیر (۷) کرامت چوتھی

(۵) کرامت اخیر حمیدہ کو بی سپارہ بکالت نمودی بخشنور خواجہ بزرگ حاضر ہو کر لین فرمادی
 ہو اگر انداختا ہے عظم الغیبت ہے اور حضور پر بد دشمن ہے میں نہیں عرض کر سکتا کہ کیا گناہ در حق
 مجھے ادا نماز رہا ہے کہ جسکے مقابلہ میں بظاہر حکم میری جلا وطنی کا ہوا ہے۔ بندہ ہر دم عطاوار ہے
 یہ کہ کیونکر عرض کروں کہ وہ امر معنوی باطل اور یہ حکم ظاہری حق ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ
 میر خلیفہ و متوال سفر سے قاصر ہے اور بے سپارہ و پناہ حضور میں عاجز نہ پای رفتن نہ جای ماندن۔ از کز
 خود پستیان بادر بالان میدا ملک مجازی سے بدر بار مالک حقیقی داخوان ہوں سہ آبین خواجہ
 سعید الدین حسن مدح خاص اولاد نبی و آل پاکہ بخشنور۔ آب فتنور جہان ہوا در خاقان زمان نہ ظلم
 کر تا ہے حاکم ہے سب سبب آب فتنور۔ خواجہ عثمان کی خاطر خواجہ قطب الدین کے۔ کون ہے فراموش
 مونی کا جز نشا و زمیں۔ چاہہ کنہہ را چاہہ در پیش۔ اہم تیر دعا علی مفسر لیکن ذی شان خواجہ بزرگ
 ہر وقت خواجہ بیت پر پہنچا اہم حاکم گوڑے سے گر کے نشانہ سم قضا ہوا۔۔۔ ناظرین شور فرمایں کہ یہ تیر
 کسی تقریر نہیں ہے۔ غایت عرض نہایت عرض یہ ہوگی کہ مجھ کو حاکم ناحی شہر مدکر تا ہے اللہ تعالیٰ
 سے بر اسناد آچکے معافی چاہتا ہوں یہ مسکین اس سزا کی سنگین کا تحمل نہیں آگئی توجہ سے بجات
 پاسکتا ہوں ہر سہ عبادت کے مستغنون و احسن ہے مگر تقریر تیر تحریر میں میں ہے وہ مطلب ہو جو ہے
 خدائے تعالیٰ سے مطلب نہیں بدتا اور جو اختلاف سے خلاص ہو رہہ کیسی ہی عبارت ہو سراسر لغو ہے
 نظم و نثر کا ادب معافی اور وصیت معافی سے خارج ہونا نہیں چاہئے۔ عام ہے اس سے کہ کسیدہ سے
 مطالبہ اصلی از امتدالی ہو یعنی اصل مطلب سے جو ذکر کرامات سے متعلق ہو ہے طبیعت سے معین کی ہر طرح
 ہو اور لغوی اور شاعری میں ترفع ہو اور موقع اقتباس کا ہر جاد سے۔ ذکر کرامات گل بجادی نہیں ہے
 ہر شاعری اور طوالت پسند یہ ہوا ہے ذکر دین میں مدعا فکر ہے غور فرما ہے کہ ایک یا بیشتر خط سبقت
 ضمیمہ نہایت عجیب جسکی حدود کوہ یکگردل سنگین مانند موم کے نرم ہو اب ایک شعر الکی کر سکتا

(۵) کرامت اخیر حمیدہ

آند درخت جو ممکن نہیں کہ کٹکٹش ہو بلکہ ہشت و ہشت ضروری ہے خدا کے اس عجز و غرور و تشبیہ
 باوقات گرمی و سردی جبکہ بگڑے تنگ ہو اور مرد و عورت بچے پورے جوان تا کون ہند و سامان اور
 و فیض و شریف سب کا ہنگامہ ہو مگر کیا مجال ہے جو ذرا ہی شور و شہر ہو ایک درخت کے پتے بات بگڑنے
 اگر تھانہ باہم و دشمن نہ ہمدرد گوش حس خرق عادت میں عقل کا کیا کام ہے و خل و مقولات سپہ
 مقولات میں قدرت خدا نظر آتی تھی برای العین کچھ ایسا نظر آتا تھا کہ یہ سیریاں بالکل خالی پڑی ہیں
 نربان آمد درخت ادھر ہی ہے جسکے ذک کے لئے نہ حرف میں نہ صورت (۲) بہ نسبت سیریاں کے جو
 جہاں وہ کی و صبح ہے جو نہ محل اجتماع ہے یا بن اعتقاد بہت ہی ترنگہ و سب علیہ و علیہ ایسے
 کمرے ہوتے تھے کہ سب آدمی لائین باغراخت پھر تھے چلتے تھے کیونکہ چند آدمی سے زیادہ کیونکہ
 نہیں چہ تھے (۳) درمانہ چاہے بہ نسبت اس گڑھ کے ہزار حصہ فراخ ہے جس پر چاروں طرف سے پانی
 بھرا جاتا ہے اور طرف آپ کش بہ نسبت آبخورہ کے مشابہ ہوتا ہے جو کیوت چاہے پر معمول سے زائد
 لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں تو باہم تکرار ہوتی ہے کہ ہم پہلے آئے ہیں بہت دیر سے کہ آئے ہیں اب ہمارا ہے
 اس گڑھ پر کہ جو بیکر گڑھ کے ہے آبخورہ سے پانی بہرتے ہیں اور سبوتہ کے بہرنے کو دیر ضرور ہے اور
 آبخورہ بہر اور سبوتہ طبع ہوا آریا بہر گیا تو مافرشتے بہرتے تھے جو یہ بات نہری تھو جہاں لگا آنا
 شکر بہر فراہ دن آدمی کا جمع رہتا (۴) وہ حفر جیسا لبر زیر تہا دیسا ای لبر زیر لکی و زیادتی رہتا
 خواہ بہر و خواہ نہ بہر و عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ جیسا کہ آبخورہ اس سے بہر جادے یا گڑھ خالی نہ ہو
 لبر زیر ہی نہ ہے مگر وہ طبع ہی رہتا تھا (۵) نہ یہاں لگاؤ ہے اور نہ پانی کی سوت کا شمار
 فیض چشمہ و چشمہ تمام سطح جہاں خشک ہے اور اس کے برابر جو دوسرا جہاں لگاؤ ہے اور گرا ہے بہرنے سے
 نہ لگی ہو اور نہ بہرنے سے زیادتی ہو بارہ ماہ جو اس جہاں رہا ہو اور یہ سال رواں ہو اس صورت میں
 اور اس چشمہ کا جاری ہونا چاہئے کوئی نہری جاری نہیں نہ نقصان ہے نہ طغیان خطا چشمہ کا

حاجت ہو جب تو حجب ہے جو ضرورت ہو گا تو رہے زیر آستانہ خواجہ چشتیہ پختہ بہشت ہے (۶)
 چار آئینہ وجود و سر سے حصہ میں پانی جمع ہوتا تھا اوس سے سقے مشکین بہرتے تھے (۷) ایک سال
 انگریزوں نے انجن لگا کر اس جہان راہ کا جو گرمیوں میں خود ٹوٹ جاتا ہے صاف کرنا چاہا پانی نہ ٹوٹا
 لاچار ہو کر چہرہ ڈوبا اور مستتر ہو گئے کہ خواجہ بابا کی کرامات ہے ف اس کرامات کو کیسے نہیں
 کہہ سکتے کہ یہ نہ ذکر طول و طویل ہے اور اس میں جو ذکر ہے وہ مشہور بزرگی خواجہ بزرگ ہے انکی بزرگی کی
 اس میں گنجائش نہیں یہ تو وہ ذکر کہیں گے کہ جبین برائی نام دو ایک سطر ذکر کی کہ اسکی اپنی تفسیر کی ہے
 اور غزل کہنا ضرور ہے اور مشہور تر کرامت خواجہ بزرگ و بزرگ تر خرق عادت یہ ہی کرامت ہے یہ ہی
 نذر اواس میں نہ تو حجت کی گنجائش ہے نہ انکار کی سباحت (۱۳) کرامت بجز یہ - جیب خواجہ بزرگ
 دریای اٹک سے گزرے اوسکی روح سے سوال کیا کہ کیا تجھے کوئی مرد خدا گذرا دے گا کہ کما کما
 دو پہلے پور سے گزرے جسے ایک عبداللہ بسطامی میں اور آؤ ہے آپ ہو - نزدیکان را بیشتر چہرا
 خواجہ بزرگ کو اس ام کا خیال رہا جبکہ عبداللہ بسطامی بخد مت خواجہ بزرگ برای غلامی حاضر ہو گئے
 آپ نے بعد لا حظ فرمایا کہ جبکہ استقدرد و سری کی جو تمہاری تلقین کو چاہئے فرمت نہیں ہے - اگر
 قطب صاحب گوارا کریں تو ادنسے طلب کرو چنانچہ خواجہ قطب صاحب نے غلامی میں قبول فرمایا اور
 بوقت وصال یہ نصیحت کی کہ بالین قبر میری یا میں قبر شریفہ خواجہ قطب صاحب کے ہو چنانچہ یہ ہی
 صورت موجود ہے سر آپ کا نہ پای قبہ حقیقی ہے عالمگیر نے قطب سے بدلاتھا مزار و سامی رہا
 ارادت و کرامت وہ ہے کہ بعالم سیات و محلات برابر ہوں ف اس کرامات میں نہ تو تضمین ہے
 نہ غزل - سخت قافیہ تنگ ہے - یہ کرامت ہی قلم انداز ہے مبانی کی تو ہستی ہی کیا ہے جو دم میں
 باغین کا انکشاف نیست و نابود ہے جو کما لئی رہے رہے جانے (۱۴) کرامت سحابیہ - بستانہ
 خواجہ بزرگ ایک جگہ ہے اوس جگہ جو اہل دل دعا کرے بارش ہوتی ہے ف قریب درخت کمری ایک

(۱۱) کرامت بزرگ

(۱۲) کرامت بزرگ

خزائن و اقطاع جمع ہو کر داریار شہر کی کیا کرتے ہیں شاید یہی جگہ ہو اور بالیو ضلع میں اس کے سحر
مقرر ہوں نہ جلا اقسام کی حاجت و داری کے واسطے جدا جدا مقام مقرر ہیں جنکو ابن العربی
جانشین میں مذکور ذات شریف عننا ہر جو اس تحت طبیعت بخشتی ہے (۱۴) اگر امت سراجیہ -
مقدم سید الطالیف خاندان چشمہ کے خواجہ ابوالحاکم چشمی شامی میں آپ کا حراز راواں شام
سرمد ان موضع حکم میں زیر آسمان ہے سر شام بر سر البین تربت بابرکت ہو این مانتہ گیند رو
کے خداداد نور خود جو چراغ روشن ہوتا ہے صبح صادق کو زیادہ ہوتا ہے اگر گیتی سر
باد گیرد و چراغ مقبلان ہرگز نہیں دفت بدر بارعام بالائی مقام بادشاہ دن کو علم اور شب کو
روشنی نشان دولت و حشمت کی جو کرتی ہے یہ تو گہرا گہرا رات کو چراغ جلتے ہیں - گہرا شامی
ساحب تخت و تاج ہے چراغ مفسر و محکم کو کیا نسبت اور جیہ دنیا کی روشنی کے محتاج ہیں
نتیجہ کی روشنی کی کیوں استیلا ہنسن - روشنی انورہ اسی سلسلہ سے ہے جس کے بشاہی چراغ
روشن ہے - (۱۵) اگر امت خیسویہ حضرت علیؑ کے ارکان سے منہ غنی ترات کی شکایت کی
آپ خود شریف ملے گئے کچھ آپ نے عمل نہیں پڑا داریائی ترات اگر گات مبالغہ کی قدر بانی سے
پیدا عجاز اسوا سچا گیا کہ ان انجمن خواندن کی بڑی کتابان مکہ مدینہ میں ہے درندہ شہر انجمن
ہست عمدہ موقع تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا قصہ قرآن مجید میں موجود ہے حضرت علیؑ
عمر امینؑ اشارہ کیا تا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کام لیا تا انصاف ہی اول اہم جو سید امیر
بیہان ہوا ہے چاہتہ رہے شاعر نے نہ جائے راقم نے الطیبان باعجاز حضرت علیؑ کیا ہے اس میں جو
اشعار اور دین بنجہ ان کے حیات باب و ہوا و احد ہے ایک شخص نے خواجہ بزرگ سے التجا کی کہ
میر نے پسر کہ حاکم نے نامی قتل کیا ہے اس قصہ سے میں بیتاب ہوں خواجہ بزرگ کی شہادت
پر تشاہد ہے سرور زندہ ہو گیا نہ شمر اے اب براہ طباطبائی کہ ہے کہ آپ نے تم بون ہندو

بابت اول نمبر

بابت اول نمبر

عوام ہیں۔ اعمال انکا ایمان ہے دوسرے احوالی ہیں چاعت خاص ہے دین انکا جان نثاری ہے
 سے چراغ اہل دل را روشن از روی تو می بینیم + ہم صاحب دلائل را روی دل سوی تو می بینیم
 (۱۸) کرامت سبعیہ - بغداد میں سات فقیر ملت جو بس کے نہایت درجہ کے قرائن و غایت درجہ
 کے صاحب ریاض تھے۔ ہر ایک اونے بعد چھ ماہ کے ایک جو کہتا تھا۔ عبادت کے کمال کے
 قائل تھے۔ خواجہ بزرگ جب روق افزہ بغداد ہوئے متصرف خواجہ بزرگ وہ ہی حاضر حضور ہوئے
 خواجہ بزرگ نے کفش خود کو آگ میں ڈالا وہ سلامت رہی وہ ساتوں ایمان لائے ت بغداد میں
 اس وقت تک یہ کیفیت موجود تھی۔ تو غلیوں نے یہاں آیت قضا کو نہیں لکھا اور بعض نے ضمن اس
 کرامات میں بھی تقریر جہلانہ لکھی ہے (۱۹) کرامت لاف - خواجہ بزرگ بامراہی عراق کے لشکر
 نامی میں بہرہ شنائی رو سیاحان جلوہ فرما ہوئے مجوسان بقبیلہ شعلہ آتش شعلہ سلاہ میں تھے
 خواجہ بزرگ پہلے لافش فرزوان میں داخل ہوئے اور باین اعجاز گیسر حق دتی رہ گئے اور یہ توحید
 خواجہ بزرگ جو گیسر مشغول بتقلید مجاز ناز تھے متوجہ ہو گئے حقیقتی نیاز ہو گئے یہ غار ہے مسلایہ کس
 ہمشائی پر چھی نظر ہو گئی + خدا کی ادھر کی ادھر ہو گئی + سارے مجوس مسلمان ہوئے لاف کا نام عبد
 اوس کے لکھا گیا نام ابراہیم رکھا ت اور اسے ازل میں مجوسوں کو بقلب نہ مہی موبہ کہتے ہیں اور بوجہ در در ہزار
 کہتے تالیہ دستور ہے اور بڑی پادشائی گرائی ہے وہ بقلب نہ مہی انداز و بسبب زبان گرائی کے کہتے ہیں
 تختہ لاف عربی ہے نہ پارسی گرائی ان الفاظ سے اور نام و لقب پارسیوں سے کیا علاوہ اور
 اردو زبان لاف مختار کہتے ہیں۔ دوم ظہای دین جس وجہ سے مجوس کو آتش پرست کہتے ہیں عوام
 کو اسوجہ سے ظالم نہیں بروی الفاظ ظاہری سمجھ لیا کہ گیسر آتش کو سیدو جانتے ہیں اسی کو گرائی کہتے
 ہیں بوجہ اوستا بلا حقیقت بروی عادت ہو شرک ہے اور عین بت ہے۔ برای بت صورت اور یہ تہذیب
 کی شریعت نہیں ہے۔ فرمایا حضرت نے میری امت میں مجوس ہو گئے یعنی عادت پرست مجاز شریعت

(۱۸) کرامت سبعیہ
(۱۹) کرامت لاف

بزرگ مسافر پر ہفتے میں ایک بار کوئی سید عالم اور سید عقل نہیں طلوع نہاد و تین گھنٹہ کی گزرتی ہے کہ گرجا
 روئے زمین کی ہر جگہ جہاں پر انسان پیدا ہوگا آگے کو خدا جانتے ہیں اس میں تین خدا ہوئے نہ درجہ انکار کہ
 ثابت ہوا ہم تو ایک خدا کو پست نہیں اور آتش ہمارا قبلہ ہے نہ معبود بفرض انکے اگر قبلہ معبود ہوتا تو
 مسلمان بہت پرستہ ہوتا کہ قبلہ انکا ہر جہت العین ہے ایسے ہی حقداد و سفہانہ نام نہادوں کا
 بزرگ تیرہ اہل حق جو کسی کی گلی سے جسکو ان کے تیرے خواجہ بزرگ کی جانتے ہیں خود بالہ و منہ خواجہ
 بزرگ کہ صاحب عالم کی تہہ کیسی تفسیر لوح و قلم و اونی فقیہ بھی سنہ پرینہ لارنگا اللہ تعالیٰ شیخ نور
 اور آنحضرتؐ کیوں فرما دیں کہ جب تم کسی کے دین کی توہین کرتے ہو وہ تمہارے لئے عذر و عذر
 امانت کرتے ہیں اور اللہ برا کہو انکا یا خود برا کہنا سب سے منظرہ بلا نشہ ایزد باہر حق ہے بدورت علمیت
 جو تہہ اور جبکہ قطع نظر جزئیات کلیات تک معلوم نہوں براہ تجارت و مسکراہ ہوا ہم ہے اور
 ہر اہل کوا و سبک مسلمات نہ قابل کیا جاتا ہے تاہنہ مسلمات مستحکم ہر براہ تجارت چند یاقین جو
 فرض کر لی ہیں انکی بنا پر بحث و جوار و لا قوا الا بالہر سبک لپیہ ہی دین سے خبردار نہیں مخاطب
 ہر مسلمان چاہے یا غیر امت اور کفار کی دقت میں حربی بیٹھے نہ شرط شراعت ہمارے جنگ مشرور ہے نہ
 بلا رخصت شہر علی اور دوسری کے عقاید و عبادت سے کچھ بحث نہیں وہ سوختہ ناغین یا مبتلا کہ کچھ
 کریں جبکہ وہ ایمان لاد سے تاقین عقاید تعلیم عبادت کی اور سے یہ بدین و دشمن ایمان کی گئی
 لاعلمی و نا فہمی بزرگوں پر کرانے میں غور فرماتے ہر دینی اور سب سے ہر دینی مساوی کو اپنے الہ میں
 ملاجہ بولا نہایت ہوگی تو کیا نتیجہ پیدا ہوگا قول عالم ختم ہوا کہ سب سے جو بزرگی معرفت دروز عمر
 آتش پرست کہ انکی ہوا ظاہر ہے کہ جو عبادت الہیہ حقیقت کے ہر وہ عادت ہے اور ہر
 رتہ کیونکہ ہر ظاہر باہر ہے اور یاد رہے اندر الہیہ رتہ باہر اعتبار ہوگی آتش پرست
 کہتے ہیں نہ بوجہ انکے کہ آتش کو معبود ہوتا ہے دین انکو کہ فیجہ و جو حقیقت ہے انکو کہ انکی

بزرگ مسافر پر ہفتے میں ایک بار کوئی سید عالم اور سید عقل نہیں طلوع نہاد و تین گھنٹہ کی گزرتی ہے کہ گرجا
 روئے زمین کی ہر جگہ جہاں پر انسان پیدا ہوگا آگے کو خدا جانتے ہیں اس میں تین خدا ہوئے نہ درجہ انکار کہ
 ثابت ہوا ہم تو ایک خدا کو پست نہیں اور آتش ہمارا قبلہ ہے نہ معبود بفرض انکے اگر قبلہ معبود ہوتا تو
 مسلمان بہت پرستہ ہوتا کہ قبلہ انکا ہر جہت العین ہے ایسے ہی حقداد و سفہانہ نام نہادوں کا
 بزرگ تیرہ اہل حق جو کسی کی گلی سے جسکو ان کے تیرے خواجہ بزرگ کی جانتے ہیں خود بالہ و منہ خواجہ
 بزرگ کہ صاحب عالم کی تہہ کیسی تفسیر لوح و قلم و اونی فقیہ بھی سنہ پرینہ لارنگا اللہ تعالیٰ شیخ نور
 اور آنحضرتؐ کیوں فرما دیں کہ جب تم کسی کے دین کی توہین کرتے ہو وہ تمہارے لئے عذر و عذر
 امانت کرتے ہیں اور اللہ برا کہو انکا یا خود برا کہنا سب سے منظرہ بلا نشہ ایزد باہر حق ہے بدورت علمیت
 جو تہہ اور جبکہ قطع نظر جزئیات کلیات تک معلوم نہوں براہ تجارت و مسکراہ ہوا ہم ہے اور
 ہر اہل کوا و سبک مسلمات نہ قابل کیا جاتا ہے تاہنہ مسلمات مستحکم ہر براہ تجارت چند یاقین جو
 فرض کر لی ہیں انکی بنا پر بحث و جوار و لا قوا الا بالہر سبک لپیہ ہی دین سے خبردار نہیں مخاطب
 ہر مسلمان چاہے یا غیر امت اور کفار کی دقت میں حربی بیٹھے نہ شرط شراعت ہمارے جنگ مشرور ہے نہ
 بلا رخصت شہر علی اور دوسری کے عقاید و عبادت سے کچھ بحث نہیں وہ سوختہ ناغین یا مبتلا کہ کچھ
 کریں جبکہ وہ ایمان لاد سے تاقین عقاید تعلیم عبادت کی اور سے یہ بدین و دشمن ایمان کی گئی
 لاعلمی و نا فہمی بزرگوں پر کرانے میں غور فرماتے ہر دینی اور سب سے ہر دینی مساوی کو اپنے الہ میں
 ملاجہ بولا نہایت ہوگی تو کیا نتیجہ پیدا ہوگا قول عالم ختم ہوا کہ سب سے جو بزرگی معرفت دروز عمر
 آتش پرست کہ انکی ہوا ظاہر ہے کہ جو عبادت الہیہ حقیقت کے ہر وہ عادت ہے اور ہر
 رتہ کیونکہ ہر ظاہر باہر ہے اور یاد رہے اندر الہیہ رتہ باہر اعتبار ہوگی آتش پرست
 کہتے ہیں نہ بوجہ انکے کہ آتش کو معبود ہوتا ہے دین انکو کہ فیجہ و جو حقیقت ہے انکو کہ انکی

منہ ڈال کر نہیں دیکھتے۔ نماز آتش سوز نفس ہے اور سکو بے حقیقتہ اور اگر تپتین تپتا کجا نماز کی ہی
خیر نہیں۔ معروف کا عالم نہ ہم فرست خواجہ بزرگ نے کبھی مباحثہ نہیں کیا آپ کا منصب تاثیر ہے۔
نہ تقریر فقہ بہ مجاز اور فقر حقیقت ہے۔ اور ہر شے کی حقیقت ہے قبلہ آتش کی جو حقیقت تھی خواجہ
بزرگ نے برای العین ظاہر کر دیا اگلی آنکھوں پر کما دی اور کاقیلہ آتش کعبہ بنوا جہ بزرگ تھا
کیونکہ آپ آگ میں تھے قبلہ آتش اور سکو جائز ہے جو کہ کعبہ آتش ہو مبتدی کا کیا کفر کیا اسلام جو ایک
حقیقت سے خالی فرسہ بصلوۃ دائم ہے ہنود جو تعبیرات سے غافل ہیں آپ ہی حجت ہیں ہنود
نہ جن زمانہ آدمی علی اہل البشن و ہمیش فوت ایجاد و بقا و افا کا نام ہے ہر نہ صفت کی پوریان اور
دہن کی بنا دی او کی جہالت پر ہم کیوں اچھلیتہ کریں تری دکدر لعنت بہر دو لگو قسطنطنیہ
دولوں جلدوں میں ذکر خواجہ بزرگ ہے مگر جلد دوم میں بیشتر بیشتر تحقیق حکایات غلط الام
بہ تفتیق روایات مبالغین کی ہے اور حصہ دوم میں تری شترانی نا اہل القوان کی ہے جس کا نتیجہ ہنود
صنن کرکات میں ہے اس حصہ اول تذکیر میں اہل مطلب مبالغہ جہاں از استناد و اقتباس
و تحریک تری مبالغین ہے انکی تحریک کہ جو در پروردہ ذکر خواجہ بزرگ میں ہے بقرہ مال پر کفر کہ ہنود
تذکرہ الامام صہ علمی نا فہمی کے متذبذب و طاعون ہوتے ہیں سب بیک جہدی ہیں امر اکو ہم
غربائیں اور تندرستوں کو الم لیقان میر بات آدمیت سے بعید ہے و فرض مصیبتی و ہمدردی
فرمی چہ پہلوی یادہ گئی متوغلان و انداز شر و نظم غرضیان پر توجہ دلائی ہے پہلوی بدعت و دولت
مدعی ہنود و ہدایت ہو سہم میں بدعت وہ ہے جو سنت سے ثابت نہ ہو اور دولت وہ ہے جو کمال
سنت ہو و کینو عرا کو زیور زر و ہوا ہر نصیب نہیں۔ انگ و کیر کا زیور پیستہ ہیں مجلس نو عیظ علما
و تذکیر فقر و محفل مشاعرہ امر ہر شے شیعہ کا خلاصہ یہ محفل قرار دی ہے جو صاحب جہا میں
طبع کر آئیں مگر بنام خود خلاصہ ذکر جو طبع کر آئیں گے نقصان اٹھائیں گے

سخاوندگان دین اور خواجہ اسرار حسرت اور حضرت داود سکندر کلمین مستحق پاک و بیست و آسمان پر ہر شے تھے فرمایا اخلاص ۳۲ جہاں کوئی اشتراک نہ تھا

فصل ششم عالم جنات میں۔ (۴۱) کرامت مسدیه۔ جیسے عرب میں درخت سے عورتوں کی پیری بولتی تھی ویسے ہی اہمیر میں پتھر سے شادی جن بولتا تھاغت آنحضرتؐ نے خالہ بن ولید کو نو نرنا کہ اوس درخت کو قطع کر دین چنانچہ نرنا درخت سے نکل کر لڑی اور قتل ہوئی۔ حبیب خواجہ بزرگ کو شتر بانوں سے اٹھایا آپ اور بھگتہ بھگتہ کہ جہان ارب چلے ہے زیر چہاں تالاب آنا ساگر ہے چہر شکر و نامی سعدی اور لہجہ ہندو کا نقشب اور پر ہیز بانی کا مسلمانوں سے بظاہر ہے خاص کر اوس وقت میں اوجھل مخصوص ہے تالاب آنا ساگر کہ جو اوس کے دین کا چہرہ ہے خواجہ بزرگ کو ہندو مانع ہوئے کہ شادی دیکھ سکے نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ سارا لوگ آئے اور آنا ساگر سے پانی بھر کر لیا چنانچہ وہ لوہا باہر لایا اوس وقت تاج چاہ تالاب کیا پستان عورت درود خشک ہو گیا اگر کمر کمر پڑا خبر جو کیداران و شتر بانوں کو لڑی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا اور تھکے عاید منہ جمع ہو کر جوار لہرہ مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔

فصل ہفتم عالم لایک میں۔ (۴۲) کرامت ملکیت۔ زید کو بزم محبت آنحضرتؐ میں یہودی اٹھوا جن تہا پاکر باندہ اور چاہا کہ قتل کرے زید نے کہا آغوشی یا مہم۔ آواز آئی کا فرما زادہ اس آواز کو سنکر باہر گیا اور قتل ہوا۔ اور زید کو ایک شخص نے کہا لا اور کہا میں جبریل ہوں ہفت یہ کرامت زید کی نہیں بلکہ سبجہ آنحضرتؐ ہے یہ ملکیت و تصرف ہے کہ بخود آواز از کا ب قتل زید معقول تھا نہ یہ کہ اقدام سے رو کر چار ع عقل کا یوں لگ ہوتا ہے۔ ایک روز خواجہ قطب صاحب دہار شاہ دہلی جمع تھے ایک عورت یہ فریاد کی کہ بھگتہ خواجہ قطب صاحب کا سہم نہ نکاح کرتے ہیں اور مان ولفقہ ہی نہیں دیتے خواجہ قطب صاحب نے کہا کہ یا خواجہ دیکھا خواجہ بزرگ مہرود میں اور فراتے ہیں اسے بچے کو نطفہ خواجہ قطب صاحب کا سہم اوس بچے نے عرض کی آپ کو روضہ میں ہے کہ حاسدون نے میری بان کو طعہ کر کے ہتھکڑیاں پہنائیں خواجہ قطب صاحب پر کرائی سے سعادہ عورت زمین میں سما گئی اور بعد قہر موسیٰ اور نون شہزاد

اور خواجہ بزرگ کو ہندو مانع ہوئے کہ شادی دیکھ سکے نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ سارا لوگ آئے اور آنا ساگر سے پانی بھر کر لیا چنانچہ وہ لوہا باہر لایا اوس وقت تاج چاہ تالاب کیا پستان عورت درود خشک ہو گیا اگر کمر کمر پڑا خبر جو کیداران و شتر بانوں کو لڑی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا اور تھکے عاید منہ جمع ہو کر جوار لہرہ مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔

حسین کہیں اور اج کو جا رہا ہے اطلاع دینا چاہی میرے ہور مشورہ کہ کے حاضر ہو
 خواجہ بزرگ ہوسے ف نگاہ ہے کہ اشرف سے اپنے خواجہ بزرگ کو بشارت دی کہ ان پر کبیرا اور
 اتفاق سے خیر دار رہا اول جادو کینے میں ہشت تویہ والہ اشرف بیٹے الہ شکر خواہ کوئی حلال سمجھو کہ کوئی
 حرام نام پڑا اس سے کہ وہ جاہل اور اچھاپ سے کہنے سے کھڑے ہو گئے کمال حلال اور ناقص حرام
 طیب حادق کوئی ہوتا ہے باقی سب نالائق ہیں مگر اپنی جہاں کو کون کھٹکی بتاتا ہے اس عظیم اتویہ
 اعجاز و استدراج وغیرہ سب میں غرہ اچھا دوسرے کے لئے منتظر سفلی سکھ میں لینے جس کے خلاف طبعی روایت
 وہ جادو سے غیب کلام الہ کو کھڑے کرتے تھے غور طالب یہ ہے اور یہ کہ قول میں پھر وہ صاحب
 طبیعت اس کے لئے جادو کے کلام پر اثر نہ ہو سکے اور جو میری لفظ جادو حاجی بوسے تو موافق اس کے
 مہینہ عرفی ٹرنت کفر کے ہو گئے تو اس سے پہلے مشک کا حال دریافت کرنا ضرور ہے بہت بے ایمان
 ایسا نڈاروں کی سی باتیں کیا کرتے ہیں یہی اور ہے کہ کلام الہ کو سننے کو نہیں سننے لگے کہ کوئی حلال
 بولتا ہوگا اور شاعر کو بچنے فرنی بولتا ہے مشک کے معنی کا چاہتا ضرور ہے نہ معنی کلام کا گو معنی کلام
 طیب ہوں مگر مشک تو خفیث ہے کیا تم نہیں سمجھو کہ عالم اسماء الرجال کو واسطے ہے خوب سمجھ کر بولنا
 کی راہ سے کیا نہیں سمجھو ہاں سے روایت کا اتویہ نہیں سمجھتے بڑی خطائیں کرتا ہیں
 کہ اگر کہیں کے حال کی تحقیق نہیں کرتے اور ذکر شریف میں بسم اللہ غلطی کی برباد گناہ لازم بہت احوال
 مطہق و فاسق و فاجر اور اشرا سے فرارین کہو اگر اراج کہتے ہیں ایک ہندو نے کتاب میرزا جہ
 بزرگ میں کہیں ہے اوسے اشرف کا منشی ایسا خوش زخم تنگ حضرت عمر فاروق کی اذیت کی تفریح
 کر کرتے تھے جب آپ نے تنگ وہ تفرانی سے اسیر نہ کیا کہ ان کے منشی کو موت دے دی جادو سے کیا نہ
 خوشحال کو یہ ہشت میں خوش حال کو ہشت میں خیر میں خیر میں خیر میں خیر میں خیر میں خیر میں
 مطہق کوئی چیز نہیں کتا کا مذاق انکا ذاب و مہر خیر خیر خیر خیر خیر خیر خیر خیر

عقل و شعور سے دست بردار ہوئے ہو اور یہ کہنا کہ منادی کہیں ہوتا ہے اسکو نہیں دیکھتے کہ کون
 دیکھتے ہیں صحیح منطوق ہے احکام عام اور اسرار خاص میں کجا علم عبادت و محنت اور کمان علم
 ریاضت و محنت اسکو قیاس مع الفارق کہتے ہیں دویم خواجہ بزرگ صاحب علم لائق ہیں
 اس سے پہلے کے کشف و کرامات ثابت ہیں اور اعلیٰ درجہ کے اور امر مشورہ چوکیداران کا انکشاف
 ادنیٰ امر ہے اور چوکیداران پر توڑ کا تصرف موجود تھا اور کشف امر ابتدائی ہے اور کرامت
 امر انتہائی کرامت کو کشف لازم ہے۔ اوں کے مشورہ کا حال خواجہ بزرگ کو معلوم نہیں بقیہ از قیاس
 ہے عقل کیا چرنے لگی اسے عدم کشف خواجہ بزرگ باطن و بشارت حاصل تحصیل لاطاعہ و محنت
 یہ محنت لائیں کہ یہ بشارت بجز احتیاط ہے۔ اول تو مزید احتیاط کی اور بہت جگہ تین تین
 باقی الضمیر حکم فلسفی وغیرہ۔ دوسرے حاصل مطلب فوت ہوتا ہے خواجہ بزرگ کے کشف سے دوسرے
 انکشافات شہا سے بشارت اہل ہراد کو ہے جیسا خواجہ بزرگ نے چوکیداران سے بتاؤ کیا ویسا ہی
 بتاؤ کرنا چاہئے بات بات میں رات دن کا پیہر ہے وہ بات ہیں بہ لا ہون تو بعد غراسے گویا بات
 ہے اور بے اثر ہی نہیں ہے کمر جو مشکلم با اثر ہوگا تو اثر اچھا پیرا ہوگا جو اہل ہراد کو اثر بد پیدا
 یہ ہی وجہ ہے کہ ظلم ہے عمل کا عام پیرچہ ہو گیا ہے ایسے سننے سے نہ سنا بہتر سے مزا بخیر تو انہیں
 بد مرسان۔ یاد اسکو کہتے ہیں کہ نہ ہوئے آپ تو اسکو چھوڑو بکلیاڑ سمجھتے ہو گے بد شمتوں کو بیکار
 نصیب نہیں ہے سیاہ بھان قسمت را پیہر سودا زہر کالی + خضر از آب حیران نشہ می آرد
 سکندر را + یہ قول بزرگوں کا یاد ہے کہند ہم جہنم میں جہنم سیرداد + بکو تر باکو تر با با باز +
 فتنہ حاجت کا تمام کرنا ہے۔ الفرض چوکیداران نے خواجہ بزرگ سے عرض کی کہ ہماری امید تو یہ
 کہ آپ ہم میں رہیں تاہم کو بہت خدمت آپ کے عزت حاصل ہو آپ کا کرم ہو کو یقین دلاتا ہے کہ آپ
 نا امید نہ فرمائیں گے خواجہ بزرگ نے فرمایا عرض تمہاری قبول ہے ہم یا مراد ہی اچھی کر جاتے ہیں

ثابت ہیں کہ کوئی شخص کو لاکھ خوان ہی نہیں کر جاتا ہے اور اس سے لاکھ خوان ہونے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے

ایکے حواری نے دیکھا کہ ہر ایک نے دیدہ کی رالی ہستی سے اپنے بزرگ سے خواہ بزرگ کو پیش کیا
 بتاتے ہیں ایسے نالائقوں کا یہی جواب ہے عاقلان خودی دانند ان ابن ترایون اور تعلیموں
 نے نہیں حاصل ہوتا تھا تو خواہ بزرگ کو فیض سے نہ پہنچ سکتے جو کہی وادہ ہی میں تھکا ہوا ہو
 بزرگ ایک چلے بنا کھا ہے یہاں تو خواہ بزرگ کھانا تابت سے نہ مگر موضع سمانا علاقہ پٹیاں ہیں
 رعایت اسم سمانا چلے بنا لیا ہے کجا رہے گا کمان بویہ سمانا عقل سے کو کام ہی نہیں اور نہ ظاہر
 کہ چوکی رہا اور یہ ہوتی ہے نہ در میان حد و کج چار سو ہیں مانا کہ خواہ بزرگ اس جگہ کو
 ہون عرض از اس سے کہ چوکی گالیا علاقہ اور چلے گا کیا اخلت سے خواہ بزرگ اور چلے گا کیا
 آنا سا کہ پر جو چلے ہے وہ محل سکونت خواہ بزرگ ہو نہ مقام زکوۃ محل اور داتا بروز حرۃ بیلانی بجای
 صاحب حضرت کے ہوا جاتا ہے اور کچھ بخش لقیہ ہو یہ قلم سے نہ نام کی سے کہ خواہ بزرگ نے بوقت
 رویت شہکات کے کچھ بخش فرمایا فرمائی کہ دم پس کچھ بخشیدہ متعید ترکیب مغربی ہوا میں سے عقل
 خواہ بزرگ سے مخدوم صاحب ہی سمون رہے اور یہ ہی مانا کچھ بخش بیٹھے قاعدت فرمایا۔
 اسکے استعمال کے حال اندر میں سے نہ جانا تاہم غرض ہوتی۔ (۴۵) کہ امت غوریہ پہلے
 تشریف آوری خواہ بزرگ سے سلطان شہاب الدین غوری پر تہی دہلی و پتھورای اجیر یعنی خلیفہ
 غوری و شیخ الاسلام نہ رہی ہوا ان سے شکست پانچکا تھا جب خواہ بزرگ رونق افروز ہوا
 ہوئے سلطان و موصوف سے خواہ بزرگ نے کچھ کا خواہ بزرگ نے کم باندھی اور تاج سے پر کما اور پر تہی
 و پتھوراکو میر سے اور دوسرے گون کر کر شمشیر پر ہندی اور فرمایا کہ ان دونوں کا سر لے کر آؤ
 سر قلم کرو اور پھر کہ سلطان موصوف نے فیج کشی کی اور ہر تہی اور پتھورای پر پڑھ
 اور بعد جنگ کے دونوں مارے گئے سلطان موصوف بشکرت فتح اولی برای تقدیر ہی خواہ بزرگ
 اجیر حاضر ہوا اور دھڑک دھڑک خواہ بزرگ کے تکرار کیا اور آنحضرت ص نے خواہ بزرگ کو

سبکی اور دہلی پتھر آواز اور دہلی کو کلاکسید و تکیہ و تکیہ سے یہی کہ پتھورای (۴۶)
 (۴۷) کہ پتھورای اور دہلی کو کلاکسید و تکیہ و تکیہ سے یہی کہ پتھورای

بشارت شدی که اسامی اینترامنتی الهم کو قبولی کرد و گفت که من که فرمایا میری سنت کو ادا کرو
 اور جسے سنو فی کی صراحت کی کہ برادر بزرگوار جو چاہے دستور اسوقت سے کہ ملک کا خطاب دیکر صوبہ دار اور جمیع
 کیا گفت ملک خطاب بنیالشت کفر اسبہ اور سلطان موصوفت سے درہی بنی قلیب الدین ایسیکا کو
 بادشاہ کیا اور خود رداہ خراسان ہوا و جب خبر تین مقام سلطان موصوفت کی ہوئی ہنوز ان اجیر
 پاس راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلسلہ در معنی مسلمان ہے سب
 بے دین کر کے اسبہ فقہ کو تاد لڑائی میں ملک کو سلسلہ مار گیا اور اجیر بہیم راجہ مسلمان ہوا غور
 فرما کہ خواجہ بزرگ تھنا اسل مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیکر لایا الہ باد صحت چاغت خندہ
 سببیتا مخالفت ہوا ام کس درجہ کو چوینچہ اندین صورت کو ابات خواجہ بزرگ کی قوت پیدا اور تعداد
 بیشتر سے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہوتی جزو میں جب قلیب الدین ایسیکا نے سنا فرج کش
 کیا ہا بہیم راجہ کو قتل کیسکہ اجیر قلیب کیا اور بنا پر فرج فساد آئندہ باجاست خواجہ بزرگ مردار
 اجیر مسلمان ہنوز کیا فساد ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے
 ہیں نہ قلیب و دشمنوں کا اور انکو الہتکین سے لگے تا شہاب الدین غوری لڑایا جسے راستہ میں
 اس اندیر کیا کہ کو لا خط کرنا چاہتے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام تمام کے مرے ہوئے کو کہتے کہ کوئی
 روئے کے این خان تمام آفتاب ست ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے
 خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کردہ ملی کہ نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجیر لڑی بعدی میں
 تاکر لگو پر علم اسلام محمدی نصیب ہوا اور جسے حصہ دین بر دشمنی ولایت احمدی تار کی ظلمت
 دوہوئی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلند میں اسان کے قلاب سے لاسے میں ہنوز دن کی کوئی
 عین کو ہی شیون میں لایا یہ نیاد سنگ سے حضرت نے ادا ہی سنت کو فرمایا اپنے نکاح کرنا میری
 سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تحبہ کو کہ خواجہ بزرگ تمام در خاص کے سنت

اور جسے سنو فی کی صراحت کی کہ برادر بزرگوار جو چاہے دستور اسوقت سے کہ ملک کا خطاب دیکر صوبہ دار اور جمیع کیا گفت ملک خطاب بنیالشت کفر اسبہ اور سلطان موصوفت سے درہی بنی قلیب الدین ایسیکا کو بادشاہ کیا اور خود رداہ خراسان ہوا و جب خبر تین مقام سلطان موصوفت کی ہوئی ہنوز ان اجیر پاس راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلسلہ در معنی مسلمان ہے سب بے دین کر کے اسبہ فقہ کو تاد لڑائی میں ملک کو سلسلہ مار گیا اور اجیر بہیم راجہ مسلمان ہوا غور فرما کہ خواجہ بزرگ تھنا اسل مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیکر لایا الہ باد صحت چاغت خندہ سببیتا مخالفت ہوا ام کس درجہ کو چوینچہ اندین صورت کو ابات خواجہ بزرگ کی قوت پیدا اور تعداد بیشتر سے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہوتی جزو میں جب قلیب الدین ایسیکا نے سنا فرج کش کیا ہا بہیم راجہ کو قتل کیسکہ اجیر قلیب کیا اور بنا پر فرج فساد آئندہ باجاست خواجہ بزرگ مردار اجیر مسلمان ہنوز کیا فساد ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے ہیں نہ قلیب و دشمنوں کا اور انکو الہتکین سے لگے تا شہاب الدین غوری لڑایا جسے راستہ میں اس اندیر کیا کہ کو لا خط کرنا چاہتے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام تمام کے مرے ہوئے کو کہتے کہ کوئی روئے کے این خان تمام آفتاب ست ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کردہ ملی کہ نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجیر لڑی بعدی میں تاکر لگو پر علم اسلام محمدی نصیب ہوا اور جسے حصہ دین بر دشمنی ولایت احمدی تار کی ظلمت دوہوئی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلند میں اسان کے قلاب سے لاسے میں ہنوز دن کی کوئی عین کو ہی شیون میں لایا یہ نیاد سنگ سے حضرت نے ادا ہی سنت کو فرمایا اپنے نکاح کرنا میری سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تحبہ کو کہ خواجہ بزرگ تمام در خاص کے سنت

نہ عقد تیسرے وقت بہ سنت اگر عام ہے تو دعویٰ کو خاص نہیں اپنے مطالبہ اور دشمن کی فتنہ
 خوب سوچتی ہے پورے بہائی گمراہ کئے آپ کے پیشوا کی تحفین باطل ہے عقد چارم شریعت علی اکل
 حلال صدق مقال وغیرہ کے جائز نہیں ہے نازہ توحید کی سنت نہیں ہے اسکا پڑنا تو کجاء غبت ہی نادر
 ہے اور اصل سنت مصطفیٰ ترک دنیا ہے اسکے تو نام سے موت آتی ہے کجاء غبت اس طرف رغبت
 کیون نہیں فرماتے حضرت کان کول کر سن لیجئے غیرت دنیا کی ناک چڑ سے کاٹ ڈالی ہے آخرت میں
 بشارت سنت بمقدمہ جاریہ عقیقہ کے دی ہے یہ وہ سنت آنحضرت کی ہے کہ جسکو انجمن معصومین
 نے ادا کیا ہے اماموں کی اہلیہ مبشرہ میں آنحضرت سے جو کج حضرت بی بی شریانوہ حضرت بی بی آمنہ
 بشارت ثابت ہے فرمایا آنحضرت نے دلہ جاریہ طاہرہ اور انجیب ہے یہ مشرف عام نہیں خاص ہے جاریہ
 ملک تام ہے نہ ناقص اور حضرت بی بی صاحبہ موصوف کے مقدمہ میں کہ جسے عقد جائز نہیں اور آپ کی
 فرمایا تو سنت قبول جاریہ ہو یا دیگر اور جو قوم میں سنت کی کمر سے وہ کافر ہے انطباق حضرت بی بی امینہ
 شاہ عراق آخری بادشاہ خاندان ساسانیان میں وہ بھی جہاد میں آئی بہنیں اور جسے حضرت ابام زین الع
 میں جو کہ منجانب مادر شریفہ حقدار شاہی ظاہرہ و منجانب پدر مستحق سیادت معنویہ میں البسہ ہی اولاد خواہ
 بزرگ کی حضرت بی بی صاحبہ مجددہ سے ہے چنانچہ مفصل تحریر ہوگا (۳۸) کرامت ششمیہ قطع نظر
 از دیگر ناقلین مولف معین الدلیہ کے تحریر پر استعجاب ہوتا ہے کہ مثل دیگر شریا کیسے لکھا کہ خواہ
 بزرگ نے ایک لڑکے کی نسبت فرمایا کہ یہ بہ بادشاہ دہلی ہو گا وہ ہی لڑکا سلطان شمس الدین التمش
 ہوا یا نذر اور دن کے وقت تیار کج گود ہول میں لایا اور سیر کی مٹی عزیز کی سلطان مروج نے خود لیا
 کہ میں امیر تھار کا غلام تھا اسنے چھک داسطے لانے انکوں کے بھیجی راستہ میں دام گم ہو گئے کہ جو ہم عمری
 و خوف آقا کے انکوں داسے کی دوکان پر رونے لگا ایک فقیر نے مجھ کو انکوں دلائے اور یہ فرمایا کہ جیتے
 بیکر تھامہ اور خاطر درویش کہ وہ کہتا بعدہ میں نکلیا اور اسے فقیر کو بین آیا یہ امیر فقیر اور دست تھا

گو اس میں نقصان ہو صاحب الحان جانین یا نہ جانین داخل الحان شریعت نہیں ہو سکتا ورنہ لازم کہ اس میں کجی ہو

اور اکثر محفل سماع شیعہ ہوتی تھی اور قاضی حمید الدین میر مجلس ہوتے تھے اور میں خادم مجلس
ہر ایک فقیر جبکہ بیچارہ ایک دیکھتا تھا اور قاضی صاحب نے یہی چھکو بشارت شہابی کی دی تھی
اور حضرت جب سلطان شمس الدین التمش پادشاہ دہلی ہوا تھا یہ پادشاہ غلام خواجہ بمبش
بشارت فقیر بخارا ایسا پارسا ہوا کہ امرائین کیا علمائین کوئی یار سا نہیں ہوا آدمی ریاست کی
ایک کوڑی زمین لی اور صرف ابھرت کتابت قرآن میں گذران کی ایک سو تھہ انکی اہلیہ نے یہ کہا
کہ میں تمہارا سب کار و بار کرتی ہوں ایک خادم ضرور ہے پادشاہ نے کہا کہ اپنی تو گذر نہیں ہوتی
چہ بھائی خادمہ قاضی صاحب پر موقوف چسپاں مریخ خلیق ہوئے علما کو حسد ہوا اور درپردہ شہریت
اپنے حسد کو یوں نکالا پادشاہ سے کہ آپ کے عہد شہریت میں اس فعلالت کا بڑا دست ضرور ہے۔
قاضی صاحب پچیسے علما طلب ہوئے لاہور والہ الدین و لاہوری الدین نے قاضی صاحب سے یہ سوال
کیا کہ سماع حلال ہے یا حرام آپ نے فرمایا اہل قبال کو حرام ہے اور اہل حال کو حلال ہے پادشاہ
کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا بشارت فقیر کی یاد نہیں شاہ سے کہا یاد ہے پیر علما کو تنہا دیکھ کی اور
قاضی صاحب کی توقیر و دیگر شہرے تیرکمان کے ایک چرخ لگا کر میں پس لے کر کوئی مخالف
گرفت کرے تو کیا جواب ہو سکتا ہے ناظرین القضاۃ ہر ایک شاعر کی کتاب میں ذکر کرامت مذکور
مع تاریخ فرشتہ کے دیکھئے۔ نمبر دوم ۱۰۰۔ کرامات عمالیہ (۱۰۰) کرامت مجاورہ بعد سلطنت
پہلوان و اجدیال میں مشورہ ہو کر یہ ماتہ قرآنی لکھی کہ خواجہ بزرگ بڑا تراجم میں تہوار کا عت
بہادران جاکر فقیر کا شہید کرے اور جو چارو سے مجبور ہے تو اجدیال اپنی کرامت سے مقہور کرے
بہر دو تقدیر فقیر کو نیست و نابود کرنا اور ہونا ضرور ہے پس تہوار مع جھانچت بہادران جب خدمت
خواجہ بزرگ پر پہنچا سب اندھے ہو گئے اور اپنے اندھے سے توبہ کی بنیاد پر مقرر مقرر اجدیال
ہو گئے۔ (۱۰۰) کرامت مکابره۔ جب اجدیال نے دیکھا کہ اپنے معلوب ہوا اس نے اپنے

اور میں نے یہی چھکو بشارت شہابی کی دی تھی اور حضرت جب سلطان شمس الدین التمش پادشاہ دہلی ہوا تھا یہ پادشاہ غلام خواجہ بمبش بشارت فقیر بخارا ایسا پارسا ہوا کہ امرائین کیا علمائین کوئی یار سا نہیں ہوا آدمی ریاست کی ایک کوڑی زمین لی اور صرف ابھرت کتابت قرآن میں گذران کی ایک سو تھہ انکی اہلیہ نے یہ کہا کہ میں تمہارا سب کار و بار کرتی ہوں ایک خادم ضرور ہے پادشاہ نے کہا کہ اپنی تو گذر نہیں ہوتی چہ بھائی خادمہ قاضی صاحب پر موقوف چسپاں مریخ خلیق ہوئے علما کو حسد ہوا اور درپردہ شہریت اپنے حسد کو یوں نکالا پادشاہ سے کہ آپ کے عہد شہریت میں اس فعلالت کا بڑا دست ضرور ہے۔ قاضی صاحب پچیسے علما طلب ہوئے لاہور والہ الدین و لاہوری الدین نے قاضی صاحب سے یہ سوال کیا کہ سماع حلال ہے یا حرام آپ نے فرمایا اہل قبال کو حرام ہے اور اہل حال کو حلال ہے پادشاہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا بشارت فقیر کی یاد نہیں شاہ سے کہا یاد ہے پیر علما کو تنہا دیکھ کی اور قاضی صاحب کی توقیر و دیگر شہرے تیرکمان کے ایک چرخ لگا کر میں پس لے کر کوئی مخالف گرفت کرے تو کیا جواب ہو سکتا ہے ناظرین القضاۃ ہر ایک شاعر کی کتاب میں ذکر کرامت مذکور مع تاریخ فرشتہ کے دیکھئے۔ نمبر دوم ۱۰۰۔ کرامات عمالیہ (۱۰۰) کرامت مجاورہ بعد سلطنت پہلوان و اجدیال میں مشورہ ہو کر یہ ماتہ قرآنی لکھی کہ خواجہ بزرگ بڑا تراجم میں تہوار کا عت بہادران جاکر فقیر کا شہید کرے اور جو چارو سے مجبور ہے تو اجدیال اپنی کرامت سے مقہور کرے بہر دو تقدیر فقیر کو نیست و نابود کرنا اور ہونا ضرور ہے پس تہوار مع جھانچت بہادران جب خدمت خواجہ بزرگ پر پہنچا سب اندھے ہو گئے اور اپنے اندھے سے توبہ کی بنیاد پر مقرر مقرر اجدیال ہو گئے۔ (۱۰۰) کرامت مکابره۔ جب اجدیال نے دیکھا کہ اپنے معلوب ہوا اس نے اپنے

اور میں نے یہی چھکو بشارت شہابی کی دی تھی اور حضرت جب سلطان شمس الدین التمش پادشاہ دہلی ہوا تھا یہ پادشاہ غلام خواجہ بمبش بشارت فقیر بخارا ایسا پارسا ہوا کہ امرائین کیا علمائین کوئی یار سا نہیں ہوا آدمی ریاست کی ایک کوڑی زمین لی اور صرف ابھرت کتابت قرآن میں گذران کی ایک سو تھہ انکی اہلیہ نے یہ کہا کہ میں تمہارا سب کار و بار کرتی ہوں ایک خادم ضرور ہے پادشاہ نے کہا کہ اپنی تو گذر نہیں ہوتی چہ بھائی خادمہ قاضی صاحب پر موقوف چسپاں مریخ خلیق ہوئے علما کو حسد ہوا اور درپردہ شہریت اپنے حسد کو یوں نکالا پادشاہ سے کہ آپ کے عہد شہریت میں اس فعلالت کا بڑا دست ضرور ہے۔ قاضی صاحب پچیسے علما طلب ہوئے لاہور والہ الدین و لاہوری الدین نے قاضی صاحب سے یہ سوال کیا کہ سماع حلال ہے یا حرام آپ نے فرمایا اہل قبال کو حرام ہے اور اہل حال کو حلال ہے پادشاہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا بشارت فقیر کی یاد نہیں شاہ سے کہا یاد ہے پیر علما کو تنہا دیکھ کی اور قاضی صاحب کی توقیر و دیگر شہرے تیرکمان کے ایک چرخ لگا کر میں پس لے کر کوئی مخالف گرفت کرے تو کیا جواب ہو سکتا ہے ناظرین القضاۃ ہر ایک شاعر کی کتاب میں ذکر کرامت مذکور مع تاریخ فرشتہ کے دیکھئے۔ نمبر دوم ۱۰۰۔ کرامات عمالیہ (۱۰۰) کرامت مجاورہ بعد سلطنت پہلوان و اجدیال میں مشورہ ہو کر یہ ماتہ قرآنی لکھی کہ خواجہ بزرگ بڑا تراجم میں تہوار کا عت بہادران جاکر فقیر کا شہید کرے اور جو چارو سے مجبور ہے تو اجدیال اپنی کرامت سے مقہور کرے بہر دو تقدیر فقیر کو نیست و نابود کرنا اور ہونا ضرور ہے پس تہوار مع جھانچت بہادران جب خدمت خواجہ بزرگ پر پہنچا سب اندھے ہو گئے اور اپنے اندھے سے توبہ کی بنیاد پر مقرر مقرر اجدیال ہو گئے۔ (۱۰۰) کرامت مکابره۔ جب اجدیال نے دیکھا کہ اپنے معلوب ہوا اس نے اپنے

راستدرج میرے سبیل ہر دوحایت و خات کو سحر کر کے ایک طرف سے عقب درستی طرف
 انفعی کا دل تیسری طرف سے چکر خوتی طرف سے بالوں کا بادل خواجہ بزرگ پر چاڑی کیا آپ
 مشت خاک بطور حصار کے پہنکی چکر و عقب ہر گرا اور مار و تان با یکدیگر شعلہ فشان ہو کر خاک
 ہو گئے اس خاک سے جو درخت چتر اول دیر پا پیدا ہوئے وہ تریاک مار و عقب تیرہ کے ف
 تضمینات و ترویجات و اشارات کو ترک کیا ہے ناظرین خود غور کر لیں (۱۳۴) کرامت طرانیہ
 جب اچھیال مروج ہوا جان بچا کر مہنگا اور مثل باد صحر کے ہوا میں بادیران ہوا خواجہ بزرگ
 نقش کو اشارہ کیا وہ آنہ ہی ہوئی ولسر کوئی اچھیال کو دربر و خواجہ بزرگ کے حاضر لائی اور وہ
 مسلمان ہوا نام اوسکا عبداللہ رکھ کر نیابت حضرت الیاس میں خواجہ بزرگ نے داخل کیا بت
 ڈائی دیو کا جہو پڑ گیا اچھیال کا ترنگہ کوئی اچھیال نہوا یہ جوگی حضور خواجہ بزرگ حضور ہوا
 مشہور ہے کہ دینی دلی آسمان پر بین بالائی فلک ہنضم حضرت ادریس و پلسر خواجہ بزرگ کو
 بین اور آسمان چہارم حضرت عیسیٰ و نبیر و پیران پیر اور دینی دلی از بین حضرت حضور
 ابراہیم ادریم در بین اور حضرت الیاس و حضرت عبداللہ خشکی میں یہ سب بعزت و حرمت حضرت
 امام مہدی علیہ السلام و امام بین مشہور ہے عبد اللہ بن ابیانی - بھوکے کو ان بیانیہ سے کہ پانی (۱۳۵)
 کرامت تبلیغیہ - یعنی کہ اچھیال کے خواجہ بزرگ نے پتھر را سے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی ہلا کر
 کہ جو فہان ایمان ہی ہے اور بڑا توفیق تو ہم کو یوں ہے ایمان ہوتا ہے کہ خواجہ بزرگ کو
 پانی کا زمین پر ڈال دیا سب چشمتے پیرا ہو گئے - اور ان ٹون کو گولی دیا راجہ و پیران
 شمشیر فقیر شیخ میر علی شہاب الدین غوری ہے مختصر حکم کرامات علمیہ (۱۳۶)
 کرامت نفسیہ - ایک متناقض بعض شہادت خواجہ بزرگ خفیہ یعنی ایک حاضر ہوا بار بار
 تاترا کر بے قابو رہتا تھا جب دل میں بہت بوج ہو اوس سے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ تم

کرامت طرانیہ (۱۳۴) خواجہ بزرگ نے پتھر را سے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی ہلا کر
 کرامت تبلیغیہ (۱۳۵) یعنی کہ اچھیال کے خواجہ بزرگ نے پتھر را سے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی ہلا کر
 کرامت علمیہ (۱۳۶) مختصر حکم کرامات علمیہ ہے مختصر حکم کرامات علمیہ (۱۳۶)

آسمان سے گری تو جو زمین پہنچی اگر کوئی انصاف غلامی سے عمل سے نکلا غفرانی پر عرضی اوستی
 چراست کی ہو یا پر یاد رکھو نسبتاً عجیب و غریب و متن کرکے ایمان ہے اور برحقیت خدا پر ایمان مضبوطی
 مامور ہو گیا اور سزا کی طریقہ دیا جو اس کے کل جہد یا کثرت شہادتوں سے کوئی سہ نہیں دیا
 کرنا کہ حضرت اکبرؑ فرمایا اللہ اور صاحب طریق کی وجہ کیا ہے یہ آپ کے عبادت و زہد تو دوسری باتوں
 مندرجہ اور دوسرا عبادت و زہد کے معنی باقی ہیں، برہدی کتاب جو کر کے کر سکتا ہے آپ کی کیا حاجت
 ہے اور جو آپ یہ نہ کہ بار شہادہ کے تجلیات و مشاہدات ہو تے ہیں نہوالمزور علی اور حبیب
 نقصان لائے شے موجود ہو چکے کمال معدوم ہیں۔ بسا اوقات معلوم کس خیال خام و خواب خروش میں ہو
 غور کرو و پدرم سلطان بود ترا زین چہ با آگہ آپ کے پیر حجازی صاحب ابدان ہیں یہ آپ کو کیا قولہ تعالیٰ
 ہر جن و انس پر میری معرفت فرض ہے اور ہر ایک میں استعداد معرفت کی حسب وسعت نشانات
 ہے اور فرماید اِنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ لِّلْاِنْسَانِ اَلْمَصْنُوعِ اور آنحضرتؐ نے فرمایا میرا عمل کیسے فایا یا نہیں
 دیکھا۔ اور حضرت سیدۃ النساءؑ نے فرمایا کہ نبوت رسول ہونا کام نہ آد گنا عمل عمل کرو صحیح حقیقی
 بغیر نسبت آنحضرتؐ تجلیات افراد ان مشاہدات نمایان نمازین ہوتے تھے جنکی وجہ سے بحال
 عجیب و غریب کامیاب ہو گئے کیا ہوا جو قبضہ ارکان ہوا ربنا جان کہان ہے اور ہر
 تابعین و اولیاء اکابرین انہیں تجلیات مشاہدات کی نوع ضرورت کو طریقہ ذکر و فکر پیدا ہو گئے
 سابقین نے قواعد ارکان کو لکھا لائقین نے ضابطہ کار کو۔ لاکھ لکھو تحریر سے کچھ فائدہ نہیں
 بسم اللہ نادر و احیای عناصر نہ بیداری لطایف کتب تصوف میں مصروف ہیں الغرض
 آنحضرتؐ انہیں تشریح ہے جسکا ترجمہ غریب و نواز ہے۔ اور نایب کا متصف ہونا امر واجب
 اور بہ صفت خاص متصف ہونا اولیٰ علیت کی ہے عجز و بندگی ہے جو علم و اخلاص کو انما
 تو حکم و تدبیر اور صلیب امر و توقف ہے اور مشیہ رحم کے اصحاب کرنے شے کیا

فصل ہفتم در بیان مقام و منزلت آنحضرتؐ
 آنحضرتؐ کی شان و منزلت کی طرف اشارہ ہے جو کلام جامع ہو و صفات شریفین سے ترسے و گھبرا سکے کہ ان کی شان و منزلت کی طرف اشارہ ہے

آگاہی خواجہ بزرگ درویش میرین کہ سخی رفاقتہ بین دو قرن ابراہیم قندری رہے پیرانہ پیرانہ
 طلب میں ہندوؤں بہر صحبت یک شب سے چو لوگ نہ مورخ نہ محدث فرضی ہنشی وغرضی شاعرین
 علمائین شاہزادہ کرم الدین اکبر باعتبار ذراہری حضرت ابو بکر علی و باعتبار سعوی حضرت علی رضی
 عین قدم پیرانہ پیر بگردن اولیا علی سے اور قدم خواجہ بزرگ بر سر اولیا خفی - اولیا کی بہت کمین
 عین گریہ تو کوئی فراو سے کہ بیان کس قسم اولیا سرورین اعلیٰ درجہ کے وہ اولیا ہیں کہ جو نہ
 کو جائیں نہ دوستی کو سچا نہیں نہ گیارہویں گیارہ امام کی ہے اور بارہویں آنحضرت ص کی (۴۶)
 کرامت مسطانیہ - جیسے حضرت ابو علی قلندر کے مبارز خان اور حضرت محبوب الہی حضرت
 امیر خسرو و محبوب سبائین دیکھیں ہی حضرت محبوب سجانی کے سید احمد سلطان مستور میں یہ
 بلوچہ تھلہ چڑھ کے صحرا میں رہتے تھے اور ایک وقت حاضر ہونے سے اتفاقاً وقت محفل سماع
 خواجہ بزرگ آئے اور یہ کہ کما کہ یہاں محفل سماع کی کشت کی ہے جب بکھر رہے کہ کہ بنظر اس کلام
 کہ ایک کشت پیرانہ پیرن فرمایا یہ محفل کشت کی ہے کہ جسکا میں دربان ہوں اور قیامت تک
 فیروز شیشیچے یہ سماع بدعت ہو کر ہو گیا پنجاب میں ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور ہونے لگا
 انکا مزار ہے اور بقیہ وارا لگا سید سلطان احمد مشہور ہیں اور اس علاقہ کے تمام لوگ باگ
 و پھول گلاب اور ڈیو لکھنوی کو ماننے میں نہ مولوی کو مانیں نہ صوفی کو (۴۷) کرامت کتابیہ
 ذکر کتبہ ہذا حبیب اللہ مشہور ہے (۴۸) کرامت استقبالیہ بوقت وصال خواجہ بزرگ کے
 آنحضرت ص منہ صیابہ چلیے کہ بہر استقبال روح مبارک خواجہ بزرگ کے تشریف لائے و بعض
 حضرت نے اس کرامات کو بھی اور آیا ہے مگر اوسکا ثبوت کیا ہے فرمایا آنحضرت ص نے درمیان
 میرے اور علما کے پروردہ ہے اور فقر سے پرورہ نہیں ہے خواجہ بزرگ دلی ولایت محمدیہ و قطب اللہ
 جہانین (۴۹) کرامت غریبہ - فاختہ خواجہ بزرگ کی پان اہل شہر ہوتی ہے

نماز میں اوقات ساتوں مخصوص ہے
 (۴۴) کرامت مسطانیہ
 (۴۵) کرامت مسطانیہ
 (۴۶) کرامت مسطانیہ
 (۴۷) کرامت مسطانیہ
 (۴۸) کرامت مسطانیہ
 (۴۹) کرامت مسطانیہ

تختہ درویش : خواجہ بزرگ کی ہر شے کا عالم غلامی ہے کسی درویش کی یہ نائنٹھ نمبر نہیں۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ

کثرت ناموں کی دلیل زیادتی بزرگی کی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ساتہ اکثر ناموں کا
نامور فرمایا ہے اہل اسرفران ملاحظہ فرمیں کہ یہ کلمہ کئی دفعہ قرآن انکو عطا ہوا ہے کیونکہ خواجہ بزرگ
سب میں بسا بزرگ ہیں جس وجہ سے آپ کو ساتہ اکثر ناموں کے نامور فرمایا ہے اور ہر ایک نام
خواجہ بزرگ کا نام جو ہے اور اجتماع اسماء کا سبب زیادتی محسن حسن کا ہے اور جملہ انصاف
خواجہ بزرگ کے خطاب میں نہ انشاء یہ مشکل قطعیہ ربانی عفو و غفر چندان اسماء کا ذکر اس
حصہ میں ہے نہ ایک نام دوسرے نام کی تفسیر ہے

فصل اول لقب خواجہ بزرگ بین قولہ تعالیٰ - و تَعَزَّوْا وَذُرُوا قُلُوبَکُمْ وَهَیْکُلَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُونَ یعنی بدکردار
رسول کی اور توفیر کردار کی ف محاطب آنحضرت ۴ اور مراد نایب آنحضرت ۵ بین اور فرمایا آنحضرت
بے یس منّا مَن اَلَمْ یُؤْتِکُمْ کِتَابًا یَعْنِیْ ہَمے نہیں ہے نہ شخص جو توفیر کرے یا جو بزرگ کی
قولہ تعالیٰ هُنَّ کَیْخَلٍ مِّنْ شَعْنِکُمْ اَللّٰہُ فَاِذَا خَلَا مِنْ قُوٰی الْعُلُوِّ مَبِیْرٌ شَخْصٌ تَعْلَمُ کَرَامَتِہٖ
اللہ کی توفیر تعظیم دینا اور سکے تقویٰ دلون سے ہے اس خلفائے ائمہ دانا زبان مصطفیٰ میں
اکمل اور افضل خواجہ بزرگ بین ظاہر ہے کہ خواجہ بزرگ کو بہ نسبت اور دن کے ساتھ اکثر ناموں کا
نامی فرمایا ہے یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ بزرگتر ہو گیا ہے جمیع کسی شخص سے کہ کو بخانیس چونکہ
سینہ پہ علامہ ازین آپ دلی ولایت محمدیہ کے بین مزید بران صاحب نسبت علویہ
نسبت شیعہ کی در ششم بین حضرت دعوایہی خطایا خواجہ بزرگ عام مفید حضرت تمام ہے اور خواجہ
فرجہ مولیٰ کا ہے اور مختص بہ نسبت علویہ چونکہ خواجہ بزرگ سید الطالبہ حشبان بین اس کے
بزرگتر ہے کہ آپ بزرگ بین اور جسے آنحضرت ۴ عبد شعی و دیگر اہل اللہ عبدی

خواجہ بزرگ کی درخوشی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشہ محفل سماع معہ عصا کھڑے
ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے بلندت تمام دایا اوایدان واقعات
وحالات کے جنکو پیران پیر کے سراج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا
کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان وزیرہ ام ۲۰ سید
خوبان وید دام اما تو چیرے دیگرے + فرمایا ابو جد خواجہ آسان وزمین دوران میں تھے ہون
بائیں ہر قوت نہ دواتا وہ بالا ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو یہی ایک تیرہ حال ہوا ہے آپ نے
ہمیشہ کثرت فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تفسیر اسکی کیا ہے ہر شے موقع
وہر نقطہ محل سے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ
پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست وزد کہ کبھی چراغ دارد۔ اس دروغ بیخود
سے اسکی حقیقت اسل گئی جو فیضیت بزرگوں میں انرا حد تفریط کرتا ہے وہ رافضی و خارجی
نواسیہ روح اللہ و ولی اللہ پیران پیر کی محبت و عداوت میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری
فرمایا ان حضرت نے میری امت نبی اسلم میں کچھ ہنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ
نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہاد ہے ہونگے نہ جانے اور انہیں گے پھلے
تفصیلیہ بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چاہا اویس قدر کر گئی ہوتی بعض قدم ملتا تھا
کیا اگر کو جو اراہہ تندی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کیا چہاچہ نیچے نظر اسلام میں
یوں لکھا ہے کہ جو پیش عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور
سے شمل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر ان بیتہ سے اسکی یہ سچ
کہ پیران پیر حضرت سراج بن شہنا مادر جیلور ربیب حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور
میں اولاد حضرت سراج بن کو شرف ہے کہ حضرت سراج بن خواجہ خاص کرتے ہیں

خواجہ بزرگ کی درخوشی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشہ محفل سماع معہ عصا کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے بلندت تمام دایا اوایدان واقعات وحالات کے جنکو پیران پیر کے سراج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان وزیرہ ام ۲۰ سید خوبان وید دام اما تو چیرے دیگرے + فرمایا ابو جد خواجہ آسان وزمین دوران میں تھے ہون بائیں ہر قوت نہ دواتا وہ بالا ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو یہی ایک تیرہ حال ہوا ہے آپ نے ہمیشہ کثرت فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تفسیر اسکی کیا ہے ہر شے موقع وہر نقطہ محل سے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست وزد کہ کبھی چراغ دارد۔ اس دروغ بیخود سے اسکی حقیقت اسل گئی جو فیضیت بزرگوں میں انرا حد تفریط کرتا ہے وہ رافضی و خارجی نواسیہ روح اللہ و ولی اللہ پیران پیر کی محبت و عداوت میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری فرمایا ان حضرت نے میری امت نبی اسلم میں کچھ ہنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہاد ہے ہونگے نہ جانے اور انہیں گے پھلے تفصیلیہ بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چاہا اویس قدر کر گئی ہوتی بعض قدم ملتا تھا کیا اگر کو جو اراہہ تندی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کیا چہاچہ نیچے نظر اسلام میں یوں لکھا ہے کہ جو پیش عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور سے شمل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر ان بیتہ سے اسکی یہ سچ کہ پیران پیر حضرت سراج بن شہنا مادر جیلور ربیب حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور میں اولاد حضرت سراج بن کو شرف ہے کہ حضرت سراج بن خواجہ خاص کرتے ہیں

خلافت حلال (۱) علی مرتضیٰ سے ہوا جس کو حضرت علیؓ نے

نہایت تعجب سے دیکھا اور فرمایا کہ یہ کون سا شخص ہے جس نے میری خلافت کو حلال کر لیا

اور ابن ادراد حضرت امام حسینؑ سے ہے اور خود اس سے مصوبین کی کل بارہ بیٹے اور گھنٹے پہلے اپنی
 معنی فرمائی بالکل محال ہے کیونکہ کوئی دشمن حضرت امام حسینؑ کی بدلیس حضرت امام حسینؑ کی بدلیس
 نہیں اور دشمن حضرت امام حسنؑ حضرت امام زین الدینؑ سے یہ منسوب ہے جو سخت سادات باقرہ
 و جعفرؑ کے ہونے سے ہو گا سید عسائی انیسویں شہر ہر گاہ پس باعتبار رجحیت حسنی الحسنی کہنا تو
 داخل در ذی ہے اور باعتبار رجحیت کہنا ممکن ہے مگر یہ اصطلاح بدیدہ ہے ان شعر کو
 ابھی لکھتے تھے میری نہیں نہ چنچہ چلہ دوم میں یہ منظرہ مرقوم ہے جبکہ سیالین باعتبار
 سیالہ مسل خود ملکیت پیران پیر کے مستقر نہیں ہیں جو جو مقامات خواجہ بزرگ کے تھے
 لکھتے اور ان کے علم کمال سے پوشیدہ نہ ہونے لابد خواجہ بزرگ واجب التظیم ہوئے اللہ تعالیٰ نے
 پیران پیر کو یہ نرف عطا کیا تھا آپ فرماتے ہیں کہ خاک سم اسپ سواری امیر معادیہ کو میں میر
 تھو شیت سے مستر جانتا ہوں ظاہر ہے کہ یہ ارشاد آپ کا بنظر صحیح بریت چھکی کے ہے ورنہ معادیہ
 حقیقتاً نمبر اول مخاطب نہیں ہیں اور پیران پیر صاحب نسبت فاروقیہ ہیں اور خواجہ بزرگ صاحب
 علویہ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو علیؓ نہ ہوتے میں لاکہ ہوتا اور فرمایا حضرت علیؓ کے لئے کہ میں مشیر حضرت
 عمرؓ نہ تھا جب یہ آیت و شواکت تھی پیران پیر جنسی ابو جہ نسبت علویہ ہوئے اور خواجہ بزرگ
 شافعی بسبب نسبت فاروقیہ الحدود قالب اور ایک جہان میں کم نسبت سیالہ پیدا کر تھیں
 افراد و تفریط و لون واجب التکریم اور جو جسکو فضل حاصل ہے اظہار اوس کا فرض ہے
 ذکر ہر حق کو مبالغہ نہیں کہتے اور اچھون کے اہرنے کو غلو کہتے ہیں اور سخن کذب کو مبالغہ
 حضرت پیران پیر نے بروی بصارت حقیقت خواجہ بزرگ کو دیکھا ہوگا عظم و تقابل ہزار التظیم
 تکریم پیش آئے ہونے بمقابلہ انسان فرشتہ کی کچھ ہستی نہیں اور آنحضرتؐ صید التھابین
 پیر کا ہے اور حضرت علیؓ کے ہونے کو دیکھا حقیقت تھی نہ آیت قرآنی سے خبر دار نہ حکم عطا

نہایت خواجہ بزرگ جسکو خدمت گیر و زہ نصیب ہوئی تارک ہو گیا اور جو خدمت گیر و زہ ہوئی دلی ہوا کہ جو ایسا نہ ہوتا تو تمام عالم کا انتظام کیسے ہوتا اور نظام و نسق کی کیا گنجائش (۸۳) کرامت توفیقہ - ایک شخص اپنے فتن و فحور سے سخت فک تھا اسنے یہہ سنا کہ جو تین روز خدمت خواجہ بزرگ میں حاضر رہتا ہے وہ بار بار ساہر جاتا ہے چنانچہ تین روزہ حاضر رہا

اور عابد و زاہد ہوا۔ ف باقی جلد دریم
فصل ششم عالم انسان میں (۸۴) کرامت مشاہدہ - ایک مرتبہ دفعتاً خواجہ بزرگ کھڑے ہوئے اور بعد توقف کے جلسہ فرمایا عنہ الامت مسلمہ حاضرین قریباً حضوری مزار پر انوار خواجہ عرفان فاروقی ہوئی تھی (۸۵) کرامت ذکر یہ - خواجہ بزرگ کی زبان ایک دم ذکر سے غالی نہ رہی اور کوئی دم ایسا نہیں ہوا کہ انوار الہی نازل نہیں ہوئے۔ ف موافقت زبان و دل بزرگ و عمر ایسی بزرگی ہے کہ جو بحق خواجہ بزرگ ہی ثابت ہے (۸۶) کرامت استعراقیہ - باشریہ اکثر اوقات پھر دن خواجہ بزرگ استغراق میں رہتے تھے (۸۷) کرامت تحقیقہ - منجھرتو منازل فقر کے پچانوے منزل کو صرف خواجہ غریب نواز ہی فطے کیا ہے اور کسی تفسیر کو نصیب نہیں (۸۸) کرامت معراجیہ - آنحضرت ص کو درسیست اللہ تعالیٰ معراج ظاہری ہوئی اور مطلق عطا ہوئی اور اولیست آنحضرت ص خواجہ بزرگ کو معراج معنوی ہوئی اور دوم معراج عطا ہوئی اور قطب درویش کے زیر قدم ہوا۔ زیر قدم آپ کے جملہ اولیاء اللہ کے سر میں ف فرمایا کہ میں نے الصلوہ معراج المومنین (۸۹) کرامت ظلیہ خواجہ بزرگ کو فخرت و خست از نورہ منورہ مقام فغانی الرسول حال ہوا اسواسطے آپ براہ ادب تنہا اور خلوت میں رہتے تھے۔ باخر حال اس مقام پر فائز ہو گئے کہ آپ کا سایہ نہ تھا عین نصیب اللہ ہو گئے تھے اسواسطے

کرامت مشاہدہ (۸۳)
 کرامت ذکر (۸۵)
 کرامت استعراقیہ (۸۶)
 کرامت تحقیقہ (۸۷)
 کرامت معراجیہ (۸۸)
 کرامت ظلیہ (۸۹)

واسطے اوسکی اہل کے رحمت للعالمین سے مراد مصیحت فساد و بخت پروردگار لالت نصبار
 ایک شونہ حضرت جیسے سے لاکھ اپنے اوس سے کہا تو کون ہے اوسنے عرض کی کہ میں
 عالم ہوں فرمایا تجھے کوئی راضی ہے عرض کیا کہ ایک نہیں فرمایا تو بیشک عالم ہے
 جو راستہ و بزرگ پر پیر + پیر و نبوی بھی پسر لہو و لعل کور و انہیں رکھتا عالم پر دہی
 ہے کیسے بدعت و فحشا کو بھرتا مومن پسند کرتا ہے جبکہ سنی نے معرفت کو چھوڑ کر معنی معرکہ
 لیا ہے آت فوج بشکستہ و آت سناٹی نماز کیا قیامت کہ قولہ تعالیٰ یوم تبدل الارض
 غیر الارض یوں نہ سمجھو کہ سب ٹھہرے چالاک ہیں بلکہ یوں جانو کہ ہم مصداق ختم السین
 مامون نے امام موسی رضا کو برای امامت عید کے مقرر کیا تاہم اسنی کلمہ گوارا ہاں قبلہ نے کہا
 کہ ہم انکی پیچھے نازنین چڑھیں گے کیونکہ وہ تو عادی امامت فاسق و فاجر کے تھے ظاہر ہے
 کہ محی سنت منافقوں میں مغرب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار ارا میں ذلیل و خوا
 اسنی اللت غریبی کو ساتھ احوال متا چکی کے بدلا اور عرف ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت
 کی مسکین کی محتاج مسکین کو امیر و مسکین زیب ہی ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے
 مصرعہ برات عاشقان بر شاخ آہو اسکی کہتے ہیں

فصل سی و پنجم خطاب عطاءى رسول مین - جب ان مطلق منہ طہر صفات برکت
کا چہا عالم خدائی کو بعالم بندگی بامر و لطف حق فیدہ من روحی جلوتہ کفر یا یا اور جو نور از خلقت منور
آدم تا ولادت بہتر عالم بہ عطاء اللہ پشت در پشت نبوت فراتماوہ ہوا از اقامت آنحضرت
تا قیامت بہ عطاءى رسول سینہ بسینہ ولایت فرما ہے آنحضرت مین رخ مین بہ منصب خواہم
بزرگ کو عطا ہوا - بنا علیہ آپ کا خطاب عطاءى رسول ہے باقی امور بجز مین
فصل چہارم خطاب حبیبہ العزیزین ولایت عشق العزیزین بجد و اہدیت و قابلیت

11

شیخ عظیم مورخ اس وقت بطریق توفیق لایتم جو سہ از حبیب باور نیست آنحضرت منور از بزرگ بگو
 طالع معنوی ہوئی اور مصروف مطلق فرماتا ہو گا وہی خطابہ حبیبیہ العبرہ اس خطابت
 ثابت ہو کہ حضرت صاحب عقیدہ و توحید صرف حبیبیہ اسم میں فرق یہ ہے کہ آنحضرت کو
 یہ خطاب عالم نبوت و حیات لا اور خواجہ بزرگ کہ لیا ادا لیت و ممانت آیت ادا تہم برخاست
 فصل پنجم القاب قطب الاولیٰ قطب بن حقیقہ قطب صاحب خدمت زمین و
 آسمان کو کہتے ہیں چنانچہ ہر ہری میں نظام کو چنانچہ احدیت کا حکم انور و سائنس العبد
 ہوتا ہے جسکا زیر است عبد الرحمن در حبیب علی اقدار انک ماتحت پادار پارانکے ماتحت
 پانچ اوتاد انکے ماتحت شتر ابال ایشہ چالیس کا مقام شام نہ انکے ایل ابدال میں
 رجال الغیب میں دو پکری و خدمت داندیت کا ذکر جدا ہے قطب اندیت و علویت رہتا کہ
 اور وزیر است مستغرق بین السواد الارض اور وزیر حبیب شغول زمین صاحب خدمت
 اولیٰ ملک کو ہی مجازاً قطب بنوشت کہتے ہیں کیونکہ برزی برزخ قطب بنوشت و احد میں غور
 فرمائے حضرت آدم کو برای غلبہ فتنہ حبیبیہ کی پیدا کیا تہ بہر ولایت آسمان کے اول برست
 بنایا اید الدفالبیہ پیر تقویہ فرمایا یہ اسقطا قلب صفت قابل ہے پیر او میں اپنی است کو
 میرے خطا صفت قابل کی جان ہے ہر نام رکھا آدم نہ در جہ جہم اور جسم اور سایہ دونوں تو
 تھے حضرت عیسیٰ روح الدنیا اور سایہ موجود تھا اور آنحضرت صلا کا لقب ہے ہم سے اور سایہ تھا
 کمال ہے زوال بذات الایزال ہی ہو تو نہ ہے و ہم کتاب میں آدم کو خلیفہ کیا خطابہ صلیح و یا
 قابل مستطہ ہوا حضرت آدم کو نہ کہتے ہوں فی حضرت آدم کو کتاب اور خطابہ میں خلافت
 فرمایا سلطنت ملی حضرت سلیمان کے کہ انکی خطابی خلیفہ جن راس ہو
 باعتبار ایک حساب کے خواجہ بزرگ کے کہ ہم نے اپنے اور خواجہ بزرگ کے

خطابہ حبیبیہ العبرہ اس خطابت ثابت ہو کہ حضرت صاحب عقیدہ و توحید صرف حبیبیہ اسم میں فرق یہ ہے کہ آنحضرت کو یہ خطاب عالم نبوت و حیات لا اور خواجہ بزرگ کہ لیا ادا لیت و ممانت آیت ادا تہم برخاست فصل پنجم القاب قطب الاولیٰ قطب بن حقیقہ قطب صاحب خدمت زمین و آسمان کو کہتے ہیں چنانچہ ہر ہری میں نظام کو چنانچہ احدیت کا حکم انور و سائنس العبد ہوتا ہے جسکا زیر است عبد الرحمن در حبیب علی اقدار انک ماتحت پادار پارانکے ماتحت پانچ اوتاد انکے ماتحت شتر ابال ایشہ چالیس کا مقام شام نہ انکے ایل ابدال میں رجال الغیب میں دو پکری و خدمت داندیت کا ذکر جدا ہے قطب اندیت و علویت رہتا کہ اور وزیر است مستغرق بین السواد الارض اور وزیر حبیب شغول زمین صاحب خدمت اولیٰ ملک کو ہی مجازاً قطب بنوشت کہتے ہیں کیونکہ برزی برزخ قطب بنوشت و احد میں غور فرمائے حضرت آدم کو برای غلبہ فتنہ حبیبیہ کی پیدا کیا تہ بہر ولایت آسمان کے اول برست بنایا اید الدفالبیہ پیر تقویہ فرمایا یہ اسقطا قلب صفت قابل ہے پیر او میں اپنی است کو میرے خطا صفت قابل کی جان ہے ہر نام رکھا آدم نہ در جہ جہم اور جسم اور سایہ دونوں تو تھے حضرت عیسیٰ روح الدنیا اور سایہ موجود تھا اور آنحضرت صلا کا لقب ہے ہم سے اور سایہ تھا کمال ہے زوال بذات الایزال ہی ہو تو نہ ہے و ہم کتاب میں آدم کو خلیفہ کیا خطابہ صلیح و یا قابل مستطہ ہوا حضرت آدم کو نہ کہتے ہوں فی حضرت آدم کو کتاب اور خطابہ میں خلافت فرمایا سلطنت ملی حضرت سلیمان کے کہ انکی خطابی خلیفہ جن راس ہو باعتبار ایک حساب کے خواجہ بزرگ کے کہ ہم نے اپنے اور خواجہ بزرگ کے

خاص صاحب

ہین اور دوسری کتاب کے اعتبار سے خواجہ بزرگ بجای حضرت آدمؑ و خواجہ قطب صاحب بجای حضرت سلیمانؑ کے ہین اور برزخین پیران پیر ہین۔

فصل ششم ہند لولی وال معاملہ ہند کی مفتوح ہے اور رسم الخط ہر قوم ہے علم اعداد
اجل علوم معلوم غیر مستعار ہے جسکو کس سے علاوہ نہ حیات مجازی سے تعلق اویسے ایک قاعدہ کہ
خند کھات مشہور ہیں نادعوی مجہول اور بلا دلیل نہوا اور تاویل اور تسویل میں فرق و تمیز مواب
بمجر لو اس قاعدہ میں دو کلموں کا ہم عدد و ہم عدد ہونا مقصود ہے نہ صرف ہم معنی مشابہ
افاق و غیر شیعہ مترادف ہیں نہ فقط ہم عدد و ظاہر ہے کہ لفظ پر معنی مقدم ہیں اور عدد سے
لفظ ظاہر تر ہے مترادف کا اعتبار نہیں ہے جو جای ہمد و گمراہی تو ذات شریعت میں دخل در
عقولات سے باز نہیں آتے ایجاد بندہ پر مرتے ہیں نام کرنے چلے ہزار دن میں ہم ہی کیا
پانچویں سواروں میں + شہر و ہول پور کی بچوں لکھا ہے کہ یہ شہر مدینہ منورہ ہے کیونکہ دہلی پور
ریج ہمد میں لکھنؤ اور کوہ کا سرقہ کیا ہے چرک کیا اٹا خاکہ اٹا پایا ہے اہل تمیز کہنا میں جو
مستحکم کو سلیقہ نہ سامعین کو تمیز اسکی تفسیر کہتے ہیں نہ تاویل وہ حجت یہ برہان ہے
نسکتا تاویل ہے (۱) ایمان ہے حب محمدؐ ف ایمان دلیل نجات ہے تفسیر ایمان کی حب محمدؐ
ویل ایمان کیجانی ہے ایک روایت میں ہے کلمہ کا اقرار زبان سے اور تصدیق قلب سے ایمان ہے
ایضاً ایمان کی سنت اور چند شاخیں ہیں ادنی دستہ سے پتھر کا دور کرنا ہے ایضاً ایمان یہ کہ
میر کے نام اور صفت اور احکام کو ماننا ایضاً ایمان بالصدق قبول نہیں اللہ و رسول دونوں کو
نے ایضاً ایمان یہ ہے کہ اللہ کو اور ملائکہ کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو اور قیامت کو ماننے
نیکی بدی کو منجانب اللہ ماننے اور مکرر جینا جانے ایضاً ایمان خوف ربان ہے ایضاً ایمان
کہتے ہیں ایمان بے زدا ہے نہ نیکی سے بڑے نہ بدی سے گھٹے

اور باب اخیر کہتے ہیں ایمان پُر زوال ہے اعمال نیک سے با ایمان اور افعال بد سے بے ایمان
 ہوتا ہے ایضاً ام الحدیث سے ثابت ہے کہ ایمان اصولی اور قوی ہے اور غار زردہ وغیرہ
 داخل اسلام ہے ایک نشہ و دشتہ میا جگر کٹر ہو ایاضاً مصدق کلمہ لاحساب و کتابت
 داخل ہوگا خواہ زانی ہو خواہ چورف زانی مجرّد ہوگا یا محسن پیر حق العباد اسپر مویا نہو
 صاحب متفق ہو کیونکہ خبرنا سنجہ آیت کے نہیں ہوتی اور چور کہی حق العباد سے بری نہیں
 ہوتا اس بحث کو دفتر چاہئے پھر کہ نتیجہ نہیں بہترین متکلمین نے بوقت موت یہہ لکھ دیا
 کہ تمام عمر بامید عین العلم تحت کی بجز سرگردانی ظلمات دلائل کچھ حاصل نہوا اسواسطے لکھا
 امتدائی کوٹ آئے ظاہر ہے کہ علمائے لسانی لسانی سے در ماندہ نہیں در حقیقت مثل عوام بیکار
 ہیں اور اسیوجہ سے اعمال پر زور دیا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمر مجھ کو کس قدر
 چاہتے ہو عرض کی مال سے زیادہ اور جان سے کم فرمایا جیتک جان و مال سے زیادہ عزیز نہو
 کہی صاحب ایمان نہیں ہوگے عرض کی اتو جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں فرمایا اے ایمان
 تحت جلا تحت مالی و بدنی بہر محبت کے میں اسکو سکونت کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ پر رکھر سب کے کان
 کہول دئے اور حکمت اسیکا نام ہے کہ امر حق سے سب کے کان بہر دئے ایک شخص نے عرض کی
 یا رسول اللہ قیامت کب آوے گی آپ نے فرمایا کہ ایسا تو نے کیا بند و بست قیامت کیلئے جو ایسا چیت
 عرض کی کہ سوای آپ کی محبت کے کوئی دوسرا مان لائق قیامت کے نہیں ہے فرمایا کہ پھر کیا کرے
 جو جس سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے یعنی اگر فی الواقع مجھے محبت ہے تو ساتھ ہے
 ورنہ نہیں ہے جو میرا ہوتا میرا چو خور و متلا خیزد + (۲) مومن صادق ہے حسب آل رسول
 فرمایا آنحضرتؐ نے جب تک مجھ کو اپنی جان و مال سے اور اپنی اولاد سے میری آل کو عزیز نہو
 نہو کہے ہرگز صاحب ایمان نہو کہہ لیں یہ بات عام فہر خاص ہن کہ

اپنی ایمانداری کو قائم جہانستہ میں کوئی جھوٹا جتنا سے گا باطلہ گوہر میں نہیں سیر کیا جا سکتا
ہو جاوین وہاں جتنی محکم و مہمل ہی بہترین بنائی فاسد علی الفاسد وہاں ایسا
خارجی جہان نہ تامل کو غریب کرنا اور افوضی جنہوں نے تعبیر کو عجیب بنایا انضبد
یہ دریافت کرنا کہ آنحضرتؐ حضرت علیؑ سے دیگر ائمہ زاید تھے ہر جگہ ہر وقت نابریہ
آلی مصطفیٰ موجود ہے اس سے تنسک یعنی بیعت کیون نہیں کرتے آلی مالی کے منکر ہوئے
قرآن ناطق بین ماضی مستقبل سے کیا کام ہے اولیاء الدہال بیت رسول اللہ میں اور نابریہ
استفسار ہو کہ بایمان ہی نہیں پھر عبادت کیسی ایک فرقہ نے کلالی جہانی سے پردہ کیا دوسرے
نے لال مالی کی ٹٹھی بنائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو اور متقیو وسیلہ پیدا کرو شاید فلاح کو پہنچو
اسلئے کہ عادی اامت فساق و فجار ہو بیعت مرد کمال کی تنسک ہے نہ باعلیؑ کی فرمایا آنحضرتؐ
جو بنے بیعت کے مرے گا اور کاشتر کافرون میں ہوگا اور بکاشتر شیخ و شکر شیخ شیطان ہے اعلیٰ وہ
جو کہ ستر میں ممتاز ہو ورنہ لالی ہے (۳) سستی۔ حب علیؑ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جبکہ میں
مولا ہوں اور کمال علیؑ مولیٰ ہے اور میں اور علیؑ کیلئے سے میں اور حضرت علیؑ کا ناتھہ کیا کر فرمایا
کہ یہ وہ ہے جو مجھ پر ایمان لایا ہے وہ حضرت علیؑ کی دوستی اور دشمنی میں بہت راہ سے جاوے گی
فرمایا آنحضرتؐ نے کوئی دلدل کلال و دشمن اہل بیت نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی دل الزنا حامل ہوسکتا
ہو سکتا ہے حب درجہ وحدت ہے اور عشق مرتبہ افراط اور رجعت حب کو محبت سنجھتے ہیں کہ
تقریب سے دوست رسول حب کا پیر ایکہ سنت سرآمد جملہ سن ہے جو یہ فوت ہوئی سنسان
اور اولیا جامعہ اللہ میں سنت ال سنفت والجاعت بن گئے تقسیم حقانی وغیرہ میں نابریہ
نفس و نیلہ خلیفہ خدا و نامیب مصطفیٰؐ کی عبادت قبول ہو اور نہ حاجت برآو سے اور اصول انکسار
اولیٰ میں ہوتے ہیں یہ سب سے پہلے سے قریب لائے ہیں یہ سب سے پہلے ظاہر ہوتے تھے اور پھر

عظیم اسبابی ظاہر میں مگر تعین نہیں کرتے اور بلا تعین فیض غیر ممکن چاروں پر حکم کفر کا برابر ہے
 انت برای نام بیعت کر لینے سے اور مذاذانی پیر جی بنا لینے سے رفع الزام نہیں ہو سکتا کفر و
 میں جس قدر نوین تین ہر ایک کا بت جدا تھا یہ امر فرضی خلاف امر و مخالف ہی ہے (۴)
 لا ابد الا بے علی (۵) علی بے نیک (۶) میزان بے حق (۷) عبادت بے عزت (۸)
 رسول بے رحمن (۹) نقر بے پیش (۱۰) مولوی بے کسی فن جس علم سے مولوی کس قسم میں
 وہ علم کہی اور حصولی ہے اور جبکہ علم دہری اور حضور ہی ہودہ مولیٰ ہے اور جو جبکہ مولیٰ ہے وہ
 ہو سکتا ہے لیکن ہے واضح ہو جس قدر اصطلاحیں اہل حق کی تھیں سب اہل ظاہر نے اپنے استغناء میں
 کر لیں کہتے ہیں لکھا ہے امام زمانیؑ نور جہ فیہ الدین طوسی شیخ شمس الدین رامی لا حول ولا
 قوۃ الا باللہ (۱۱) تقصیر بے حیرت مجاز سے حقیقت کو نہ پوچھنا اور عبادت سے معرفت نہ حال
 اور لاکھ تقصیر کی تقصیر ہے فرمایا ان حضرت صانع حب دنیا کی سرکل خطاؤں کی ہے اور ترک
 دنیا سے دار سارے ثوابوں کی (۱۲) ہند بے جہان فن جب خریطہ جلوس شاہ جہان کا دم لگیا
 اور سپریمہ اعتراض ہو کہ بجای شاہ ہند کے شاہ جہان کا خطاب کیسے رکھا گیا جو ابا خیر ہوا
 کہ ہند اور جہان متحد دہن اور بادشاہوں کے لیے ایسا ہو نا چاہئے جس سے دبدبہ پایا جاوے
 بنا علیہ بجای شاہ ہند خطاب شاہ جہان ضرور ہوا چنانچہ یہ جواب مانا گیا کہ حضرت صانع بڑائی کے
 ناموں سے منع فرمایا بلکہ بہت نام شیخی کے بدل دے بدینوجہ شاہ ولی جہان کا لقب ہند لوی ہوا
 کیونکہ آپ خاکسار ان جہان کے شہنشاہ ہیں اور ہند جہان ہی نہیں ہے جنت ہے جنین شریفہ و
 امیر کے بجای مناسب رجم کے رہتے ہیں حضرت آدم کو جنت سے ہند میں اتارا ہندوستان
 جنت نشان ہے چہ جای نام جہان ہند سر قالم دولایت و ممالک و صدر جہان و وطن انسان
 ہے ہند صدر جہان ہے اور باقی ملک فصولات سے میں جزائیہ میں دیکھو ہند ایک ملک ہے

اور جو یہی علماء و مشرک و انحضرت صانع تراویح کی بارگاہ کست سے زیادہ نہیں پر آمین نہ حضرت شریفہ

مانند دیگر ملکوں کے یعنی علاقوں مفصلات ہند کے ہے ملک ہند نہ اقلیم ہے نہ ولایت نہ ملک
 یعنی کشور جب سلطان ہند کہا جاوے گا حسب محاورہ ادب کے شاہ کشور ہند مراد ہوگا نہ شاہ علاقہ
 ہند تخصیص صدر کی خالی تعمیم مفصلات سے نہیں ہوتی ہے پر تہی نام کل زمین کا ہے نہ اراضی
 صرف ہند کا خطاب راجہ ہند پر تہی ہے علیٰ ہذا اکبر شاہ و جہانگیر و شاہ جہان جنکو محاورہ اور
 علم نہیں اور نہ فہم اصطلاح وحدت کیا ہوگا امر ان کے خطاب میں اقتضای ہے فقر ان کے القاب میں لکھا
 کتب پیشین گوئی کا سابقہ میں ہے۔ بنی عرب اور آخرت حضرت علی کو سید عرب فرماتے تھے
 مجوس و کفار کا یہ خیال ہے کہ بنی عرب ہونگے نہ تمام جہان اور اقوام کے متعصبین کو اور کہ
 خیالات ہونا ضروری ہیں با اصطلاح وحدت ولی الہند مراد ولی جہان ہے اور تقدیم لاحقہ
 فائدہ حصر کا دیتی ہے مقصود و محصر جہان ہے اولاً ہند مراد جملہ اقلیم دولایت و کشور ہے اور
 فلک ہر سیارہ زیر فلک محل ہے ثانیاً خلیفہ اولی آدم و ولی آخرت و امیر بزرگ ہند میں ہیں دم قدم
 کی خیر سلسلہ نقشبندیہ چارہ خالوادہ علویہ میں نہیں آخری سید اللطیفہ باعتبار وصال خواجہ
 بزرگ بہمن اللہ اللہ سبکے محصور اور قادریہ اور سہروردیہ سے سلسلہ چشتیہ اولی ثانیاً جزا اعظم
 جامع ہوتا ہے مفصلات داخل صدر ہوتے ہیں والعاجہ خواجہ بزرگ صرف ولی جہنم میں تو دیگر
 ولایتوں کے اولیا کون کون ہیں یا وہ ولایتیں بے چراغ طریقی ہیں اس سادگی پہ کون نہ دیکھا
 لڑنے میں اور ماتمہ میں تلوار ہی نہیں، انکی حماقت اور سفاہت ہی عجیب و غریب ہے ثبوت بذمہ
 کے ہے نفی پر ثبوت نہیں اور جو بردی بلوغ کے ثبوت نفی کا فرض کیا جواد سے ظاہر ہے کہ ثبوت نفی
 متبکل ہے مگر کس آسانی سے ثابت ہر عدم ثبوت ولی دیگر وجود ولایت خواجہ بزرگ ہے اور جبکہ
 مسلمات کل کے خواجہ بزرگ قطب الاقطاب میں ہیں پس ولایت آپکی ثابت ہے اور جب دیگر ولی
 نہیں بدرجہ اولی آپ ہی ولی ہیں بسوی خیالی مجوسیہ جو سوا اس کی گنجائش ہے تو نسبت

کہ انکار کردہ میرزا حسن اور سنی خلفای راشدین کی اور قول مقدم ہے فصل پیر و احباب میں ہر مین ہر گاہ محفل نظم با جہاد آخرت

پیرانی هر که به کمال آفرینی است که غوث اعظم قطب عالمین نظام حوث فکری و دورانی است
 اور نظام قطب الارضی است - قطب استیجانی بنید بکریه نام است و که منور بار آلود و مشرقی که بخت است
 و پیران پیران و مشهورین نامها الف لام که بخت بود و پیران و پیران کی حد است مشهور
 لام نسبت مختلف اوقات نسبت فریم و به مشکی متغییر جو نسب نمودن و من مشرف و ممتاز به
 بانی جو بسوی پامیدار و جامع حیرت اهریزانی که است و از هر جهت است بهر مضیبات و غیره خاص
 گمانی زخمی جنگ که گشت باین بانی که این منڈل بیس بختی و فرض هر امرین باری قال و قیل است
 مبانی نیست که خیال من کرد آید و گشت با مکتب و بیسیه این بی چنین آگشت که جعل البیضا بهر چش
 در هر جن لایع است به انشاء واقف و الا است بهر بهر پیچار است و بعد و عدت که گشت جانین
 پیرانی اعتراض تقدیم مضان الیه کی مضان پر باطل است حال آنکه پیرانی است و مرتبه بیلا
 سخا ہوگا و در مرتبه دیگر ہوگا گنج بخش و گنج شکر القاب فارسی اور اچھے سیان و دیل شاه
 خطاب اود و ادلیا الله که بین آدم و ابراهیم علی نبین کیا میاید اسماء فاطمہ این دوسرا اعتراض
 مضان معرفت باللام نبین بهتے - الموت البیضا نبین الشمس کا علم نہیں تو الموراد انور و معرفت
 الگو نمده تسنا ہوگا جانے و در ثری تو آتی تہ عقیدہ کے سنے پہاڑ کے رستہ سکھ میں کسی پہاڑ کے رستہ
 نام نہیں ہے مسلمانوں میں بود و زمرہ حجاج کے عقیدہ نام راہ سنا کا ہو گیا اسلئے مسلمانوں نے
 العقیدہ کر لیا لغت میں نہ یہ لفظ نہ یہ معنی و لی عام ہے اور الولی علم خواجہ بزرگ ہے اصل امر کو اس کے
 جائز میں الہ عام ہے اور الله یعنی الله معرفت باللام علم حق فرمایا آنحضرت نے کہ بخت کے نام
 مشتق الله کے نام سے میں محمد نام خدا و مصطفیٰ ہے و علی اسم الله و مولیٰ فاطر نام خدا و فاطمہ
 بنت رسول الله نام خدا الحسن و حسین اشتقاق و مناسبت میان اسم الله الحکیم
 میان نبین و سلطان سگ شیر سگ رام بخش جیسا کہ ساری اولی و اولی ان حضرت

اور پیرانی پیرانی و مشهورین نامها الف لام که بخت بود و پیران و پیران کی حد است مشهور
 لام نسبت مختلف اوقات نسبت فریم و به مشکی متغییر جو نسب نمودن و من مشرف و ممتاز به
 بانی جو بسوی پامیدار و جامع حیرت اهریزانی که است و از هر جهت است بهر مضیبات و غیره خاص
 گمانی زخمی جنگ که گشت باین بانی که این منڈل بیس بختی و فرض هر امرین باری قال و قیل است
 مبانی نیست که خیال من کرد آید و گشت با مکتب و بیسیه این بی چنین آگشت که جعل البیضا بهر چش
 در هر جن لایع است به انشاء واقف و الا است بهر بهر پیچار است و بعد و عدت که گشت جانین
 پیرانی اعتراض تقدیم مضان الیه کی مضان پر باطل است حال آنکه پیرانی است و مرتبه بیلا
 سخا ہوگا و در مرتبه دیگر ہوگا گنج بخش و گنج شکر القاب فارسی اور اچھے سیان و دیل شاه
 خطاب اود و ادلیا الله که بین آدم و ابراهیم علی نبین کیا میاید اسماء فاطمہ این دوسرا اعتراض
 مضان معرفت باللام نبین بهتے - الموت البیضا نبین الشمس کا علم نہیں تو الموراد انور و معرفت
 الگو نمده تسنا ہوگا جانے و در ثری تو آتی تہ عقیدہ کے سنے پہاڑ کے رستہ سکھ میں کسی پہاڑ کے رستہ
 نام نہیں ہے مسلمانوں میں بود و زمرہ حجاج کے عقیدہ نام راہ سنا کا ہو گیا اسلئے مسلمانوں نے
 العقیدہ کر لیا لغت میں نہ یہ لفظ نہ یہ معنی و لی عام ہے اور الولی علم خواجہ بزرگ ہے اصل امر کو اس کے
 جائز میں الہ عام ہے اور الله یعنی الله معرفت باللام علم حق فرمایا آنحضرت نے کہ بخت کے نام
 مشتق الله کے نام سے میں محمد نام خدا و مصطفیٰ ہے و علی اسم الله و مولیٰ فاطر نام خدا و فاطمہ
 بنت رسول الله نام خدا الحسن و حسین اشتقاق و مناسبت میان اسم الله الحکیم
 میان نبین و سلطان سگ شیر سگ رام بخش جیسا کہ ساری اولی و اولی ان حضرت

مفتدا جو بڑے نامی و گرامی ہیں وہ مجسمہ قادریہ بخش و حشمتی بخش مجسمہ بخش گو اشترک فی التبر
کتے ہیں حالانکہ یہ ترکیب مفید ہفت حصے ہے اس قاعدے سے طفل درستان تک واقف
ہیں جو قید اصول لغت و نصوص اشترکیت ہے تو معنی ترکیب مفعولی کے ہیں اور جو قید سیر
تو خود بخش ہی حرام ہے و الف کو علمیت حق ہے اور الف علم باطل ہے الحمد للہ العلم
والام کہ ہر مین اللہ مین پہلا لام جارہ و الف لام تعریف توجب ہوتا کہ جب لا اللہ ہوتا اور ترکیب
قرات مین دال مع لام مکسور اور دوسری مین لام مع دال مضموم ہے علاوہ ازین خطائے کلام
ہے نہ دلی اللہ شاہ جہان علم ہے نہ جہان شاہ مزید بران عالمگیر کو عالم ستان وغیرہ کرار
نہیں دالی ہند و سلطان ہند بے وزہ گندہ مگر ایجاد بندہ جہا کو ادب ہے ہی تو آگاہی نہیں
کجا وحدت دالی فاعل مفید حد و شہ و اور بروی روز مرہ مستقل بنام امرا دنیویہ ہے جنگل
ریاست خالی ہے اور دلی صفت مشبہ مفید استمرار ہے اور استعمال اسکا باسم فقرای دینیہ
جنگل ولایت جاد دانی ہے شعرائی دنیا جو بندہ سبا اعمین وہ بھی براہ ادب دالی کو دلی نہیں کہتے
یہ نہ مالایق دلی کو دالی کہتے ہیں ادب اصغر و حدیث و نون اپنے لغت کر ستمین اور سلطان کا
مفہوم علی العموم دالی ہے نہ دلی اور حبیب مخصوص بلکہ کیا جاوے اطلاق اسکا خاص یا میر و نیا
ہو گانہ فقیر دین سلطان اللہ خواجہ بزرگ پر صادق نہیں شاید یہہ کو دان سلطان انارکین
و سلطان المشیخ و سلطان روم وغیرہ کو داند سمجھ ہو گئے ایک روز مرہ کا خلاف نہیں دو
محاوروں کی مخالفت ہے مگر یہہ مصرعہ درست ہے

باب چہارم سوانح عمری خواجہ بزرگین

سیر اولیاء العزمین سن و سال کی ضرورت نہیں نہ چند ان روز کی صرف وقت اور تاریخ کی

سب کو اختلاف ہے اذالغاصض نساقط سمت ندارد شدت یاریج اور ماہ جو نہیں کہا ہے
 حکم انطباق جو لکھا گیا ہے استدلال اس کا بجلد دوم ہے ف رجب نام ہے اس نہر بہشت کا
 جو کہ برای سیرانی الی بیت مخصوص ہے اور نسبت الی بیت کی بخاندان چشت ہے خاصہ اس
 خاندان کا عشق ہے کتب سابقہ میں اسی نہر کا نام کا نور ہے قولہ قالے یفجر وخصا یفجر
 مراد اسی نہر سے ہے جو حیدر آباد خاندان لین پر پوشیدہ نہیں ہے جیسے اکل و عقد بیان دہان
 و دہان جگہ ثابت ہے یہ نہر یہاں اور دہان ہر دو جا متحقق ہے چنانچہ اسکا ذکر ہو چکا
 سبکیہ کو صوفیہ نسبت کہتے ہیں ایسے ہی رجب کو چشت کہتے ہیں اور نام ہے شہر الی کا اور جلد
 استغوان پر اسی ماہ کے روز کے فرض تھے اور اب بھی سخیب میں یہ ہی ماہ سراج کا ہے علامہ ازین
 صفت شجاعت کی ہر شیر میں ہے اور کسی آدمی میں ہوتی ہے جس میں یہ صفت ہو اس کو شیر
 کہتے ہیں مائت میں مثلت کلی شہر انہیں ہے ہمیشہ ہر ایک میں جبری ہوتی ہے اور جب چند
 رچند وجہ سے مائت ثابت ہو تو ایسی مثال بالکمال کو مثل کہا جاتا ہے خواجہ بزرگ کو آنحضرت
 بروح کمال مائت حاصل ہے ناظرین اس امر کا ظار کہیں

فصل اول در ولادت خواجہ بزرگ
 خواجہ بزرگ بشہر سیستان پیدا ہوئے نام آپ کا سید حسن سگزی و اسم گرامی
 خواجہ معین الدین چشتی منصب قطب الاقطاب و قطب العالین و عطای رسول و
 ہند لولی و خطاب حبیب اللہ و محبوب حقانی و لقب خواجہ بزرگ و غریب نواز و غیرہ
 اسمای خواجہ بزرگ ہر قسم کے سب سے زیادہ بروی نقد اور دوا عزا میں و ہر رسم انشاہ نامک
 لکھو سب بجا اور درست ہی خواجہ بزرگ ہر زاد و دی و دیر نیم صد و ابوبین ہین نام ہر ایک
 امر تنازعہ فیہ کا سناطرہ جلد آخر میں ہے موجز آریہاں بھی ذکر اذ کا حضور ص ۱۰۰

اور بعض کو سباج و دیوانہ شہر سے یہ شخص اور اس کا ذکر ہے یہ شخص اور اس کا ذکر ہے یہ شخص اور اس کا ذکر ہے

و ملک پیر در مسجد که مسجد شهر نامی و قدیمی است آن در شهر اسان و یا تخت هندوستان
 (۳) سپاده شهر است این نام سلام چه سلام چه گرفت سلام شود و رسته اور سلام مسطور
 است سلام که نام اکثر کیا چنانست و چون بر لغت از زبان پرجای بود و آنچه در بی ساری بود و آنست
 نیز بگویند و شست خواندین بی سلام که سلام بی ابتدا و انعام فصیح و کماست که تحقیق بین کنند یا است
 از نام غلط است چنانچه حضرت آدم که گزاف گویا مشهور است و از نام گزاف دوم وین یکی است
 حضرت ابوبکر بعد از آن که جلی بر می حضرت علی صیدان که خرفی روی نام گزاف است حضرت سیدنا
 حضرت عمر است و بعد از سیدنا عیسیٰ همین در حدیث از ایسی غلطیان هزار و پنجاه و نوزده هزار و سی و دو
 بین پس سخر به گوشت زبان اسواست و کبر سلطان سخری تاج خوری است و اورا مستان بین
 است بین سخر زبان پر چرخ و دهر است و اور سخر کو گویی که جیست بولاست تصحیف و تحریف است
 ہو گئی (۴) سخرین نے بقول محققانہ لکھا ہے کہ سخر معرب سکر منجھ ہے اور سخر غلط
 کیونکہ سخر کی تفسیر سحرستان کی کہ لغت و مصنف لفظ غلط کو چرایا دوسرے مخالفت محدثین سے
 بعد از غای باطل اس عرض سے تھا کہ میں منفرد بھی جاؤں میں نے سب غلطی پر سے اور یہ صحیح
 علامہ خورن زاروی باید منویان میں شہرہ را پس ہوگ کیا با این ریش فش (۵) سخر تو
 مقرب و داری و خیر سر سری میں ہے علامہ ادب الی سحرستان لکھتے ہیں اس متن علم و فہم کو یہ بھی
 نہ سوچا کہ اکثر و اقوی و معتبر سحرستان لکھتے ہیں بالفاظ اور بیان از حصہ ہی میں نہیں آیا ہے
 (۶) حکم ناموس خرافہ کی دو قسم میں منقولہ مورخین وغیر منقولہ خرافیں بلکہ لوک خرافان
 و کر ملک کو خرافان کہا گیا وہ خرافان منقولہ ہیں (۷) خرافان نام اقلیدہ ہے
 سکا کیا بتوتہ کہ قفسہ سخر یا بیست شش شجر تو کار زمین را انگو ساختی کہ بر آسما
 نیز بر ساختی و سخر خرافہ نامی از خرافہ کا خواب و خیال جو خرافہ لاہوتی ہے

سحرستان میں اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جن کی تشریح اس کتاب میں نہیں کی گئی ہے اور جو غلطیاں اس کتاب میں لکھی ہیں ان کی تشریح اس کتاب میں نہیں کی گئی ہے اور جو غلطیاں اس کتاب میں لکھی ہیں ان کی تشریح اس کتاب میں نہیں کی گئی ہے

پہونچنے والی مجلس دعویٰ یہ ہے کہ مولد خواجہ بزرگ قصبہ سنجر تلخ خراسان میں ہے دلیل
 یہ ہے کہ قندزد ہرون ایک ہی علاقہ میں ہیں اور حضرت علی والدین فرماتے ہیں کہ اگر ہندوستان
 شہدیم چہ پاک + بلبیل گلشن خراسانیم + یہ بات اگر صحیح ہی ہو نہ مدعی کو مفید نہ ہکومتضر
 اس بات سے کچھ حرف نہیں آتا۔ اول سنجد قصبوں کا نام ہے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ ہی
 قصبہ مولد ہے حضرت قندزی و خواجہ ناروئی اور ملکون میں ہی جاتے تھے کیا سگر میں
 او کی مانعت تھی بیت تو بلندو میں واقع ہوئی ہے کیا یہ لازم و ملزوم ہے کہ طالب مطلقاً
 ایک ہی علاقہ کے ہوں چکہ نہ چلا مطلق غلط ہو گیا مختصر کرنا ہوں نہ شریفہ نہ غریبہ نہ
 برہیم نہ بحریم + نہ از ملک عراقیم نہ از خاک خراسانم + یہاں خراسان سے کیا مراد ہے یہی
 مراد حضرت علی والدین کی ہے نہ وطنیت خراسان سے ترسم نرسی کعبہ ای اعرابی + کین
 رہ کہ تو میروی بہتر کستان ست پر سچ ہمیشہ کیا جانے صابن کا بہاؤ سے بحریم کعبہ رفتم
 بحریم رہم نہ دادند + تو ہرون درجہ کردی کہ درون خاہ آئی ایسے جاہل جو مل بسیطہ و جہل
 مرکب کا مرض لا علاج ہے اس کو دن کو تو گلستان ہی یاد نہیں کجا علم حکمت دویم خواجہ بزرگ
 کوئی بہائی ثابت نہیں اپنے ہنہ میان مشہور ثبوت ثابت کہ ہے نہ نفی پر ادو جو وجہ
 من الوجہ مثلاً باین نظر کہ دروغگوارا باجناہنہ باید سانسید نفی کا ثبوت ہو ظاہر ہے کہ ثبوت نفی کا
 سخت مشکل ہے مگر خواجہ بزرگ کی ہر بات اعجاز ہے نفی کا ثبوت بہت آسان ہے ف تاہم
 کے بعد تردید ہوتی ہے (۱) عدم ثبوت دلیل تو کی ہے (۱) کل اہل تاریخ اور سیر کی تحریر میں
 کہیں نہ کہ برادر خواجہ کا نہیں ہے اس چودہویں صدی میں کوئی ارجیری درگا ہی بطور فرضی
 خود غرضی لکھ دین تو کیا ہوتا ہے اکا عدم و دودر ابرہہ سند تو تحریر ثقات کی ہوتی ہے
 باطل ست ایچہ مدعی گوید + بلاشبہ کا اسپر اتفاق ہے کہ مترکہ سے یہ چند چیزیں تین کو

در مسالوات سے درو اور یا اور عقلاً و نقلاً حرام ہے (۲) بعض بہ جھٹلاتے ہیں فرمایا حضرت منہ کہ امت میری اگر ایسی چیزیں نہیں کہیں

خواجہ بزرگ نے خیرات کر دیا جو کہ متعلقان و مستحقان در گاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب ذہب یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادری خواجہ بزرگ کا اثر ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر اور نسبت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کے اپنا حصہ خیرات کیا یہ مقال خلاف جمہور کب قبول ہو گا کیونکہ کسی مورث کی تحریرین بہرہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صحیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول نو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقہ نامی ہیں اور نو عمر لڑ برادر خود مدعی توہم کرتے ہیں اندرین صورت تنحارج حسن شرعی مقدم ہے کہ بکذب تقسیم ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رای تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی در تیسری جس سے مماثلت بآن حضرت ثابت ہو زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر بہی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی طلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی جس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دیں ادنیٰ جو بڑے بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارولی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں بسرای تکبر ادنیٰ نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

فصل دوم صحبت و خلافت و سیر اولیٰ عجم میں حضرت علی کی پرورش بخاندان نبوت و صحبت آنحضرت ص اسلئے ہوئی کہ آپ خلیفہ خدا و نایب مصطفیٰ ہوں اور بر مان خدا ماست

میں خواجہ بزرگ کے خیرات کر دیا جو کہ متعلقان و مستحقان در گاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب ذہب یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادری خواجہ بزرگ کا اثر ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر اور نسبت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کے اپنا حصہ خیرات کیا یہ مقال خلاف جمہور کب قبول ہو گا کیونکہ کسی مورث کی تحریرین بہرہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صحیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول نو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقہ نامی ہیں اور نو عمر لڑ برادر خود مدعی توہم کرتے ہیں اندرین صورت تنحارج حسن شرعی مقدم ہے کہ بکذب تقسیم ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رای تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی در تیسری جس سے مماثلت بآن حضرت ثابت ہو زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر بہی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی طلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی جس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دیں ادنیٰ جو بڑے بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارولی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں بسرای تکبر ادنیٰ نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

نمایان آید کہ حال راستہ قبائل میں ثابت ہوتا ہے اس فصل کا قلمی اور خطی اس صاحب
 قیاس کے ہے نہ او باہد و سوا اس اہل باب شاخ سے استلال ان اور کا حصہ و دیگر
 ہے فاطمہ زہرا علیہا السلام کو کہ ہوا بزرگ سے اس کا والد شریف سے و ملت فاطمہ زہرا علیہا السلام
 خواجہ بزرگ شہر و درہن ظاہری و باطنی بہتر سے بہتر و عابد پرانی دین بعد از محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 یہ بزرگی و خدمت خواجہ بزرگ ہی کو انجیب ہوتی گو اکثر اطفال کو یہ چاہیے کہ اس میں ولادت ہو
 کی بقاعد عامہ ہے نہ مثل حضرت عیسیٰ و غیرہ کو لی سیرت اطہار میں ایسا ہے کہ جس کو شرف
 یا کوئی اولیای سلسل میں ایسا ہو ان میں سے کسی خدمت کا اجر ہوتا ہے جو نہ جنت و نہ جہنم
 اے حضور دین و نبوت کا کار و شرف اور بزرگ ہوتا ہے نہ زکریا و نہ عیسیٰ و نہ
 اصحاب الطہار و اقتباس حیران و اباب خرق عادات و قیاس پریشان میں نشو و نما
 خدا کی داخل عجاز ہے خواجہ بزرگ کو طہاری میں جسم جوان و جان پیری حاصل ہوتی اچھا صلی اللہ علیہ وسلم
 پورے عالم بقدر خواجہ بزرگ سے سیر و سیاحت کج ظاہری و باطنی فاطمہ زہرا علیہا السلام
 قیام سیاحی و سیاحی ہوتی ایک بھر ظاہری و باطنی آگے حاصل ہوا اور فیضان شہادت پر
 طریق مقتضی تھا کہ والد بزرگوار بھراؤ اور خواجہ اولو اسحاق چشتی حاضر ہوئے بعض بیعت
 و حلق خلع الصدق کو خلیفہ برحق کیا اور آپ کا والد ماجد نے رخصت فرمایا اور ہر طرف
 بہ نسبت چشتیہ در حاکمیت اسباقہ رخصت ہوئی اور خواجہ بزرگ بہ تقدیر الہی منزل انجیل
 سیر و سیاحت کرتے ہوئے بغداد و شریف و ہرات و چشت و غیرہ گذر کر سکر میں تشریف
 لائے اور ہمارے سبزی و شادابی ریاض موردی میں مشغول ہوئے سبب یہ بلخ ہوا پرانی اور
 یہ غیر صفوت فیض قابلی و تجلیات انجلی و احوال الہی کالی ہوئے فنا اور لیای امرتہ اول و آخر
 کے محتاج بیعت ظاہری نہیں چاہیہ و ذکر حضرت احمد جام کا ذکر مستحب ہوتا ہے کہ یہ اختر ہوتا ہے

اس مجموعہ کتاب سنت کی سنت اور الحاقان کا الحاقان فی دیننا بعض کہ لا یرید ہونے سے غلط ہو اقتضای عام و علی غور و نظر اس کے اس شہد کہ ہر سنی فاضل

اور ولی کو دلی بین جاننا اس حال میں قال یا گد زنین الحاصل خواجہ بزرگ جاسع جمیع درجات
و طبقات میں از ابتدا تا انتہا آپ کے حالات برہم ہیں اس میں کسی کا عنصر خاص کی گنجائش نہیں ہے
و کیوں استاذ کہ اگر اللہ تعالیٰ است متوسط فرماتا ہے خواجہ بزرگ اپنے اذکر مرتبہ ولایت اولیائی
عام و خاص ہم تقریباً دافراط ظاہر ہے و بہر تہ ادسطد آخر بہر تہ ولایت خاص الحاصل و
خاص لاخص ہم افراد و تقریباً ہر دور بہر تہ موخر و متوسط قطب لاططاب جہان ہر ایام
باین مراتب خواجہ بزرگ یکتا ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو عالم غیب و شہادت فرماتا ہے ہی اس غیب
میں ہم سب شہادت ہی خواجہ بزرگ بد عالم ظاہر و باطن ہوتے ہستی و روحانی ہست
میں رہے ہو بہ درت خلقت رفاقت و اولیست میں رہے درت حیثیت ارادت و ولایت میں
برہم درجاست خواجہ بزرگ بہت ہیں۔ التماس ایسے عاشقانی جو مشتاق نقشہ جات و
شائق تحریر قصہ و عشاق نظم جہاں نہ ہوں اور سے ولایت تقریر علمیہ کی ایسے رکنا خام خیالی ہے۔
نہ جیات عناصر کا ذکر نہ بیداری لطایت کا فکر مطالع شہری و روح و فصوص الحکم کا فرد و جہاں نہیں
انکر سردای خام سے سود معلوم اہل تقریب کی وہ کیفیت ہے اور ارہا ہیہ انرا حکم کی یہ کیفیت ہے
طبیعی نہ نظریات پر نظر نہ علمیات پر عمل نہ درو کی شناخت نہ اثر کی پرداخت نہ پڑاؤ نہ مطالع
سطب و فراہ دین نہ نظر میں الحاصل خواجہ عثمان مارونی برای الا قات خواجہ بزرگ شریف
لانکے اور فیما بین خواجہ عرفان و پیران پیر بہ نسبت خواجہ بزرگ ایما جو ہر گز نہ گزشت
جس وقت حضرت محبوب الہی حاضر حضور خواجہ گنج شکر ہو و آپ کا محبوب الہی سے فرمایا کہ آنحضرت
کے امام علی سے فرمایا کہ میری است میں ایک محبوب الہی ہے جو تہہ ملاقات ہو میرا سلام پہنچا
چنانچہ سلام دار محمد تک جو یہ پیام پہنچا تو پہنچا تا ہوں سو پہنچا یہ کیا بات ہے اور اس بات میں
کیا کیا باتیں ہیں اور محبوب الہی صرف برای دعا روز گلہ حاضر ہے سے تہ مجھ حضور ہی تھا

تقسیم کے ساتھ پٹنگ پر بٹھایا اور جب داخل ارادت و خدمت ہوئے صوفیہ اس بات پر کہ خواجہ
 شیخ الاسلام میں یہ لفظ صحیح لکھا ہے جہڑ کا اوز نکالی دیا مدتوں سسر لہجہ اور اردہ پہرے ان
 اسرار کو الی سیر کیا جانیں اس میں ان کے لئے حروف پیدا نہیں اور صوت ناپیدا الغرض بعد
 تشریف لیجانے خواجہ بزرگ پر وہ کیفیت طاری ہوئی کہ عالم مسطور سے بہ عالم مشہور آئے اور
 ہر ملاقات خواجہ عرفان تشریف لے گئے خواجہ عرفان سچے بنید یہ بین مدہ مشایخان جلیلہ تھے
 ہر ایک مشایخ پر تو جمال خواجہ بزرگ سے مدہ ہوش ہوا کیونکہ جہان جہان اگر خواجہ بزرگ عالمگیر تھا
 خواجہ عرفان نے بعالم محویت خواجہ بزرگ سے فرمایا بہائی چار سے پاس کی دین بخیر و خیر طرف ہر
 خواجہ بزرگ چوزنگ ہوا سے یہ کس بت کی ترچی نظر ہو گئی + خدائی ادھر کی ادھر ہو گئی + اللہ عالم
 یا وہ عالم تھا کہ خواجہ بزرگ کو خود کا علم نہ تھایا یہ عالم ہو گیا عالم خدائی ہو گئے کسفرت کلیم کہ کس
 و تبرکات کن سے پہونچے خواجہ بزرگ نے سر کو بقدم خواجہ عرفان رکھا آپس دونوں تہوں سے سر کو
 اوٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا بہائی آپ کی کیا رضا ہے عرض کی ارادت خواجہ عرفان نے فرمایا تسلیم
 توبہ اول آخر حیرت ہو اوس تہر کے نیچے جو نقدی سے پاؤ لاؤ اسے پہن فرمایا دو رکعت پڑھیں میں
 فیکہ ہزار بار اور اخلاص ایک مرتبہ دوسری میں ہر فکس کے بعد دو گانہ کے خواجہ بزرگ کو شہنشاہ
 بخشا اور نقدی کو سر صدقہ خواجہ بزرگ فرمایا اور ارشاد کیا کہ الیوم بالیوم آخر ہر امانت دہمت
 تسبیح و تقدیس میں مصروف رہو سے میگویم کہ ہست این نکتہ باریک + شب روشن میان
 روز تاریک + خواجہ بزرگ بعد ریاض یومیہ حاضر ہوئے خواجہ عرفان نے فرمایا کہ بہائی سعید الدین
 آپ کے طریقہ میں امر اسی ریاض کا ہے اللہ تعالیٰ برحمت خاص بسلا متی خیر و برکت عطا فرما
 بعد ہر تہذیب و عمامہ و لامیت عطا فرمایا کر میا کر کیا دوی اور فرمایا آپ محبوب حقانی ہو آپ کے
 فقر سے جھکو فقر سے نہ ہر بزرگانہ خداوند گار + خداوند را بندہ حق گذار + الانفساں

وضو و احد و سبط و اشتقاق کرب و اور ان سلسلہ کو تائید مشایخان انجان اور نگارہ پیشہ لکھ یہ ساجدہ و خواجہ بزرگ (۲) بقول اوجہ اصغر

عبداللہ حبیب اللہ جان۔ جو انسان ہے وہ بندہ احسان ہے جسکو یہ تین نہیں وہ آدم نہیں
خضر کہ حکیم اللہ سے رحمت نے کہا اے انا اللہ خواجہ عرفان کی کیا شان ہے اور خواجہ بزرگ کیسے
انسان ہیں کہ ہر سے ناز ہے اور کہ ہر سے نیاز ہے ناز ملک سجدہ آدم ہے لایستکر اللہ من لا
یستکر الناس بعدہ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ تین مرتبہ اخلاص کو پڑھ کر فوق السحاب
دیکھ کر عرض کرو بعد تعمیل کے عرض کی نظر عرض سے گذر گئی فرمایا اسبیض عمل کر کے تحت الارض
دیکھو بعد عمل عرض کی کہ نظر عرض سے گذر گئی فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ
سے فرمایا جو آپ مناسب جالو کچھ روز ہمارے پاس رہو عرض کی جو امر ہو حاضر ہوں فرمایا پہرے
اوسنی طرح عمل زیر بالا کر کے عرض کرو عرض کی کہ کچھ نظر نہیں آتا خواجہ عرفان نے انگشت شہ
و وسطی بصورت لاکو کے فرمایا اسمین کیا نظر آتا ہے عرض کی کہ یہ لامشیت ہنر وہ ہزار عالم ہے
بعدہ خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ ہر کی سیر و سیاحت کا ارادہ ہے عرض کی کہ میرا ارادہ تو حاضر خدمت
رہنے کا ہے نہ فرمایا بہتر ہے نہ اسوجاہ سے متعلق وہ ذکر ہے کہ جمیع ہند لولی کا شاہ ولایت ہند ہوا
تا بہتر جزا ستمار و جاگیر میں تفاوت ہو چنانچہ ذکر اسکا دوسری جلد میں ہے بعدہ دونوں خواجگان
سیاحی و سیاحی عرب کو روانہ ہوئے اور بحال ہر حال ہر مقام گذرے کیونکہ باہر جمیعت
نبیض روحی و فکری ذاتی و اسرار خد اوندی میں خواجہ بزرگ کمال ہوئے حاضر و غاib حاضر تھے
اور بہ زیارت آنحضرت ص خواجہ بزرگ نے عرض کی السلام علیکم یا رحمت اللعالمین آنحضرت ص نے
فرمایا و علیکم السلام یا قطب المشائخین بعدہ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے اور خواجہ عرفان نے
بزمان خاص مکان مختص دعا کی الہی محبوب تعالیٰ کو قبول فرما سرور شہ نے نما کی کہ حنیف رحمانی کو
قبول اور اس کے طریقہ رحمت کو مقبول فرمایا میں بعد خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ کو بعد ارادے
تسکینت فرمایا اور آپ کہ شریف میں قیام پذیر ہوئے۔

فصل پنجم سیر غری آفاقی و انفاسی میں بعد خصت خواجہ عرفان خواجہ بزرگ
 بہر خصت حرم شریف میں حاضر ہوئے و بجای خاص و علای اختصاص عرفین کی ایسی میر
 آں کو قبول اور طریقوں کو مقبول فرمایا تھیں صاحب طریق کو آل کفہ میں جو کہ ہر شہر میں نہ
 ہر شہر اور مرد کو خرید نہیں کہتے ہواستہ غری جتنی سپردہ ہی سہا لون میں ناجی سپہ
 اولی جہاگر وہ نہیں ہے اور دنا کر نہ فرماوہ جو محبت کے ہے مرید خاندان چشتیہ نجات اور دنا
 میں بوجہ نسبت عالیہ آلیہ دیگر سہا لون کے مریدوں سے عقل و نقل و با فوق میں بعدہ خواجہ بزرگ
 مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے بوقت وصفت خواجہ بزرگ کو انا بستی عطا فرمایا
 بعدہ خواجہ بزرگ عراق میں تشریف لائے اور خواجہ قطب صاحب کو ہمراہ لیا اور اکیس اشقیہ بقدر
 میں قیام فرما کر پس از نظام اتالیق و ولایت و مالک خواجہ صاحب کو دین چھوڑ کر روانہ ہوا
 اور زحمات اجمیر شریف میں قیام فرمایا تا کرامت جہی از حب انا اللہ وانا الیہ راجعون

ضمیمہ غلام حسن ابن مولف

اسم شریف دیباچہ میں رقم ہے اسم نشان صفت اسمی تو ہے کہ نام عبد الرحمن و صفت
 عبد الشیطان (۱) نمبر خدا بطل غلام بوجہ مدت (۲) نمبر خدا بطل الفقر و محرومی و غلام محرابین

ضمیمہ الطویل (۱) قرآن کا کثر نام یاد کرنا موری قرائت و درفت نام سے مراد رفت اسمی ہے جسکا اسم یہ ہے
 اسمی بفتح الدرجات (۲) بتایت ملت ابراہیم حیدر باد بدایت جیسے گروہ اعظم سے قدم باہر ہو کہ جنم رسید ہوا
 ان مصرع سے فقہر شہر مذہب محمد اعظم ابو حنیفہ استیاد کیا اور فقر شہر بمشرب لغتہ یہ اقتباس اس میں
 اجماعی ہر گیارہ جہت بدو جدا لی سواد اعظم ہے (۳) نمبر الانور او سہا لون بزرگ کا اعتقاد ہے اور مدت ۷۵
 دونوں وحدت سے ناشی ہیں و احدیت میں ہوا ہے وہ کی کہ اسم غلام مخفی ہے اور وحدت میں علم علام ہے

تشریح از ایجاب نام شریف ہے نہ بکلامت کا بلکہ کلامت کا اظہار اسراف میں انرا اختصاص ہے
 تفسیرات اور ایجاب نام (۵) قرآن میں نامی ہے کہ کسے قبول میں نہ کرے کہ علم ولایت ۱۰۳ اشقاوت سے کہنے عرفی اور نہ ہونے سے بلکہ اسکا کلامت سے کہتے ہیں

(۱) ضربی ترکیب یعنی مانند مرقن و غیرہ و غیرہ بعضی ضربیہ روزانہ اور کتبہ مراد شمس ہے
 الضربہ اردن در فتن بروی زمین و پدید کردن و مثل فن سیاست است و تلافی پیکر گیر و تسخیر و تسخیر
 فقر و تشید زمین شریعت میں چلنا ہے بروی سنت و پدید کردن طریقہ احیای سنت ہم جلی و ہم
 و مثل مانند محبوب حمانی اویس محب البنی فخر الملت والہ بین ہین سیرم پرشی شمس حضرت مالدون
 بزینت خداستہ اور تارون بزینت خودی رنگ بنبر کو بی بزبانہ مستفیدین رنگ شیطان کہتہ
 بہرکت پیرایہ محبوب سبحانی جیسے بنبر رنگ بختی ہوا و بیسہ ہی بہرست محبوب رحمانی رنگ مرغ بہشتی

تتمہ غلام حسین ابن مصطفیٰ

قواعد و ضوابط و روایات و لغات پر غور کرو عرف محبوب رحمانی اگر شاہ ہے (۱) قولہ تمام
 القیس او اجد علی الذلیر لحدی القیس انگارہ کامل شرح ہے کہ کتبہ من کامل سے ولایت
 اور مرغ سے روشن ہے و دوسرے سودا پرستہ خود فراتے ہیں سے ولایت ہماری فقط عشق ہے
 کہ امت ہماری فقط عشق ہے (۲) قولہ تالی - ای ذکر یا ہم جو کجا بشارت و دوسرے ایک غلام نامی بکلی اس
 نام کا کوئی کس سنگ نہیں ہوا ت نام یوحنا تاعرت بکلی اس سنگ کا کوئی نہیں ہوا کو
 اب نام ہوسکے عرف نہ ہوا اللہ تعالیٰ اس سنگ نام کی کیا وقعت فرماتا

۱۔ اور حدیث یزید (۳) جو خواب ہو تو تعبیر موافق ہوگی یا مخالف یا تاویل اور
 مومن و مشرک و دیگر بدو عباد و غیرہ سے صدای خلق کو تقار و خدا سے ملاقات
 کو نام نہ نہ کر تہے اور برستی کہنے شہ چنانچہ جو گزردہ مخالفین کو شک کہتے ہیں یا
 آپ محمد سنی بن علی ہذا حضرت جنید بغدادی کو کافر حضرت بابا زید بسطامی کو شیطان پرست
 مسلمان کہتے تھے نسخہ ابن ہزرتی بلبل لالہ بیس موجود ہے۔ یہ لکھ کہ ناب کا نام رحمان ہے
 المہدی یوسف باقر احمد - انکو بھونے قبول ہے صوفی جان کہ کہتے ہیں صوفی انسان نہیں ہوتا

خاتما بطور تفسیر و تفسیر کیا کہ ہر خدا و صوفی کے ہر لفظ و کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہے
 (۹) حقیقہ اسم

فهرست کتب موجوده در کتابخانه کسبه بازار متحصل کوهستانی شهر کرمان

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدسته مغفرت	۱۰۰	گلدسته فقری حصه دوم	۱۵	میلاد شریف اول در عشق	۱۵
اوراد و سبوح	۱۰۰۰۰	گلدسته فقری حصه سوم	۱۵	میلاد شریف اسرار عشق	۱۵
رساله نماز عیدین معاجز حکام	۱۰	گلدسته فقری حصه چهارم	۱۵	جلوس محاسبه اربع	۱۵
رساله علاج تشنجان	۱۰۰۰	ایضاً حصه اول	۱۵	شرح و جواب	۱۵
توکل	۱۰۰۰۰۰	فقر و وس فقری	۱۵	شرح و نصیحت	۱۵
استغفار و توبه	۱۰۰۰	گلدسته عطار حصه اول	۱۵	نعت رسول خدا ص	۱۵
در توبه	۱۰۰۰۰۰	گلدسته عطار حصه دوم	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵
فصل فی توبه	۱۰۰۰۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵	جلوس نصیحت	۱۵
میان آدیان	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵	آئین نصیحت	۱۵
نورانی حضرت شیخ	۱۰۰۰۰	بحر ولادت	۱۵	شرح نصیحت	۱۵
استان نواب	۱۰۰۰	غنی عطار حصه اول	۱۵	شکوه نصیحت	۱۵
شوکت محمدی	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه دوم	۱۵	فقر و نصیحت	۱۵
تواریخ خجسته پور	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵	گلشن نصیحت	۱۵
تواریخ سبوح	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵	بهار نصیحت	۱۵
یار اشت و اوقات برت	۱۰۰۰	مجموعه حدیث برادری	۱۵	گلزار نصیحت	۱۵
تاریخ جهان معین الدین حبشی	۱۰۰۰	شفاعت است	۱۵	مخزن خواصیه	۱۵
اصول و خلاف فی التعلیم	۱۰۰۰	مولود و شریف فریب	۱۵	تجلیات نامه سرور	۱۵
و القهار محمدی	۱۰۰۰۰	شور قیامت	۱۵	دیوان امیر امیر می خلد اول	۱۵
صدر دجایر بر اساس قره آری	۱۰۰۰	مولود فاطمیه	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵
خلعت آریه	۱۰۰۰۰	گلدسته ابوالفضل	۱۵	نعت حبیب	۱۵
مصیبت نیات	۱۰۰۰۰	نعت زنی نصیحت اول	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵
سینا المقلدین	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه دوم	۱۵	مولود حبیب	۱۵
نقش مراد	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵	میلاد و مخزن اول	۱۵
اسرار الهی	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵	مولود خواصیه بزرگ	۱۵
جبر الدجلی	۱۰۰۰۰	میلاد و شریف اسرار عشق	۱۵	شرح سراج	۱۵
گلدسته فقری حصه اول	۱۰۰۰	ایضاً آخر اسرار عشق	۱۵	گلدسته فقار	۱۵